بسم الجامع العلیم الحکیم
واتبع سبیل من اناب الی
(پارہ ۲۱ سورۂ لقمان آیت ۱۵)
ترجمہ:۔ اور پیروی کر واس کے راستہ کی جو میری طرف مائل ہوا۔
سرگزشت عقائد گمراہ
۱۴۳۸ھ
یعنی
گمراہ کون؟
اہل سنت و فرقہائے باطلہ کے عقائد و نظریات کے درمیان واضح فرق
پیش کش
فارغین جامعہ رضائے مصطفیٰ گلشن رضوی رائچور
۱۴۳۸ھ م ۲۰۱۷ء

بسمہ الجامع العلیم الحکیم

وَاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ (پارہ:۲۱ سورۂ لقمان آیت:۱۵)

(ترجمہ) اور پیروی کرو اُس کے راستہ کی جو میری طرف مائل ہوا۔

سرگزشت عقائد گمراہ

۱۴۳۸ھ

گمراہ کون؟

اہل سنت وفرقہائے باطلہ کے عقائد ونظریات کے درمیان واضح فرق

پیش کش

فارغین جامعہ رضائے مصطفےٰ گلشن رضوی رائچور ۱۴۳۸ھ م ۲۰۱۷ء

نام کتاب:- **گمراہ کون؟** سرگزشت عقائد گمراہ

زیرنگرانی:- اساتذۂ جامعہ رضائے مصطفےٰ گلشن رضوی رائچور

مرتبین:- فارغین جماعت دورۂ حدیث ۱۴۳۸ھ بمطابق ۲۰۱۷ء

پیش کش:- فارغینِ جامعہ ۱۴۳۸ھ بمطابق ۲۰۱۷ء

کمپوزنگ:- شمسی کمپیوٹر ٹریننگ سنٹر (جامعہ ہٰذا)

خصوصی اشاعت:- بموقع جشن دستار بندی ۱۴۳۸ھ بمطابق ۲۰۱۷ء

صفحات:- 96

تعداد:- 1000

ناشر:- شعبۂ نشر واشاعت جامعہ رضائے مصطفےٰ گلشن رضوی
لنگسگور روڈ، رائچور (کرناٹک)

فون نمبر:08532-221361

قیمت:- دعائے خیر برائے گلشن رضوی و گلشن زہرا رائچور

Jamia Raza-e-Mustafa
GULSHAN-E-RAZVI Raichur
Opp .U.A.S. Lingasugur Road, Raichur-584101
Ph: 08532-221361 www.gulshanerazvi.com
email : gulshanerazvi@gmail.com

مشمولات

تیسرا باب جماعت اسلامی

چوتھا باب قادیانی

پانچواں باب شیعہ

چھٹواں باب نیچری

ساتواں باب ''صلح کلیت''

☆☆☆☆☆

پیش لفظ

''جامعہ رضائے مصطفےٰ گلشن رضوی رائچور'' ہندوستان کے علاقۂ دکن کا ایک ایسا عظیم الشان پُر شکوہ ادارہ ہے جو تعلیم وتربیت اسلامی میں اپنی مثال آپ ہے، جس کی تبلیغی واصلاحی خدمات کی چادر پورے علاقہ پر پھیلی ہوئی ہے۔ جہاں یہ جامعہ مسلک اہل سنت وجماعت کا ترجمان ہے وہیں تعلیمات اعلیٰ حضرت کا ناشر ومبلغ بھی۔ بحمدہٖ تعالیٰ اس کی دینی واشاعتی سرگرمیاں روز افزوں عروج پر ہیں۔ جامعہ ہذا آئے دن طلبائے کرام کی تحریری وتقریری خوابیدہ صلاحیتوں کو بھی بیدار کرنے میں کوشاں رہتا ہے۔ مہمانان رسول ﷺ کو ہر طرح کے علمی واخلاقی زیور سے آراستہ وپیراستہ کرنے میں کوئی فروگذاشت نہیں چھوڑتا۔

اسی سعیِ پیہم کا ثمرہ ہے کہ کئی سالوں سے فارغینِ جامعہ اپنی دستار بندی کے پُر بہار موقع پر ہمارے اسلاف کرام کی کوئی نہ کوئی ایک ایسی کتاب جو عقائد واعمال کی اصلاح میں مفید اور رہنما ثابت ہونے والی، زیور طبع سے آراستہ کرکے منظر عام پر لاتے ہیں تاکہ امت مسلمہ اس سے استفادہ کرکے اپنی ظاہری وباطنی اصلاح کی کوشش کرتے ہوئے ایک کامیاب وکامران زندگی گذار سکے۔ اسی سلسلۂ علمی کی ایک کڑی ہم آپ کے نظر نواز کر رہے ہیں۔

سال رواں ۱۴۳۸ھ م ۲۰۱۷ء کے فارغین نے موجودہ دور میں امت مسلمہ کے عقائد اہل سنت سے ناواقفی اور اس کے تعلیم میں عدم رغبتی کے سبب ایک ایسی کتاب کی اشاعت کا ارادہ کیا جس میں عقائد حقّہ کا ذکر اور ساتھ ہی فرقہائے باطلہ کے کفریہ اور گمراہ کن عقائد کا جواب بھی ہو۔ تاکہ عوام اہل سنت بیک وقت اپنے بزرگوں کے عقائد اور غیروں کی کفری وگمراہ عبارتوں سے روشناس ہوں۔

اس مقصد خالص وعظیم کے تحت فارغین جامعہ نے علمائے جامعہ کی طرف رجوع کیا اور یقیناً یہ عظیم کام انہیں کی توجہ، کاوشوں اور عنایتوں ہی سے پایۂ تکمیل کو پہنچ سکتا تھا۔ چنانچہ جامعہ کے لائق وفائق، محنت کش اساتذۂ کرام کی نگرانی، ان کی توجہ خاص، نیک دعاؤں اور ہماری ناقص محنتوں سے اس کام کا آغاز ہوا اور اس کتاب کی جمع وترتیب کے لیے کچھ خطوط کھینچے گئے تاکہ کام عمدہ سے عمدہ اور مستحکم ہو۔

سب سے پہلے حالات حاضرہ اور علاقائی ماحول کو سامنے رکھتے ہوئے کچھ ان باطل فرقوں کا تعین ہوا جن کا علاقہ میں زیادہ زور وشور ہے، جن کے گندے اور گمراہ عقائد سے اہل سنت وجماعت کا ایمان وایقان خطرہ میں ہے، جو تیزی سے اپنی گندگی کو پھیلا کر ہماری نسل نو کے عقائد حقہ کو کھوکھلا کرنے کے لیے

شب و روز گشت کر رہے ہیں۔تو فی الحال ہم نے ان گمراہ جماعتوں میں سے اہل حدیث، دیوبندی، قادیانی، نیچری، جماعت اسلامی، شیعہ اور صلح کلی کے عقائدِ فاسدہ کے چہرہ سے پردہ اٹھانے کا عزم کیا ہے۔اسی مقصد سے ہم نے انھیں کی کتابوں سے چھان بین کر کے ان کے وہ عقائد تحریر کیے جو قرآن وحدیث کے مخالف اور متصادم ہیں۔جن کی نجس تحریروں کو ایک کلمہ پڑھنے والا، بولنا اور لکھنا تو درکنار کسی اور کی زبان سے سننا بھی گوارا نہیں کر سکتا۔جن میں کچھ کفری عقائد اور کچھ گمراہ نظریات ہیں۔ان تمام کا رد قرآن وحدیث اور اقوال ائمہ وغیرہ کی روشنی میں کرتے ہوئے ہم نے ۱۴ سو سالہ قدیم اپنے تمام بزرگوں کے وہ عقائد بھی ذکر کر دیے ہیں جو عین قرآن وحدیث کے موافق ہیں۔

بحمدہٖ تعالیٰ اس طرح تقریباً دو ڈھائی ماہ کے مختصر عرصہ میں بڑی عرق ریزی و جانفشانی سے اس کام کو مکمل کر لیا گیا ہے اور کتاب مذکور میں مندرجۂ ذیل امور کی رعایت کی گئی ہے:۔
جس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے:۔

(۱) وقت کی تنگی اور فرقہائے باطلہ کے مطبوعات کی کمی کے پیش نظر، صرف سات فرقوں کے تعارف پر اکتفا کیا گیا ہے۔

(۲) اہل سنت و جماعت کی مستند و معتمد کتابوں سے ہر فرقہ کا کفایت بخش ''اجمالی تعارف'' پیش کیا گیا ہے اور اس میں مندرجۂ ذیل مضامین کی رعایت کی گئی ہے۔

☆ فرقہ کی ابتدا کب اور کس طرح ہوئی؟
☆ بانیٔ فرقہ کی مختصر سوانح
☆ فرقہ کے مشہور پیشواؤں کی فہرست
☆ فرقہ کی خصوصیات
☆ اپنے مذہب کی نشر و اشاعت میں اس فرقہ کا طریقۂ کار

(۳) بطور نمونہ ہر فرقہ کے صرف چار عقائد کفریہ یا ضالّہ کو قرآن وحدیث و کتب ائمۂ دین سے مزین جوابوں کے ساتھ بالتفصیل سپرد قرطاس کیا گیا ہے۔

(۴) آخر میں، ہر فرقہ کی چند معروف کتابوں کی فہرست اور اس کے دیگر گمراہ کن عقائد کو بلا تبصرہ، نیز ہر فرقہ کے متعلق حکم شرع کو بھی نقل کیا گیا ہے۔

(۵) کتاب کے تمام حوالوں کوان کے مصادر یا مآخذ سے ہم آہنگ کرلیا گیا ہے جن کی فہرست کتاب کے آخر میں موجود ہے۔

(۶) جدید املا کے لحاظ سے صحیح کمپوزنگ، قرآنی آیات کے لیے قوسین اور عربی وغیرہ عبارتوں کے لیے واوین وغیرہ کا انتخاب، اسالیب نگارش کی رعایت، اور اہم عبارتوں اور عمدہ سرخیوں کی نمائش وغیرہ کے ذریعہ حتی المقدور کتاب کو دلکش اور حسین بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔

(۷) حق و باطل میں امتیاز کی خاطر گمراہ یا کفری عقائد کے ہمراہ "عقائد اہل سنت" کو بھی دلائل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

(۸) اس کتاب کے آغاز میں بغرض افادۂ عوام، عقائد باطلہ اور عقائد حقہ کی ایک وقیع وجامع فہرست بنام "مختصر پیمانہ" نے بھی جگہ پائی ہے جو اس کتاب کی شان اور سنیوں کے لیے باعث سکون واطمینان اور بدمذہبوں کے لیے آفت جان کی حیثیت رکھتی ہے۔

اس میں ہمارا کوئی کمال نہیں یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کا فضل، آقائے کریم ﷺ کی عنایتیں اور ہمارے جملہ اسلاف عظام کے فیضان اور اساتذۂ عظام کی نیک دعاؤں کا نتیجہ ہے۔

آخر میں ہم بڑے ہی ادب واحترام کے ساتھ اپنے اُن تمام اسلاف کرام واساتذۂ جامعہ کے تہ دل سے ممنون ومشکور ہیں جنہوں نے اپنی عدیم الفرصتی کے باوجود بھی اس کتاب کی تصحیح، تنقیح اور تصویب فرماتے ہوئے جہاں ہماری اصلاح اور ہمت افزائی کی وہیں پر اس کتاب کی قدر وقیمت میں اضافہ فرمادیا۔ جزاهم الله خيرا في الدارين۔

اس کتاب میں جو بھی خوبیاں ہیں وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی عطا اور جملہ اولیائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کی عنایتوں کا نتیجہ ہے۔ اور جو خامیاں ہیں ان میں ہماری کم علمی، کوتاہ فہمی اور ناتجربہ کاری ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری اس علمی خدمت کو قبول فرما کر امت مسلمہ کے لیے نفع بخش اور ہم سب کے لیے دارین کی سعادت کا ذریعہ بنائے۔ آمین بجاہ سید الانبیاء والمرسلین ﷺ

دعا جوئندگان

فارغینِ جامعہ رضائے مصطفےٰ گلشن رضوی رائچور

۹ ر رجب المرجب ۱۴۳۸ھ م ۷ ر اپریل ۲۰۱۷ء

☆☆☆☆☆

مختصر پیمانہ

کتاب ہٰذا کے اندر ذکر کردہ اہل سنت و فرقہائے باطلہ کے عقائد و نظریات کی یہ ایک "مختصر فہرست" ہے۔

(خیال رہے کہ یہاں تلخیص شدہ عبارات پیش کی گئی ہیں، تفصیل اندر ہے۔)

غیروں کے گمراہ کن عقائد و عبارات کفریہ	اہل سنت و جماعت کے عقائد صحیحہ و عبارات حقہ
(۱) خدا جھوٹ بول سکتا ہے۔ (معاذ اللہ) (فتاویٰ رشیدیہ، ص ۹۷، مولوی رشید احمد گنگوہی)	☆ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر سچا کون ہے؟ (پارہ ۵، سورۂ نساء، آیت ۸۷) ☆ اللہ تعالیٰ کے لیے نہ صرف جھوٹ بلکہ ہر عیب محال ہے۔ (المعتقد المنتقد، ص ۶۲)
(۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیب' پاگلوں اور جانوروں کے علم کی طرح ہے۔ (معاذ اللہ) (حفظ الایمان مع بسط البنان، ص ۱۶، مولوی اشرف علی تھانوی)	اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ "غیب کی خبریں" ہیں جنہیں ہم اے رسول! تمہاری جانب وحی بھیجتے ہیں۔ (پارہ ۱۲، سورۂ ہود، آیت ۴۹)
(۳) سید الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ شیطان کو علم ہے۔ (معاذ اللہ) (براہین قاطعہ، ص ۵۵، مولوی خلیل احمد انبیٹھوی)	ہمارے نبی ﷺ تمام مخلوقات سے زیادہ علم اور فضیلت رکھتے ہیں۔ (تفسیر روح البیان، پارہ ۱۵، سورۂ کہف، آیت ۶۶)
(۴) اگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اور بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ (معاذ اللہ) (تحذیر الناس، ص ۴۱، مولوی قاسم نانوتوی)	ہمارے نبی ﷺ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ (پارہ ۲۲، سورۂ احزاب، آیت ۴۰) آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں سب سے آخری نبی ہوں' لہٰذا میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (ترمذی، ج ۲، ص ۴۵)
(۵) حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والے ہیں۔ (معاذ اللہ) (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان، ص ۴۵، مولوی اسماعیل دہلوی)	اللہ تعالیٰ نے زمین (مٹی) پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیائے کرام علیہم السلام کے جسموں کو کھائے۔ (مشکوٰۃ ص ۱۲۰' ابوداؤد ص ۱۵۰)
(۶) حضور نبی کریم ﷺ خدا کے روبرو ایک ذرۂ ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔ (معاذ اللہ) (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان، ص ۴۲، مولوی اسماعیل دہلوی)	نہ صرف ہمارے پیغمبر بلکہ جملہ انبیائے کرام علیہم السلام تمام مخلوقات یہاں تک کہ رُسُل ملائکہ سے بھی افضل ہوتے ہیں۔ (تفسیر خازن، ج ۲، ص ۳۳)
(۷) ہر مخلوق خواہ چھوٹا (عام آدمی) ہو یا بڑا (حضور علیہ السلام) اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔ (معاذ اللہ) (تقویۃ الایمان: ص ۱۸، مولوی اسماعیل دہلوی)	نہ صرف ہمارے حضور بلکہ تمام انبیائے کرام علیہم السلام اللہ تعالیٰ کے نزدیک وجاہت و عزت والے ہیں۔ (تفسیر روح البیان، ج ۳، ص ۳۹۴)

عبارات	جواب
(۸) جن ''فرشتوں'' کا قرآن میں ذکر ہے، اُن کا کوئی ''اصل وجود'' نہیں ہوسکتا۔ (معاذ اللہ) (تفسیر قرآن: ج۱، ص۴۲، سر سید احمد خان)	''فرشتے'' اجسام نوری ہیں' اُن کا وجود حق و ثابت ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور جب کہ ہم نے فرشتوں سے فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو۔ (پارہ۱، سورۂ بقرہ، آیت ۳۴)
(۹) اور وہ (حضرت مریم) حسب قانون فطرت انسانی، اپنے شوہر ''یوسف'' سے حاملہ ہوئی۔ (معاذ اللہ) (تفسیر قرآن: ج۱، ص۴۲، سر سید احمد خان)	اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور عمران کی بیٹی مریم' جس نے اپنی پارسائی کی حفاظت کی تو ہم نے اس میں اپنی طرف کی روح پھونکی۔ (پارہ ۲۸، سورۂ تحریم، آیت ۱۲)
(۱۰) خدا کی یا غیر خدا کی عبادت دراصل' اللہ ہی کی عبادت ہے۔ (معاذ اللہ) (تفہیمات ج۱، ص۵۰، سید ابوالاعلیٰ مودودی)	اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بے شک میں ہی ہوں اللہ' کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری بندگی کر۔ (پارہ۱۶، سورۂ طٰہٰ، آیت ۱۲)
(۱۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اَن پڑھ اور چرواہا ہیں۔ (معاذ اللہ) (پردہ، ص۱۵، سید ابوالاعلیٰ مودودی)	حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے معلم کائنات بنایا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (یہ رسول) تمہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتے ہیں۔ (پارہ۲، سورۂ بقرہ، آیت ۱۵۱)
(۱۲) خدائے تعالیٰ نے ''براہین احمدی'' میں اس عاجز (مرزا غلام احمد قادیانی) کا نام امتی بھی رکھا اور نبی بھی۔ (معاذ اللہ) (ازالۂ اوہام، ص۵۳۳، مرزا غلام احمد قادیانی)	حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ میری امت میں تیس جھوٹے (دجال) ہوں گے وہ سب دعوائے نبوت کریں گے، حالانکہ میں سب سے آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ (ابوداؤد شریف، ص۵۸۴)
(۱۳) ایک بادشاہ کے وقت میں چار سو نبی نے اُس کی فتح کے بارے میں پیش گوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے۔ (معاذ اللہ) (ازالۂ اوہام، ص۶۲۹، مرزا غلام احمد قادیانی)	☆اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور آپ اس کتاب میں ابراہیم کا ذکر کیجیے بیشک وہ بہت سچے نبی تھے (پارہ۱۶، سورۂ مریم، آیت ۴۱) ☆اور آپ اس کتاب میں اسماعیل کا ذکر کیجیے وہ سچے وعدہ والے اور رسول نبی تھے۔ (پارہ۱۶، سورۂ مریم، آیت ۵۴)
(۱۴) اللہ بعض کافروں کی ہدایت کا ارادہ کرتا ہے مگر شیطان اور مغویان بنی آدم اسے گمراہ کردیتے ہیں اور اللہ کا ارادہ اُن کے سامنے نہیں چلتا۔ (معاذ اللہ) (بحوالہ: مذاہب اسلام ص۳۷۱)	☆اللہ بہتیروں کو اس سے گمراہ کرتا ہے اور بہتیروں کو ہدایت فرماتا ہے اور اس سے انہیں گمراہ کرتا ہے جو بے حکم ہیں (پارہ۱، سورۂ بقرہ، آیت ۲۶) ☆ بے شک اللہ کرتا ہے جو چاہے۔ (پارہ۱۷، سورۂ حج، آیت ۱۴) ☆ بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (پارہ۱، سورۂ بقرہ، آیت ۲۰)
(۱۵) صحابہ کا کفر وارتداد ظاہر ہے' اُس میں کوئی پوشیدگی نہیں ہے۔ (معاذ اللہ) (بحوالہ: امتیاز حق و باطل، ص۲۹)	سب (صحابہ) سے اللہ نے جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔ (پارہ ۲۷، سورۂ حدید، آیت ۱۰)

مندرجۂ بالا عبارات کے ہمراہ یہ بھی پڑھ لیجیے:۔

جو کوئی حضور کے کسی قول و فعل و عمل و حالت کو بنظر حقارت دیکھے وہ شخص کافر ہے۔ (فتاوٰی قاضی خان، ج۴، ص۴۶۸)

جو کوئی اللہ و رسول پر ایمان رکھنے کے باوجود انبیا علیہم السلام پر کذب (جھوٹ) کو جائز مانے وہ بالاتفاق کافر ہے۔ (شفا شریف، ج۲، ص۲۸۳، ۲۸۴)

پہلا باب

تبلیغی جماعت (دیوبندی)

از:- شیخ نور محمد، محمد عبد العظیم
(طلبۂ دورۂ حدیث)

تبلیغی جماعت (دیوبندی) کا مختصر تعارف

یہ فرقہ مدرسۂ دیوبند کی جانب منسوب ہونے کے سبب ''دیوبندی'' کہلاتا ہے۔ لیکن در حقیقت عقائد میں یہ مولوی اسمٰعیل دہلوی (۱۱۹۳ھ تا ۱۲۴۶ھ م) کی پیروی کرتا ہے اور اس کی کتاب ''تقویۃ الایمان'' کی تعلیمات کو قبول کرتا ہے (دیکھیے! فتاویٰ رشیدیہ، ص ۷۸، ۸۵) نیز کبھی اپنے ''وہابی'' ہونے کا اظہار بھی کرتا ہے تو اس اعتبار سے اس فرقہ کی اصل ''وہابیت'' ہے اور ہندوستان میں جس کا بانی مولوی اسمٰعیل دہلوی ہے اور اس کی ابتدا ۱۲۳۳ھ میں ہوئی۔ (اظہار الحق الجلی، ص ۷)

اس میں کوئی دورائے نہیں کہ یہ فرقہ انگریزوں کی شیطانی کھوپڑی کا اُگایا ہوا ایک زہریلا درخت ہے جس کو انھوں نے مسلمانوں کے دلوں سے اللہ عزوجل اور حضور ﷺ کی محبت نکالنے اور ان کے درمیان انتشار واختلاف پیدا کر کے ہندوستان پر قبضہ جمانے کے لیے بویا تھا اور اس کی آبیاری کی ذمہ داری، امداد وتعاون کے معاہدہ کے ساتھ مولوی اسمٰعیل دہلوی اور اس کے متبعین کو سونپ دی تھی۔

ذیل میں چند اقتباسات پیش کیے جاتے ہیں جن سے ہمارا دعویٰ روز روشن کی طرح ثابت ہو جائے گا۔

مولوی منظور نعمانی نے اپنے امام مذہب مولوی اسمٰعیل دہلوی کی انگریز دوستی اور انگریز نوازی کا اعتراف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:۔

''مشہور یہ ہے کہ آپ نے انگریزوں سے مخالفت کا اعلان نہیں کیا، بلکہ کلکتہ یا پٹنہ میں ان کے ساتھ تعاون کا اظہار کیا اور یہ بھی مشہور ہے کہ انگریزوں نے بعض موقعوں پر آپ کی امداد بھی کی ہے''

(ماہنامہ الفرقان لکھنؤ، شہید نمبر، ۱۹۵۵ء، ص ۷۶، بحوالہ: انگریز دوستی کی کہانی انگریز دوستوں کی زبانی، ص ۷۱، ۷۲)

اسی طرح مولوی طاہر احمد قاسمی نے مولوی شبیر احمد عثمانی کی تصدیق سمیت لکھا کہ:۔

''دیکھئے حضرت مولانا اشرف علی تھانوی ہمارے اور آپ کے مسلم بزرگ وپیشوا تھے ان کے متعلق بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ان کو چھ سو روپیے ماہوار حکومت (انگریز) کی طرف سے دیے جاتے تھے اسی کے ساتھ وہ یہ بھی کہتے تھے کہ گو مولانا تھانوی صاحب کو اس کا علم نہ تھا کہ روپیہ حکومت دیتی ہے مگر حکومت ایسے عنوان سے دیتی تھی کہ ان کو اس کا شبہ بھی نہ گذرتا تھا اب اسی طرح اگر حکومت مجھے یا کسی شخص کو استعمال کرے مگر اس کو یہ علم نہ ہو کہ اسے استعمال کیا جا رہا ہے تو ظاہر ہے کہ وہ شرعاً اس میں ماخوذ نہیں ہو سکتا''

(مکالمۃ الصدرین، ص ۱۶، بحوالہ: انگریز دوستی کی کہانی، ص ۱۵۲، ۱۵۳)

دیوبندی جماعت کی چند خصوصیات

یہ فرقہ خود کو ''حنفی'' اور مقلد بتاتا ہے، تصوف اور طریقت کو مانتا ہے نیز سلسلۂ قادریہ، چشتیہ ،نقشبندیہ، وغیرہ تمام سلاسل کی طرف اپنی نسبت کا اظہار کرتا ہے انبیاے کرام اور اولیاے عظام کی جانب علم غیب، امداد، کائنات میں تصرف کرنے کی نسبت کرنے اور اُن سے توسُّل واستغاثہ کرنے کو وہابیہ کی طرح ''شرک'' کہتا ہے جب کہ اپنے اکابر دیوبند کی طرف ان چیزوں کی نسبت کو جائز مانتا ہے اسی طرح اس کی ایک منافقانہ خاصیت یہ بھی ہے کہ جب یہ ممالک عربیہ وغیرہ میں اہلسنت و جماعت کے کسی صاحب ثروت اور جاہ وحشمت والے انسان سے ملتا ہے تو خود کو ''سنی'' ظاہر کرتا ہے اور معمولات اہل سنت کا قائل و عامل بتاتا ہے اور جب کسی ''وہابی'' سے ملتا ہے تو اپنے کو وہابی ثابت کرتا ہے اسی وجہ سے اس کے فریب اور تقیہ کے باعث اس کے راز سے ناواقف شخص اس کے جال میں پھنس جاتا ہے اور اس کو اپنا ''ہم مذہب'' سمجھنے لگتا ہے لہٰذا اس کا فتنہ سب سے بڑا اور بہت سخت ہے۔

دیوبندی جماعت کا طریقۂ کار

اس فرقہ نے سادہ لوح مسلمانوں کو پھانسنے کے لیے ''تبلیغ دین'' کے نام پر ایک جماعت تشکیل دی جس کا نام ''تبلیغی جماعت'' (بانی ''مولوی الیاس کاندھلوی'') ہے۔ یہ جماعت گو نام کے اعتبار سے جداگانہ حیثیت سے متعارف ہے لیکن اس کے عقائد و نظریات اور اس کی تعلیمات وہی ہیں جو غیر مقلدین (وہابی) کی ہیں اور اس بات کا اظہار مولوی الیاس کاندھلوی نے اپنے الفاظ میں اس طرح کیا ہے کہ:۔

''حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے بہت بڑا کام کیا ہے بس میرا دل یہ چاہتا ہے کہ تعلیم تو ان کی ہو اور ''طریقۂ تبلیغ'' میرا ہو اس طرح اُن کی تعلیم عام ہو جائے گی'' (ملفوظات مولانا الیاس کاندھلوی، ص ۵۸)

(۱) جگہ جگہ مساجد و مکاتب قائم کر کے لوگوں کو اپنا ہم عقیدہ بنانا۔
(۲) کالجوں یونیورسٹیوں کے تعلیم یافتہ افراد کو گمراہ کر کے انہیں اپنے مذہب کی اشاعت کی ترغیب دینا۔
(۳) سیاست اور سرکاری محکموں میں اپنے افراد داخل کر کے بوقت ضرورت ان سے اپنے مذہب کی نشر واشاعت میں روپیوں اور قانونی کاروائیوں کے ذریعہ خدمت لینا۔
(۴) مصیبت زدہ لوگوں کی امداد کے بہانے ان کا اعتماد حاصل کر کے آہستہ آہستہ انہیں اپنے ہم مذہب بنانا۔

دیوبندی جماعت کے مشہور پیشوا

(۱) رشید احمد گنگوہی (۲) خلیل احمد انبیٹھوی سہارن پوری (۳) قاسم نانوتوی

(۴) اشرف علی تھانوی (۵) مولوی محمد الیاس کاندھلوی (۶) حسین احمد ٹانڈوی
(۷) حبیب الرحمٰن اعظمی (۸) محمد زکریا کاندھلوی (۹) قاری طیب دیوبندی
(۱۰) محمود مدنی دیوبندی (۱۱) ارشد مدنی دیوبندی وغیرہم۔

دیوبندی جماعت کے عقائدِ باطلہ اور اہل سنت کے عقائد حقہ

کفریہ عقیدہ (۱)

(۱) **خدا جھوٹ بول سکتا ہے** (معاذ اللہ):۔ مولوی رشید احمد گنگوہی نے اپنی کتاب فتاویٰ رشیدیہ میں لکھا:۔

''پس ثابت ہوا کہ کذب داخل تحت قدرت باری تعالیٰ جل وعلا ہے کیوں نہ ہو وھو علی کل شیٔ قدیر''
(فتاویٰ رشیدیہ: ص:۹۷)

اس عبارت سے مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب کی مراد یہ ہے کہ خدا جھوٹ بول سکتا ہے کیونکہ اگر یہ کہا جائے کہ خدا جھوٹ نہیں بول سکتا تو اس صورت میں یہ خرابی لازم آئے گی کہ انسان، طاقت وقدرت میں خدا سے بڑھ جائے گا۔ حالانکہ کوئی بھی چیز اس کی طاقت وقدرت کے ادنیٰ درجہ کو نہیں پہنچ سکتی لہٰذا کہنا پڑے گا کہ ''خدا جھوٹ بول سکتا ہے''۔

سب سے پہلے ہم اس عقیدے کو قرآنی آیات اور کتبِ تفاسیر اور کتبِ عقائد کی کسوٹی پر رکھ کر دیکھیں گے کہ آیا یہ عقیدہ صحیح ہے یا غلط؟ اور اگر غلط ہے تو ایسا کہنے والا شریعت کے نزدیک مسلمان ہے یا کافر؟ دلائل کے ساتھ ملاحظہ کیجیے:۔

دلیل (۱) اللہ تعالیٰ اپنے کلام مجید میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿ومن اصدق من اللّٰہ حدیثا﴾ (پارہ:۵، سورۂ نساء: آیت ۸۷)
(ترجمہ) اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی؟ ایک اور مقام پر فرماتا ہے ﴿وانا لصٰدقون﴾ (پارہ:۸، سورۂ انعام، آیت ۱۴۶)
(ترجمہ) اور بے شک ہم ضرور سچے ہیں۔

دلیل (۲) تفسیر بیضاوی میں ہے:۔ ﴿ومن اصدق من اللّٰہ حدیثا﴾ "انکار ان یکون احدا کثر صدقا منہ فانہ لا یتطرق الکذب الیٰ خبرہ بوجہ لانہ نقص وھو علی اللّٰہ محال"
(ترجمہ) اس آیت میں اللہ تعالیٰ سے زیادہ کسی کے سچے ہونے کا انکار ہے (یعنی اللہ تعالیٰ سے زیادہ سچا کوئی ہے ہی نہیں) کیوں کہ اس کی بات میں جھوٹ کو کوئی دخل نہیں اس لیے کہ وہ عیب ہے اور عیب اللہ تعالیٰ کے حق میں محال ہے۔
(تفسیر بیضاوی، جز ۲، ص ۸۸)

دلیل (۳) شرح مواقف میں ہے "تفریع علی ثبوت الکلام للّٰہ تعالیٰ وھوانہ یمتنع علیہ الکذب اتفاقا"
(ترجمہ) تمام اہلِ سنت وجماعت کا اتفاق واجماع ہے کہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ محال ہے۔ (شرح مواقف، ج:۸، ص:۱۱۴)

دلیل (۴) شرح فقہ اکبر میں ہے:۔ "انہ لا یوصف اللّٰہ تعالیٰ بالقدرۃ علی الظلم، لان المحال لا یدخل

تحت القدرة وعندالمعتزلة انه يقدر ولا يفعل" (ترجمہ) اللہ تعالیٰ کو ظلم پر قادر نہ سمجھنا چاہیے کیوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر محال ہے اور یہ کہ محال قدرت کے تحت داخل نہیں، لیکن معتزلہ کے نزدیک اللہ تعالیٰ ظلم پر قادر ہے کرتا نہیں۔ (شرح فقہ اکبر، ص۱۶۹، بحوالہ: انوار آفتاب صداقت، ص۱۱۱)

مذکورہ تمام دلائل سے چند باتیں ثابت ہوئیں:۔

☆ اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ سچا ہونا ☆ اس کا جھوٹا نہ ہونا ☆ جھوٹ کا نقص (عیب) ہونا ☆ نقص کا اس کے حق میں محال ہونا ☆ محال کے امکان کا بھی محال ہونا ☆ محال چیزوں کا اللہ تعالیٰ کی قدرت کے تحت داخل نہ ہونا ☆ اس میں تمام اہلِ سنت کا اجماع ہونا ☆ اس کا عقائد معتزلہ سے ہونا۔

اس قدر واضح دلائل وتشریحات کے بعد ایک عقلمند کے لیے یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ یہ عقیدہ، قرآن اور اجماع امت کے خلاف ہے اور یہ عقیدہ رکھنے والا کافر اور جہنمی ہے۔

چنانچہ قرآن کریم میں ہے ﴿ان الذين يفترون على الله الكذب لا يفلحون ۝ متاع قليل ولهم عذاب اليم﴾ (ترجمہ) بے شک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ کا افترا کرتے ہیں کبھی فلاح نہ پائیں گے (بالآخر) ان کے لیے عذاب ہے" (پارہ:۱۴، سورۂ نحل، آیت: ۱۱۶، ۱۱۷)

نیز فتاویٰ عالم گیری میں ہے:۔ "اگر کسی نے اللہ تعالیٰ کو ایسے وصف سے متصف کیا جو اس کی شان کے لائق نہیں... یا اللہ تعالیٰ کو جہالت یا عاجزی یا نقص کی طرف منسوب کیا تو وہ شخص کافر ہوگا" (فتاویٰ عالم گیری اردو، ج۳، ص:۴۵۴)

اسی لیے اہل سنت وجماعت کا اللہ تعالیٰ کے بارے میں یہ عقیدہ ہے کہ "وہ (اللہ تعالیٰ) ہر کمال وخوبی کا جامع ہے اور اس چیز سے جس میں عیب ونقصان ہے پاک ہے یعنی عیب ونقصان کا اس میں ہونا محال ہے۔ بلکہ جس بات میں نہ کمال ہو، نہ نقصان، وہ بھی اس کے لیے محال ہے، جھوٹ، دغا، خیانت، ظلم، جہل، بے حیائی وغیرہا اس پر قطعاً محال ہیں" (بہار شریعت: ج:۱، ص:۶)

کفریہ عقیدہ (۲)

حضور ﷺ تمام انسانوں کی طرح ایک انسان ہیں۔ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے لکھا:۔

"البتہ نفس بشریت میں مماثل آپ کے جملہ بنی آدم کے برابر ہیں۔۔۔ پس اگر کسی نے بوجہ آدم ہونے کے آپ ﷺ کو بھائی کہا تو کیا خلاف نص کے کہہ دیا" (معاذ اللہ) (براہین قاطعہ: ص:۷)

اس عبارت کے دو مطلب نکلتے ہیں ایک یہ کہ حضور ﷺ اور تمام لوگوں میں خواہ وہ مسلمان ہوں یا کافر، مشرک ہوں یا منافق، فاسق ہوں یا فاجر کوئی فرق نہیں یعنی حضور ﷺ میں کوئی فضیلت ہی نہیں۔ اور اس مطلب کو ہم نے اپنی جانب سے بیان نہیں کیا ہے بلکہ اسے دیوبندی مذہب کے امام الطائفہ ہی سے لیا ہے۔

مولوی اسمٰعیل دہلوی نے لکھا:۔"اور یہ یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے" (معاذ اللہ) (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان:ص:۱۸) اور اسی میں لکھا ہے:۔"اللہ کی شان بہت بڑی ہے کہ سب انبیا اور اولیا اس کے روبرو ایک ذرۂ ناچیز سے بھی کم تر ہیں" (تقویۃ الایمان:ص:۴۲)

اور دوسرا مطلب یہ ہے کہ حضور ﷺ رنگ و روپ، چال چلن، اخلاق و کردار، زبان و بیان وغیرہ تمام افعال و اعمال میں انسانوں جیسے ہیں۔ اب آیئے! قرآن و حدیث اور کتب ائمہ دین کی روشنی میں ان دونوں مطالب کا جائزہ لیں اور دیکھیں کہ کیا واقعی حضور ﷺ تمام لوگوں کے برابر ہیں؟ کیا اس طرح کہنے کا حکم کہیں ملتا ہے؟ اگر نہیں تو ایسا کہنے والا عندالشرع کیا ہے؟ اور اس طرح بولنا کن لوگوں کا طریقہ ہے؟

دلیل(۱) اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کی حقیقت کو واضح کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔﴿ماکان محمدابا احدمن رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین﴾ (ترجمہ) **محمد ﷺ تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے** (خاتم النبیین)۔ (پارہ۲۲،سورۂ احزاب، آیت:۴۰)

دلیل(۲) ایک اور مقام پر فرماتا ہے﴿قل یایھا الناس انی رسول اللّٰہ الیکم جمیعا﴾ (ترجمہ) **تم فرماؤ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔** (پارہ۹،سورۂ اعراف، آیت:۱۵۸)

دلیل(۳) تفسیر کبیر میں ہے:۔﴿ان اللّٰہ اصطفی ادم﴾ "الأیة واعلم ان تمام الکلام فی ھذا الباب ان النفس القدسیة النبویة مخالفة بماھیتھا لسائر النفوس"۔ (ترجمہ) **انبیائے کرام کے نفوس کی ماہیت غیر انبیا کی ماہیت سے الگ ہوتی ہے۔** (تفسیر کبیر:ج:۳،ص:۲۰۰)

دلیل(۴) بخاری شریف میں تقریباً چھ احادیث اور صحیح مسلم میں سات احادیث میں مختلف الفاظ کے ساتھ یہ بات منقول ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا "انی لست کھیئتکم" (ترجمہ) **"تحقیق کہ میں تمہاری خو و خصلت و شکل و صورت کا نہیں ہوں"** (بخاری شریف، ج:۱،ص:۲۶۳،۲۶۴) (صحیح مسلم، ج:۱،ص:۳۵۱،۳۵۲)

دلیل(۵) مواہب لدُنیہ میں ہے:۔"اعلم ان من تمام الایمان بہ ﷺ الایمان باللّٰہ تعالی بانہ جعل خلق بدنہ الشریف علی وجہ لم یظھر قبلہ ولا بعدہ خلق اٰدمی مثلہ" (ترجمہ) **جان لو کہ حضور ﷺ پر کمال ایمان یہ ہے کہ اللہ تعالی پر ایمان لائے کہ اس نے حضور ﷺ کے جسم مبارک کو ایسی صورت پر پیدا کیا کہ جس صورت پر اس نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد کسی آدمی کو پیدا نہیں کیا۔**

(مواہب لدنیہ، ج۱ص۲۴۸، بحوالہ: انوار آفتاب صداقت:ص:۲۷۷)

دلیل(۶) اسی طرح شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی معروف تفسیر میں حضور ﷺ کی کم و بیش ۴۷ ر ایسی خصوصیات کا ذکر کیا ہے جو عام انسان تو انسان انبیا علیہم السلام میں بھی نہیں پائی گئیں اور نہ قیامت تک کسی کے اندر پائی جاسکتی ہیں۔

(تفسیر فتح العزیز: پارہ:۳۰،ص:۲۱۸۔ بحوالہ: انوار آفتاب صداقت:ص:۲۶۶)

دلیل (۷) اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں حضور ﷺ کو اپنی طرح کہنا کفار کا طریقہ بتایا ہے چنانچہ فرمایا:۔

﴿واسروا النجوی الذین ظلموا هل هذا الا بشر مثلکم﴾ (ترجمہ) اور ظالموں نے آپس میں خفیہ مشورت کی کہ یہ کون ہیں؟ ایک تم ہی جیسے آدمی تو ہیں۔ (پارہ:۱۷، سورۂ انبیا، آیت:۳)

مذکورہ تمام دلائل کا نچوڑ یہ ہے:۔

☆ حضور ﷺ عام انسان نہیں بلکہ اللہ کے رسول ہیں۔ ☆ وہ بھی ایسے رسول جو تمام کی جانب مرسل ہیں، جو خاتم النبیین ہیں اور جن کے مثل انبیا و رسل میں کوئی نہیں۔ ☆ انبیا علیہم السلام اور بالخصوص حضور ﷺ کی حقیقت وماہیت غیر انبیا کی حقیقت سے یکسر مختلف ہے۔

☆ یوں ہی حضور ﷺ شکل وصورت، وغیرہ میں بھی لوگوں کے مثل نہیں ہیں۔

☆ یہ کہنا کہ ''حضور ﷺ ہماری طرح ہیں'' کفار کا طریقہ ہے۔

یہاں پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ﴿قل انما انا بشر مثلکم﴾ سے دلیل پکڑنا بے سود اور حماقت ہے کیونکہ اولاً اس کے بعد ﴿یوحیٰ الیّ﴾ کے جملہ نے عام انسان اور حضور ﷺ کے درمیان امتیاز پیدا کر دیا ہے۔ ثانیاً یہ قول تواضع اور کسر نفسی پر محمول ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو حکم دیا کہ آپ تواضعاً کہہ دیجیے کہ میں بھی بشر ہوں، خدا نہیں۔

جیسا کہ اس کی تصدیق تفسیر کبیر سے ہوتی ہے کہ صاحب تفسیر کبیر فرماتے ہیں:''واعلم انه تعالیٰ لما بین کمال کلام الله امر محمدًا ﷺ بان یسلك طريقة التواضع فقال: قل انما انا بشر مثلكم'' (ترجمہ) جب اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کی خوبی کو بیان کیا تو حضور ﷺ کو حکم دیا کہ عاجزی وانکساری کی راہ اپنائیں، پھر فرمایا'' آپ کہہ دیجیے کہ میں بھی تمہاری طرح بشر ہوں۔ (تفسیر کبیر: ج:۷،ص:۵۰۳)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ ﴿فقالوا أبشر یهدوننا فکفروا وتولوا واستغنی الله والله غنی حمید﴾ (ترجمہ) تو بولے کیا آدمی ہمیں راہ بتائیں گے تو کافر ہوئے اور پھر گئے اور اللہ نے بے نیازی کو کام فرمایا اور اللہ بے نیاز ہے، سب خوبیوں سراہا۔ (پارہ:۲۸، تغابن: آیت:۶)

اس ساری گفتگو سے یہ بات واضح اور مدلل ہوگئی کہ یہ عقیدہ قرآن وحدیث کے خلاف ہے اور اس میں حضور ﷺ کی توہین اور آپ کے رتبہ کو گھٹانا ہے لہٰذا یہ ''عقیدہ کفریہ'' ہے۔

تصحیح الایمان میں فتاویٰ سراجیہ سے منقول ہے:۔

''جو شخص یہ کہے کہ آپ بھی عام آدمیوں میں سے ایک تھے، خواہ عمداً ہو یا سہواً، اس کی توبہ قبول نہیں اور وہ

ہمیشہ کے لیے دوزخی، کافر اور واجب القتل ہے۔ اور جو اس کے قتل پر راضی نہ ہو وہ بھی کافر ہے''۔
(بحوالہ: انوار آفتاب صداقت: ص:۲۶۶)

اور معتمد فی المعتقد میں ہے:۔ ''اگر کوئی شخص حضور ﷺ کے مثل یا نظیر کا قائل ہو وہ کافر ہے''۔
(معتمد فی المعتقد' ص:۹۷۔ بحوالہ: انوار آفتاب صداقت: ص:۲۵۷)

لہٰذا اس بات میں اہل سنت و جماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ ''حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق میں سب سے افضل ہیں۔ کسی کا حضور ﷺ کا مثل ہونا محال ہے، جو کسی صفت خاصہ میں کسی کو حضور ﷺ کا مثل بتائے گمراہ ہے یا کافر''۔ (ماخوذ از: بہار شریعت، ج:۱، ص:۶۳۔۶۶)

کفریہ عقیدہ (۳)

(۳) حضور ﷺ کا علم غیب پاگلوں اور جانوروں کے علم کی طرح ہے۔ مولوی اشرف علی تھانوی نے لکھا:۔

''اس (علم غیب) میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے'' (حفظ الایمان: ص:۱۶)

اس عبارت سے مولوی اشرف علی تھانوی کی مراد یہ ہے کہ حضور ﷺ کو علم غیب حاصل نہیں ہے اور اگر مان بھی لیا جائے کہ حضور کو کچھ علم حاصل ہے تو تب بھی اس میں حضور ﷺ کے لیے فضیلت ثابت نہ ہوگی کیونکہ اس طرح کا علم پاگلوں اور جانوروں کو بھی حاصل ہے۔

اس عبارت میں دو خامیاں ہیں:۔

(۱) حضور ﷺ کے لیے کچھ علم غیب کو ماننا۔

(۲) اسی علم غیب کو جانوروں اور پاگلوں کے علم سے تشبیہ دینا جو کہ صریح توہین ہے۔

اب آنے والے دلائل میں ان دونوں خامیوں کا جائزہ لیں:۔

دلیل (۱) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿تلك من انباء الغيب نو حيها اليك﴾ (ترجمہ) یہ ''غیب کی خبریں'' ہیں کہ ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں۔ (پارہ:۱۲، سورۂ ہود، آیت:۴۹)

دلیل (۲) اور فرماتا ہے: ﴿وماهو على الغيب بضنين﴾ (ترجمہ) اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں۔
(پارہ:۳۰، سورۂ تکویر، آیت:۲۴)

دلیل (۳) تفسیر جلالین میں ہے: ﴿وعلمك ما لم تكن تعلم﴾ "من الأحكام والغيب" (ترجمہ) اللہ تعالیٰ کا فرمانا کہ 'اے رسول ﷺ! اللہ نے آپ کو وہ سب کچھ سکھا دیا جو آپ نہیں جانتے تھے' سے مراد تمام احکام اور غیب کے علوم ہیں۔ (تفسیر جلالین: ص:۸۷)

دلیل (۴) تفسیر معالم التنزیل میں ہے:۔ "وقال ابن كيسان ﴿خلق الانسان﴾ يعني محمدا ﷺ ﴿علمه

البیان﴾یعنی بیان ما کان ومایکون" (ترجمہ)ابن کیسان نے کہا کہ اس آیت میں انسان سے مراد حضرت محمدﷺ ہیں اور بیان سے مراد جو کچھ ہوا اور جو کچھ ہوگا ان تمام چیزوں کا علم ہے۔(تفسیر خازن مع معالم التنزیل، جلد ۶،ص:۷۵)

دلیل(۵) صحیح بخاری میں ہے:۔"عن طارق بن شهاب قال سمعت عمر رضی الله عنه یقول:قام فینا النبی ﷺ مقاما فأخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل اهل الجنة منازلهم وأهل النار منازلهم. حفظ ذلك من حفظه ونسیه من نسیه" (ترجمہ)طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ حضورﷺ ہمارے درمیان ایک مقام پر کھڑے ہوئے اور ابتدائے دنیا سے لے کر قیامت تک کی ہمیں خبر دی یہاں تک کہ جنتی اپنی جگہوں میں داخل ہوگئے اور دوزخی اپنی جگہوں میں۔اس بات کو جس نے یاد رکھا اس نے یاد رکھا اور جو بھول گیا وہ بھول گیا۔(صحیح بخاری:ج:۱،ص:۴۵۳)

دلیل(۶) قصیدۂ بردہ میں حضرت شرف الدین محمد بوصیری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:۔

فان من جودك الدنیا وضرتها ومن علومك علم اللوح والقلم

(ترجمہ)پس تحقیق دنیا وآخرت آپ کے بحر عطا سے ایک قطرہ کے برابر اور لوح وقلم کا علم آپ کے علموں میں سے ایک شمہ ہے۔

لوح وہ تختۂ قدرت ہے جس پر ما کان وما یکون کا علم سب کچھ لکھا ہوا موجود ہے، وہ حضور سرورِ عالمﷺ کے علم کا ایک ذرہ ہے، کیوں کہ لوحِ محفوظ تو سرکار کے خادمان، اولیائے کرام کے ہر وقت پیش نظر رہتی ہے۔

اس مقام پر ایک بات کی وضاحت کرنا زیادہ مناسب ہے کہ قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں جہاں حضورﷺ نے اپنے بارے میں فرمایا کہ میں غیب نہیں جانتا ہوں اس سے مراد تواضع اور اعتراف عبودیت ہے۔

جیسا کہ تفسیر خازن میں ہے:۔﴿قل لا أقول لکم عندی خزائن الله ولا أعلم الغیب﴾ "الآیة وانما نفی عن نفسه الشریفة هذه الاشیاء تواضعا لله واعترافا بالعبودیة وأن لا یقترحوا علیه الایات العظام"(ترجمہ)اس آیت میں اپنی ذات سے ان اشیا کی نفی تواضع اور اعتراف بندگی کی خاطر فرمائی اور اس مقصد سے کہ کفار بڑی بڑی نشانیوں کا بے جا مطالبہ نہ کریں۔(تفسیر خازن،ج ۲،ص:۳۷۹)

ان مذکورہ دلائل سے واقفیت کے بعد اہل حق سے یہ بات پوشیدہ نہ رہی کہ مذکورہ عقیدہ نہ صرف قرآن وسنت کے خلاف ہے بلکہ شانِ رسالتﷺ میں کھلی توہین کے سبب دائرۂ کفر میں داخل ہوگیا ہے اور اس کا قائل دائرۂ اسلام سے خارج ہوگیا ہے کیوں کہ علم غیب رسول اللہﷺ کا مطلقاً یا استہزاءً انکار، حکم خداوندی کے مطابق جھوٹ باندھنا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:﴿ولئن سألتهم لیقولن انما کنا نخوض ونلعب قل أبالله وایته ورسوله کنتم تستهزءون ٭ لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم﴾(ترجمہ)اور اے محبوب!اگر تم ان

(منافقین) سے پوچھو تو وہ (منافقین) کہیں گے ہم تو یوں ہی ہنسی کھیل میں تھے۔ (اے میرے حبیب) تم فرماؤ کہ کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول ﷺ سے ہنستے ہو، بہانے مت بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر۔ (پارہ:۱۰، سورۂ توبہ، آیت:۶۵)

اس باب میں اہل سنت و جماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ علم غیب دو قسم پر ہے:۔

(۱) حقیقی یا استقلالی یا ذاتی (۲) اضافی یا وہبی یا تعلیمی

پہلی قسم کا علم غیب جو بلا کسی وسیلہ یا ذریعہ کے ہے، بالاستقلال ذاتی ہے، وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔ اور دوسرا علم غیب جو اضافی یا وہبی یا تعلیمی ہے، وہ حضور ﷺ اور اولیاے کرام کے لیے ثابت ہے، اور ہمارا ایمان ہے کہ تمام علوم غیبِ لوح محفوظ یعنی جو ہو چکا یا ہو رہا ہے یا آئندہ ہوگا، قیامت تک کے حالات سب اللہ تعالیٰ نے حضور سرور عالم ﷺ کو عطا فرما دیے ہیں، کوئی بھی علم ان سے پوشیدہ نہیں ہے۔
(انوار آفتاب صداقت: ص:۱۶۶)

کفریہ عقیدہ (۴)

(۴) خاتم الانبیا ﷺ کے بعد بھی نیا نبی آ سکتا ہے۔ مولوی قاسم نانوتوی نے لکھا ہے:۔
''بلکہ اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا''۔
(تحذیر الناس ص ۴۱)

اس عبارت میں قاسم نانوتوی نے حضور ﷺ کے بعد کسی نبی کے پیدا ہونے کو ممکن مانا ہے لیکن طرفہ یہ کہ اپنی اس گندی فکر پر یہ کہتے ہوئے پردہ پوشی کی کہ ''خاتمیت محمدی میں کوئی فرق نہ آئے گا'' ایسا لگتا ہے اگر بالفرض نانوتوی صاحب کے دور میں مسیلمہ بن کذاب اور اسود عنسی جیسے نبوت کے جھوٹے دعویدار ہوتے تو نانوتوی صاحب ان کی نبوت کا اقرار کرتے اور ان کے اس عظیم جرم پر انہیں مباح الدم نہ جانتے اور جن صحابہ یا اکابر ائمہ دین یا سلاطین اسلام نے ان سے قتال کیا ہے ان سب کو گنہگار اور عذاب نار کے مستحق ٹھہراتے۔ آیئے ذرا اس کا بھی جائزہ لیتے ہیں:۔

ذیل میں قرآن وحدیث سے چند دلائل پیش کیے جاتے ہیں جن سے مذکورہ باطل عقیدہ کی قلعی کھل جائے گی:۔

دلیل (۱) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ماکان محمد ابااحد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شیٔ علیما﴾ (ترجمہ) محمد ﷺ تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں، ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے، اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ (پارہ:۲۲، سورۂ احزاب، آیت:۴۰)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کا آخری نبی ہونا نام مبارک لے کر بیان فرمایا اور بتایا کہ سلسلۂ نبوت آپ پر ختم ہو چکا ہے اب آپ کے بعد پھر کسی نبی ہونے کو ممکن جاننا یا کسی مدعیِ نبوت کو

جاننا اللہ کے ارشاد کو جھٹلانا ہے، لہٰذا وہ مسلمان نہیں ہے۔

اقوال مفسرین: اجلۂ علمائے تفسیر کا اس پر اجماع ہے کہ آیت مذکورہ میں خاتم النبیین سے مراد آخری اور پچھلے نبی ہیں۔

دلیل(۲) **امام المفسرین ابو جعفر ابن جریر طبری** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **فرماتے ہیں:۔** "خاتم النبیین الذی ختم النبوۃ فطبع علیھافلا تفتح لاحد بعدہ الی قیام الساعۃ" (ترجمہ) **خاتم النبیین اس ذات بابرکات کو کہتے ہیں جس نے باب نبوت کو بند کر کے اس پر مہر لگادی تو اب وہ قیامت تک کسی کے لیے نہیں کھولا جائے گا۔**
(تفسیر طبری، جز۱۹، ص۱۲۱)

دلیل(۳) **امام المحققین قاضی ناصر الدین ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بن محمد شیرازی بیضاوی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:۔** "واخرھم الذی ختمھم او ختموا بہ علی قراء ۃ عاصم بالفتح" (ترجمہ) **حضور انبیا میں سب سے آخری ہیں یا حضرت عاصم کی قرأت کے مطابق' تاء کے فتحہ کے ساتھ** (خاتم) **اس معنی میں ہوگا کہ آپ کے آنے سے باب نبوت ہمیشہ کے لیے بند کر دیا گیا۔** (تفسیر بیضاوی: جز:۴، ص:۲۳۳)

دلیل(۴) **عمدۃ المفسرین امام فخر الدین رازی' امام المحدثین محمد بن احمد محلی شافعی اور دیگر مفسرین نے اس آیت کے یہی معنی لکھے ہیں ان چند سطروں سے صاف ظاہر ہوگیا کہ خاتم النبیین کے معنی آخری نبی ہیں اور خاتم کے معنی ایسی مہر کہ جب یہ لگ جائے تو اس شی میں سے بغیر مہر توڑے نہ کچھ نکل سکتا ہے اور نہ اس میں کچھ داخل ہوسکتا ہے۔**

دلیل(۵) **ختم نبوت کا ثبوت احادیث کی روشنی میں:۔** "عن النبی ﷺ قال کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلك نبی خلفہ نبی وانہ لا نبی بعدی" (ترجمہ) **بنی اسرئیل کی سیاست انبیا فرماتے تھے۔ جب ایک نبی دنیا سے تشریف لے جاتے تو دوسرے نبی اس کے بعد آتے اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔** (صحیح مسلم: ج:۲، ص:۱۲۶)

دلیل(۶) "قال رسول اللہ ﷺ ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلارسول بعدی ولانبی" (ترجمہ) **بے شک رسالت ونبوت ختم ہوچکی' میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا نہ نبی۔** (سنن ترمذی، ج:۲، ص:۵۱)

دلیل(۷) **تفسیر روح البیان میں ہے:۔ ''حضرت امام اعظم** رضی اللہ تعالیٰ عنہ **کے زمانہ میں ایک شخص نے دعوائے نبوت کیا، اس نے لوگوں سے کہا کہ مجھ کو مہلت دو کہ میں تمہیں نبوت کی علامت دکھلاؤں، حضرت امام صاحب نے حکم فرمایا: جو شخص اس سے نشان نبوت اور معجزہ طلب کرے گا وہ اسی وقت کافر ہوجائے گا، اس لیے کہ جو شخص اس سے معجزہ طلب کرے گا اس سے یہ ظاہر ہوگا کہ وہ حضورﷺ کے بعد دوسرے نبی کا ہونا ممکن الوقوع سمجھتا ہے، حالانکہ سرکار فرما چکے ہیں:"لا نبی بعدی"** (تفسیر روح البیان، ج:۷، ص:۲۱۷)

خلاصۂ دلائل یہ ہے کہ حضورﷺ آخری نبی ہیں اور آپ کے زمانے میں یا بعد میں قیامت تک کوئی

نیا نبی نہیں آ سکتا، تو اگر کوئی نئے نبی کی آمد ممکن کہے یا یہ اعتقاد رکھے کہ کسی نبی کے آنے سے حضور ﷺ کی خاتمیت میں کوئی فرق نہ آئے گا اگرچہ حقیقت میں کوئی نہ آئے تاہم وہ شخص قرآن واحادیث اوراجماع امت کا منکراور پکا کافر ہے۔

لمحۂ فکریہ:۔ یوں تو اس وہابی مذہب کے عقائد باطلہ بے شمار ہیں جن کے احاطہ کو ایک ضخیم کتاب درکار ہے لیکن یہاں اتنے ہی پر اکتفا کیا جاتا ہے امید کہ یہ چند عقائد حق شناس اور حق پسند لوگوں کے لیے رہنما ثابت ہوں گے اور جن کی آنکھوں پر ضلالت کا گھٹاٹوپ پردہ پڑا ہوا اور حق پسندی سے گریز کرتے ہوں ان کے لیے یہ چند عقائد تو کیا سارے عقائد باطلہ کو بھی جمع کر دیا جائے تو ان کے کوہ ضلالت میں ذرہ برابر بھی جنبش پیدا نہ ہوگی۔

دیوبندی جماعت کی چند مشہور گمراہ کن کتابیں

(۱) براہین قاطعہ (۲) فتاویٰ رشیدیہ (۳) تحذیرالناس (۴) حفظ الایمان

(۵) الافاضات الیومیہ (۶) الجہد المقل (۷) سوانح قاسمی (۸) اشرف السوانح

(۹) تذکرۃ الخلیل (۱۰) المہند (۱۱) بسط البنان (۱۲) تذکرۃ الرشید

تبلیغی مولویوں کی چند گستاخانہ عبارتیں بلاتبصرہ مع حوالہ تلخیص کے ساتھ پیش خدمت ہیں:۔

۱) حضور ﷺ سے زیادہ شیطان کو علم ہے۔(معاذ اللہ)(براہین قاطعہ:ص:۵۵)

۲) خدا سے ہم کو کام ہے حضور ﷺ سے نہیں۔(معاذ اللہ)

(حفظ الایمان مع بسط البنان:ص:۱۳۱۔ بحوالہ: انوار آفتاب صداقت:ص:۲۸۴)

۳) حضور ﷺ کے لیے علم غیب ثابت کرنا شرک ہے۔(معاذ اللہ)(فتاوی رشیدیہ:ص:۱۰۳)

۴) شیطان مردود حاضر وناظر ہے لیکن حضور ﷺ حاضر وناظر نہیں ہیں۔(معاذ اللہ)

(برأۃ الابرار:ص:۵۷۔ بحوالہ: حاشیۂ عقائد دیوبندیہ کے رد میں نایاب فتوی:ص:۷)

۵) شیطان خدا کی صفت خاصہ میں اس کا شریک ہے۔(معاذ اللہ)

(براہین قاطعہ:ص:۵۵۔ بحوالہ: فتاوی رضویہ:ج:۲۹،ص:۲۴۹)

۶) قبل نبوت کے، رسولِ خدا کی وہی حالت تھی جو تمام اہل مکہ کی تھی۔(معاذ اللہ)

(سیرت الحبیب الشفیع،ص:۴۲۔ بحوالہ: حاشیۂ عقائد دیوبندیہ کے رد میں نایاب فتوی:ص:۹)

۷) اللہ تعالیٰ تمام برائیوں کے ارتکاب پر قادر ہے۔(معاذ اللہ)

(الجہد المقل:ص:۴۱۔ بحوالہ: حاشیۂ عقائد دیوبندیہ کے رد میں نایاب فتوی:ص:۸)

۸) انبیا اپنی امت سے ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل، اس میں بسا اوقات

بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔ (معاذ اللہ) (تحذیر الناس: ص: ۸)

۹) حضور ﷺ کو یہ بھی معلوم نہ تھا کہ کتاب اللہ کیا چیز ہے؟ اور ایمان کیا چیز ہے؟ (معاذ اللہ)
(سیرت الحبیب الشفیع: ص: ۴۳، ۴۴، ۴۴۔ بحوالہ: حاشیۂ عقائد دیوبندیہ کے رد میں نایاب فتوی: ص: ۸، ۹)

۱۰) حضور ﷺ کی فاتحہ، بارہویں شریف کی شیرینی اور میلاد شریف اور گیارہویں شریف حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کھانا کھانا حرام ہے مثل ہنود کے۔ (معاذ اللہ) (فتاوی رشیدیہ: ص: ۱۶، ۱۷۔ بحوالہ: انوار آفتاب صداقت: ص: ۴۵۹)

دیوبندی جماعت کے متعلق حکم شرع

(کتاب) حسام الحرمین میں (علماے حرمین نے) دیوبندیوں کی نسبت یوں ارشاد فرمایا "هؤلاء الطوائف كلهم كفار مرتدون خارجون عن الاسلام" (ترجمہ) یہ طائفہ سب کے سب کافر و مرتد ہیں با جماع امت اسلام سے خارج ہیں۔

اور تحقیق یہ ہے کہ ان صریح جلی ملعون کفروں کے ایجاد میں دیوبندی پیش قدم ہیں اور ان کے تسلیم میں وہ اور غیر مقلد سب یکساں و ہمدم ہیں کوئی وہابی ان لعین کفروں اور اللہ و رسول کو شدید غلیظ گالیوں پر دیوبندیوں کی تکفیر نہ کرے گا بلکہ اپنی چلتی ساتھ ہی دے گا اور علماے کرام دیوبندیوں کو فرما چکے۔ "من شك في كفره و عذابه فقد كفر" (ترجمہ) جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ: ج: ۲۹، ص: ۲۴۱)

☆☆☆☆☆

دوسرا باب

غیر مقلد وہابی (اہل حدیث)

از:۔ سید احمد رضا، محمد صدام حسین
(طلبۂ دورۂ حدیث)

جماعت اہل حدیث (غیر مقلدین) کا مختصر تعارف

اہل سنت و جماعت کے نزدیک گمراہ اور بددین فرقوں میں سے ایک ''فرقۂ وہابیہ'' ہے جس کو اہل حدیث، غیر مقلد، سلفی یا نجدی کہا جاتا ہے۔ اس فرقہ کے بھی بہت سارے عقائد کفریہ ہیں جن کا بیان ہم آگے کریں گے۔ اس فرقۂ اہل حدیث کی فکری بنیاد تقی الدین احمد بن تیمیہ حرّانی نے ڈالی پھر کئی صدیوں کے بعد انگریزی سازش کا شکار ہو کر محمد بن عبد الوہاب نجدی نے جزیرۃ العرب میں ابن تیمیہ کے افکار و خیالات کو عملی شکل دی اور با قاعدہ وہابیت اور نجدیت کی ابتدا کی پھر اس سے متاثر ہو کر برصغیر ہند و پاک میں اسمٰعیل دہلوی نے ان عقائدِ باطلہ کو اردو زبان میں پھیلایا اور ان کی خوب تشہیر کی۔

جماعت اہل حدیث کے بانیان

ابن تیمیہ:۔ نام: تقی الدین احمد ہے مگر اس نے اپنی کنیت ابن تیمیہ سے شہرت پائی۔ ۶۶۱ھ م ۱۲۶۳ء میں حرّان، ترکی میں پیدا ہوا اور سات سال کی عمر میں دمشق ملک شام کو ہجرت کر گیا، وہیں تعلیم حاصل کی اور اسی جگہ کو میدان عمل بنایا، جب اس کے نئے نئے دینی نظریات سامنے آنے لگے تو اس دور کے علما نے اس کی سرکوبی کی اور جب اس کا یہ باطل نظریہ سامنے آیا کہ رسول اللہ ﷺ کے روضۂ اطہر کے لیے سفر کرنا نا جائز بلکہ سفر معصیت ہے تو اس دور کے علما نے حاکم وقت سے اس کے قتل کی درخواست کی، نتیجہ میں دمشق کے قید خانے میں قید کر دیا گیا اور شاہی اعلان کے مطابق سزا کے طور پر اس کے فتووں پر پابندی لگائی گئی یہاں تک کہ دو سال بعد ۷۲۸ھ کو دمشق کے قید خانے میں مر گیا۔ (ماخوذ از: تقدیم ازالۂ فریب، ص:۲۱)

محمد بن عبد الوہاب نجدی:۔ ۱۱۱۵ھ م ۱۷۰۳ء میں پیدا ہوا اور ۱۲۰۶ھ م ۱۷۹۲ء میں مر گیا۔ اس کی اصل بنی تمیم سے ہے۔ ابتداءً مدینہ میں تعلیم حاصل کرتا تھا اور مدینہ میں علم حاصل کرنے کے زمانے میں مکہ آیا جایا کرتا تھا، جن علماے مدینہ سے وہ علم حاصل کرتا تھا انہوں نے اس میں گمراہی محسوس کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ یہ شخص عنقریب گمراہ ہوگا۔ اس کے والد عبد الوہاب علماے صالحین میں سے تھے وہ بھی اپنی فراست ایمانی سے اپنے لڑکے کی بے دینی کے اثرات دیکھ چکے تھے لہٰذا اُس کی مذمت فرماتے اور لوگوں کو اس سے ڈراتے اور اس کے بھائی سلیمان بن عبد الوہاب بھی اس کی پیدا کردہ بدعتوں، گمراہیوں اور گندے عقائد سے نفرت کرتے تھے، انہوں نے اس کے رد میں الصواعق الالٰھیة فی الرد علی الوھابیة نامی ایک کتاب بھی لکھی۔ وہ امام احمد بن حنبل کی تقلید کا جھوٹا دعویٰ کرتا تھا جب کہ اس کے کئی معاملات فقہ حنبلی سے مختلف تھے، اس نے مسلمانوں

کی تکفیر میں ان آیات سے استدلال کیا جو مشرکین کے حق میں نازل ہوئیں اور مسلمانوں کی تکفیر کی۔

بقول انور شاہ کشمیری ''ابن عبدالوہاب نجدی ایک بے وقوف اور کم علم شخص تھا، کافر کہنے کے حکم میں جلد بازی کرتا تھا''۔امیر درعیہ محمد بن مسعود کی مدد سے اس نے جزیرۂ عرب میں اپنے افکار وخیالات کو عام کیا اور خوب ظلم وستم کا بازار گرم کیا کیونکہ اس کا عقیدہ یہ تھا کہ مسلمان صرف وہی ہے جو ان کی باتوں پر عمل کرے اور جو بھی ان کے عقیدہ کے خلاف ہو وہ مشرک ہے اسی بنا پر اس نے اہل سنت کی عوام اور ان کے علما کو قتل کرنا مباح قرار دیا۔محمد بن عبدالوہاب نجدی، ابن تیمیہ کی کتابیں پڑھ کر اس کی فکر سے متاثر ہوا اور اس کو اپنا کر عام بھی کیا، اس بات کی شہادت غیر مقلدین کے ایک پیشوا نواب صدیق حسن بھوپالی نے بھی اپنی ایک کتاب ابجد العلوم میں دی ہے جسے شاہ ابوالحسن زید فاروقی نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔''محمد بن عبدالوہاب نجدی نے شیخ ابوالعباس ابن تیمیہ اور ان کے شاگرد ابن القیم الجوزیہ کی بعض تالیفات کا مطالعہ کیا اور صحیح طور پر سمجھے بغیر ان دونوں کی تقلید کی حالانکہ یہ دونوں تقلید کو ناجائز سمجھتے تھے''۔جماعت اہل حدیث کے پیروکاروں کو **''نجدی''** جو کہا جاتا ہے وہ اسی ابن عبدالوہاب نجدی کی طرف نسبت کرتے ہوئے کہا جاتا ہے۔

(ماخوذ از: ازالۂ فریب، ص: ۲۷ تا ۳۲۔فتنوں کا ظہور، ص: ۷۸، ۷۹)

اسمٰعیل دہلوی:۔ ۱۱۹۳ھ م ۱۷۷۹ء کو شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے خاندان میں پیدا ہوا، اپنے چچا شاہ عبدالقادر علیہ الرحمہ کی آغوش میں پرورش پائی اور درسی کتابیں پڑھیں نیز دیگر دونوں چچا شاہ رفیع الدین اور شاہ عبد العزیز سے بھی استفادہ کیا پھر رائے بریلی کے ایک ان پڑھ شخص سید احمد بن عرفان کی صحبت اختیار کی اور اس کے ہاتھ پر بیعت کی۔سبھی مؤرخین ومحققین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اسمٰعیل دہلوی، محمد بن عبدالوہاب نجدی کے وہابیانہ افکار ونظریات سے متاثر تھا اور شیخ نجدی (ابن عبدالوہاب نجدی) کی کتاب التوحید اور وہابی رسالہ ردالاشراک میں موجود افکار ونظریات میں کچھ اضافوں کے ساتھ تقویۃ الایمان نام کی کتاب تیار کی جس کو انگریزوں نے چھپوا کر تقسیم کروایا اس طرح اس کی کتاب تقویۃ الایمان کے ذریعہ ہندوستان میں وہابی تحریک کا آغاز ہوا۔ ۱۲۴۶ھ میں افغانیوں کے ہاتھوں قتل کر دیا گیا۔(ماخوذ از: ازالۂ فریب، ص: ۳۹۔فتنوں کا ظہور، ص: ۸۸، ۸۹)

جماعت اہل حدیث کے مشہور پیشوا

۱) عبدالحق بنارسی ۲) میاں نذیر حسین دہلوی ۳) نواب صدیق حسن بھوپالی ۴) ڈپٹی نذیر احمد دہلوی

۵) مولوی ثناء اللہ امرتسری ۶) شیخ ناصر الدین البانی ۷) نواب وحید الزمان حیدرآبادی

جماعت اہل حدیث کے عقائد باطلہ اور اہل سنت کے عقائد حقہ

عقیدہ(۱)

مولوی اسمٰعیل دہلوی نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں ایک حدیث نقل کی جس کا مفہوم یہ ہے کہ ایک صحابی قیس بن سعد حیرہ نامی گاؤں گئے اور وہاں کے لوگوں دیکھا کہ وہ اپنے راجہ کو سجدہ کرتے ہیں انہوں نے سوچا کہ حضور تو سجدہ کیے جانے کے زیادہ لائق ہیں پھر وہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوکر وہاں کے حالات سناتے ہوئے عرض گذار ہوئے کہ آپ سجدہ کے زیادہ لائق ہیں حضور نے فرمایا کہ کیا میری قبر کو بھی سجدہ کروگے؟ صحابی نے عرض کیا کہ نہیں، اور حضور نے بھی ان کی تائید فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ سجدہ کرنا بھی نہیں۔ یہاں تک مفہوم حدیث مکمل ہوا اس کے آگے اسمٰعیل دہلوی اپنا تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ حضور کی مراد یہ تھی کہ ''میں بھی ایک دن مرکرمٹی میں ملنے والا ہوں تو کب سجدہ کے لائق ہوں؟'' (تقویۃ الایمان مع تذکیرالاخوان، ص:۴۵)

غور فرمائیں مولوی اسمٰعیل دہلوی نے سرکار ﷺ کی طرف ایسی بات کی نسبت کی جو حضور نے فرمائی ہی نہیں اور ایسوں کے لیے سرکار کائنات ﷺ نے پہلے ہی فرمایا کہ "من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعده من النار "(ترجمہ) جو جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے۔ اور یہی عمل مولوی اسمٰعیل دہلوی نے یہاں کیا ہے چونکہ حضور نے تو نہیں فرمایا کہ میں مرکرمٹی میں ملنے والا ہوں لیکن اسمٰعیل دہلوی نے اس بات کی نسبت حضور کی جانب کردی۔

اب ان کی بات کا اصل جواب ملاحظہ ہو:۔

حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں "ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء فنبی اللہ حی یرزق "(ترجمہ) بے شک اللہ نے زمین پر حرام کیا ہے کہ پیغمبروں کے بدن کھائے لہٰذا اللہ کے نبی زندہ ہیں رزق دیے جاتے ہیں۔ دیکھیے مولوی اسمٰعیل دہلوی نے بارگاہ رسالت میں کیسی صریح گستاخی کی کہ جس ذات مبارکہ کے صدقہ میں ہر جاندار کو جان ملی انہیں کی زندگی کا انکار کردیا حالانکہ وہ نبی تو فرمارہے ہیں کہ مٹی (قبر میں جانے کے بعد بھی) نبیوں کے جسموں کو نہیں کھاسکتی اور وہ نہ صرف زندہ ہیں بلکہ رزق بھی پارہے ہیں۔

زرقانی علی المواہب میں ہے کہ وہ باتیں جن کی وجہ سے علمانے حجاج کو کافر کہا ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس نے لوگوں کو روضۂ رسول کا طواف کرتے دیکھا تو بولا کچھ لکڑیوں اور گلے ہوئے جسم کا طواف کررہے ہیں۔ علامہ کمال الدین دمیری نے فرمایا علمانے حجاج کو اس بات پر کافر اس لیے فرمایا کہ اس بات

سے حضورﷺ کی حدیث (جو ذکر کی گئی) کو جھٹلانا اور نہ ماننا ثابت ہوتا ہے۔ پتہ چلا کہ حضور علیہ السلام کو جو کہے ''مر کر مٹی میں مل گئے'' (معاذ اللہ) وہ بھی دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ (ملخصا فتاوی رضویہ ج:۱۵،ص:۱۹۶تا۱۹۹)

اہل سنت و جماعت کا حضورﷺ کی اور جملہ انبیا کی حیات کے متعلق عقیدہ ملاحظہ فرمائیں:۔

''انبیا علیہم السلام اپنی اپنی قبروں میں اسی طرح اصلی حیات کے ساتھ زندہ ہیں جیسے دنیا میں تھے، کھاتے پیتے ہیں، جہاں چاہیں آتے جاتے ہیں۔ اللہ تعالی کے فرمان ﴿کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ﴾ (ترجمہ) ہر ایک کو موت کا مزہ چکھنا ہے، کے مکمل ہونے کے لیے ایک لمحہ بھر ان پر موت طاری ہوئی پھر بدستور زندہ ہو گئے''۔ (ماخوذاز: بہار شریعت ج:۱،ص ۵۸)

عقیدہ (۲)

فرقۂ اہل حدیث کے بانی محمد بن عبد الوہاب نجدی اپنی ''کتاب التوحید'' میں لکھتے ہیں:۔

"النوع الثانی شرك اکبر کدعاء اهل القبور ،والاستغاثة بهم،وطلب الحوائج الدنيوية والاخروية منهم فهذاشرك اكبروهوعين مايفعله عباد الاصنام مع اصنامهم ولافرق فی هذابین ان يعتقدالفاعل لذلك انهم مستقلون فی تحصيل مطالبه او متوسطون الی اللّٰه"

(ترجمہ) اور دوسری قسم شرک اکبر ہے جیسے قبر والوں کو پکارنا اور ان سے مدد طلب کرنا اور ان سے دنیوی اور اخروی ضرورتیں مانگنا تو یہ بڑا شرک ہے اور یہی چیز بتوں کے پوجنے والے اپنے بتوں کے ساتھ کرتے ہیں اور اس میں کوئی فرق نہیں کہ ان قبر والوں کے بارے میں یہ عقیدہ رکھے کہ یہ لوگ بذات خود مطالبات پورا کرتے ہیں یا اللہ تعالی کی بارگاہ میں وسیلہ اور واسطہ بنتے ہیں (دونوں صورتیں شرک ہیں)۔ (کتاب التوحید:ص:۸۴)

مذکورہ عبارت میں صاف یہ کہا کہ قبر والوں کو پکارنا، ان سے مدد چاہنا اور دینی یا دنیوی ضرورت کا مطالبہ کرنا شرک اکبر (بڑا شرک) ہے۔ اور یہ بھی واضح انداز میں کہا گیا کہ اولیاء اللہ بعد وصال نہ خود سے مدد کرتے ہیں نہ خدا کی بارگاہ میں وسیلہ بن کر مدد کرتے ہیں۔

ابن عبد الوہاب نجدی کے اس عقیدے کو قرآن و حدیث کے بیان کردہ عقائد کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیں:

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿یا ایھا الذین اٰمنو اتقوااللّٰه وابتغوااليه الوسيلة﴾ (ترجمہ) اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔ (پارہ ۶، سورۂ مائدہ آیت ۳۵)

تفسیر کبیر میں امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ نے آیت ﴿ واذقال ربك للملئكةانی جاعل ﴾ کے

تحت فرمایا ''فاذا اصاب احدکم حرجۃ بارض فلاۃ فلیناد اعینونی یا عباداللہ یرحمکم اللہ'' (ترجمہ) جب تم میں سے کسی کو سنسان علاقہ میں کوئی مصیبت آئے تو آواز لگائے اے اللہ کے بندو! اللہ تم پر رحم فرمائے میری مدد کرو۔ (تفسیر کبیر: ج:۱،ص ۳۸۷)

بخاری شریف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ قحط کے وقت حضرت عباس کا وسیلہ لیا کرتے تھے اور اس طرح دعا کرتے اے اللہ ہم تیری طرف اپنے نبی ﷺ کا وسیلہ لیا کرتے تھے تو ہمیں سیراب کرتا تھا اور ہم تیری طرف اپنے نبی کے چچا حضرت عباس کا وسیلہ لاتے ہیں تو ہمیں سیراب کردے، راوی نے کہا کہ وہ سیراب کردیے جاتے۔ (بخاری: ج:ص:۱۳۷)

اور امام اعظم کے ساتھ امام شافعی کے ادب کا یہ واقعہ مروی ہے کہ امام شافعی نے فرمایا کہ میں امام اعظم کے ساتھ تبرک حاصل کرتا ہوں اور ان کے مزار پر حاضر ہوتا ہوں جب مجھ کو کوئی حاجت پیش آتی ہے تو دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے ان کے مزار کے قریب دعا کرتا ہوں تو بہت جلد میری دعا قبول ہوجاتی ہے۔ (شامی ج ۱ ص ۳۹ ''مصری''، بحوالۂ فیصلہ حق و باطل ص ۹۷)

جو دلائل ہم نے پیش کیے ان میں وسیلہ لینا، اللہ والوں کو پکارنا، مزار پر جا کر دعا کرنا تینوں چیزوں کا ثبوت ہے اب ان نظریات کو مدنظر رکھتے ہوئے اگلی بات ملاحظہ فرمائیے۔

اشعۃ اللمعات میں ہے امام غزالی نے فرمایا کہ جس سے اُس کی زندگی میں مدد لینا جائز ہے اُس سے بعد وفات بھی مدد طلب کرنا جائز ہے (اشعۃ اللمعات ج ۲،ص ۹۲۳)

اور شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی (جن کو اہل حدیث بھی مانتے ہیں) اپنی کتاب جذب القلوب میں فرماتے ہیں کہ ''حدیث میں دونوں حالت میں توسل کی دلیل موجود ہے (زندہ حضرات سے توسل کی بھی اور وصال پائے ہوئے حضرات کو وسیلہ بنانے کی بھی، پھر چند سطروں کے بعد فرماتے ہیں) حدیث سے اولیاء اللہ سے توسل بعد وفات کے (بھی) قیاس کریں تو کچھ بعید نہیں جب تک کہ کوئی دلیل حضرات انبیا علیہم السلام کے خصوصیت پر قائم نہ ہو اور خصوصیت کی کوئی دلیل موجود نہیں۔ (جذب القلوب مترجم،ص ۲۳۷، ۲۳۸)

قرآن کریم، حدیث نبوی، تفسیر اور علما و ائمہ کے اقوال سے ثابت ہے کہ انبیا و اولیا کو وسیلہ بنا کر رب کی بارگاہ میں دعا مانگنا جائز و درست ہے بلکہ یہ وہ عمل ہے جس سے دعائیں جلد قبول ہوتی ہیں۔

اس سلسلہ میں اہل سنت و جماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ اہل قبور سے مدد چاہنا جائز ہے۔ بذات خود نفع د

نقصان کا پہنچانے والا اللہ ہے اور حضرات انبیا اور اولیا خدا کی دی ہوئی قوت سے مدد کرتے ہیں مشکلیں ٹالتے ہیں مرادیں برلاتے ہیں، ان سے مخلوق کو نفع اور نقصان پہنچتا ہے اور یہ دستگیری بھی کرتے ہیں۔ (فیصلہ حق و باطل ص ۹۱)

عقیدہ (۳)

جماعت اہل حدیث کے ایک اور ملا' نواب وحید الزماں حیدر آبادی نے اپنی کتاب ''ہدیۃ المہدی'' میں ایک خرافات سے بھری بات لکھی' ملاحظہ ہو۔

''ہمیں حق نہیں پہنچتا کہ جان بوجھ کر ان انبیاے کرام کا انکار کریں جن کا ذکر اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی کتاب میں نہیں فرمایا اور لوگوں میں تواتر کے ساتھ پہچانے جاتے ہیں اگر چہ وہ لوگ کافر ہیں جو جانتے ہیں کہ وہ انبیا وصلحا تھے جیسا کہ ہندوؤں میں رام چندر لچھمن اور کشن جی اور فارس کے درمیان زرتشت اور اہل چین وجاپان کے درمیان کنفیوشش اور بدھا ہیں اور اہل یونان کے درمیان سقرات اور فیثاغورث ہیں بلکہ ہم پر واجب ہے کہ ہم کہیں کہ ہم ایمان لاتے ہیں تمام انبیا اور رسولوں پر اور اُن میں کسی میں فرق نہ کریں اور ہم انہیں تسلیم کرتے ہیں'' (ہدیۃ المہدی مترجم ص ۱۵۵)

نواب وحید الزماں نے یہاں جو بات کہی اس کے خلاف دلیل وبرہان کی کچھ خاص ضرورت نہیں کیونکہ ایک عام سادہ لوح مسلمان بھی سمجھ سکتا ہے کہ مذکورہ بات کس حد تک گری ہوئی اور گھٹیا درجہ کی ہے لیکن پھر بھی ہم اپنے اصول کے مطابق اس پر مختصر گفتگو کریں گے۔

وحید الزماں حیدر آبادی کی بولی ہوئی بات پر غور فرمائیں کہ وہ معیار نبوت کس چیز کو ٹھہرا رہے ہیں ''وہ لوگوں (کافروں) میں تواتر کے ساتھ پہچانے جاتے ہیں'' اور آگے بیبا کی کے ساتھ یوں کہنا کہ ''وہ انبیا وصلحا تھے'' پہلی بات تو یہ سمجھ میں نہیں آتی کہ کافروں میں مشہور ومعروف ہونا نبوت کی علامت ونشانی کب سے اور کیسے بن گئی؟ جب کہ خود کفار نے ان کو صرف اپنا پیشوا جانا، نبی یا پیغمبر نہ کہا مگر نواب صاحب کے نزدیک اتنی ہی بات نبوت کی دلیل بن گئی اس پر تعجب بالائے تعجب یہ کہ ایسے لوگوں کے نبی ہونے میں انہیں کوئی شک بھی نہیں اور نواب صاحب نے آزاد خیالی اور بے دینی کی حد اس وقت پار کر دی جب انہوں نے مثالیں شمار کروائی اور ایسے ایسے نام گنائے کہ جن کی عریانیت، فحش کرداری اور ننگے پن کے قصے خود قوم ہنود (ہندوؤں) کی کتابوں میں بھی مشہور ومعروف ہیں۔ جب کہ نبی ہوتا ہی وہی ہے جس سے گناہ کا صدور شرعا محال ہو پھر جن کے گناہوں کی شہادت خود اس قوم کے پیروکار دیں اس کے بعد بھی ان کو نبی ماننے کا کیا مطلب ہوا؟ اور اخیر

میں بدمست شرابی کی طرح ان کا قلم چلا اور ان کی فرمانبرداری کا طوق اپنے گلے میں ڈالنے کا اعلان کر دیا۔ یقیناً ایسوں کی فرمانبرداری جماعت اہل حدیث ہی کو مبارک ہو۔

اس مسئلہ کے اختتام میں بس اتنا کہیں گے کہ قرآن حکیم کی کسی بھی آیت سے وضاحۃً نہ سہی اشارۃً ہی میں ان کی نبوت ثابت کریں یا چودہ سو سال کی تاریخ میں علمائے سلف وخلف نے حدیث کی چھوٹی بڑی ہزاروں کتابیں لکھی جن میں لاکھوں حدیثیں نقل ہیں ان میں سے کسی بھی حدیث سے ان کی نبوت پر دلیل لائیں۔

اہل سنت وجماعت کا نبیوں سے متعلق عقیدہ:۔ نبی اس بشر کو کہتے ہیں جس کی طرف اللہ عزوجل نے لوگوں کی ہدایت کے لیے وحی بھیجی ہو۔ نبی ہونے کے لیے اس پر وحی ہونا ضروری ہے خواہ فرشتہ کی معرفت ہو یا بلا واسطہ۔

(بہار شریعت ج۱،ص ۲۹/۲۸)

نبی کا معصوم ہونا ضروری ہے اور معصوم ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان کے لیے حفظ الٰہی کا وعدہ ہے جس کے سبب ان سے گناہ ہونا شرعاً محال ہے۔ نبی کو نبی نہ ماننا یا غیر نبی کو نبی ماننا دونوں ہی کفر ہے۔

(ماخوذ از بہار شریعت ج۱،ص ۳۸، ۵۲)

عقیدہ (۴)

”لوگ چوتھی صدی ہجری تک مجتہدین کے مذاہب میں سے کسی مذہب کا تعین کر کے اُس کی تقلید کو واجب قرار دینے لگے بعد از اں انہوں نے اس تقلید کے فیصلہ پر رائے زنی کی اور انہوں نے چار مجتہدوں کی تقلید کے علاوہ دوسرے کسی مجتہد کی تقلید سے منع کر دیا یہ دونوں امر خرافات و بدعت ہیں“۔

(ہدیۃ المہدی مترجم،ص ۲۱۵)

اہل سنت اور اہل حدیث کے درمیان بنیادی فرق

سب سے پہلے اس بات کو جان لیں کہ ہم اہل سنت و جماعت (سنی) اور اہل حدیث (غیر مقلدین) کے درمیان اہم ترین، بنیادی فرق یہ ہے کہ ہم ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک کی تقلید کرتے ہیں اور وہ تقلید کے منکر ہیں، جس کے سبب انہیں غیر مقلدین (تقلید نہیں کرنے والے) کہا جاتا ہے اس وضاحت کے بعد یہ امر بھی یاد رکھنا چاہیے کہ وہ مسائل جو قرآن وحدیث میں واضح طور پر بیان کیے جائیں، ان میں تقلید نہیں کی جاتی جیسے دن میں پانچ وقت کی نماز فرض ہے یہ اس لیے نہیں کہ امام ابوحنیفہ نے بیان فرمایا ہے بلکہ اس لیے کہ قرآن اور حدیث کے تواتر سے ثابت ہے۔ ہاں وہ چیزیں جو صاف طور پر قرآن وحدیث میں بیان نہ کی گئی ہوں تو ان میں تقلید کی ضرورت پڑتی ہے لہٰذا ہم چار ائمہ (امام اعظم ابوحنیفہ، امام شافعی، امام احمد بن حنبل، امام مالک) میں کسی ایک کی بات کو قبول کرتے اور مانتے ہیں جو باتیں کہ انھوں نے قرآن وحدیث کی دلیلوں کو سامنے رکھتے ہوئے بتائی

ہیں جب کہ اہل حدیث کے لوگوں کا کہنا یہ ہے کہ ہمیں کسی امام کی ضرورت نہیں ہم ڈائرکٹ قرآن وحدیث کو پڑھ کر اس پر عمل کریں گے۔

تقلید کی اہمیت وضرورت:۔

تقلید کی تعریف: تقلید کا معنی یہ ہے کہ کسی کی بات اور عمل کو اپنے اوپر لازم شرعی جاننا یہ سمجھ کر کہ اس کا کلام اور کام ہمارے لیے حجت ہے کیوں کہ یہ شرعی محقق ہے۔ (جاء الحق، ص۱۸)

اب اس بات کو سمجھیں کہ کسی ایک امام کی تقلید کیوں ضروری ہے قرآن حکیم میں ہے ﴿یوم ندعو کل اناس بامامهم﴾ (ترجمہ) جس دن (قیامت کے دن) ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے۔ (پارہ ۱۵، سورۂ بنی اسرائیل، آیت ۷۱)

اس آیت کی تفسیر میں صاحبِ روح البیان نے فرمایا کہ یہاں لفظ امام سے مقتدائے دینی مراد ہے مثلاً کہا جائے گا اے حنفی! اے شافعی! وغیرہ۔ (تفسیر روح البیان مترجم ج ۸/ص ۲۱۷)

اور سید احمد طحطاوی حاشیہ درمختار میں فرماتے ہیں کہ فرقۂ ناجیہ نے آج اس پر اجماع کرلیا کہ وہ مذاہب اربعہ حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی ہیں جو ان چاروں سے خارج ہوگا وہ بدعتی جہنمی ہے۔ (بحوالہ عقائد اہل سنت ص ۲۸۲، ۲۸۳)

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ تقلید وہ شی ہے جس پر امت مسلمہ کا اتفاق ہوگیا ہے یہ فرقۂ اہل حدیث جو تقلید کے منکر ہیں پچھلے ڈیڑھ سو سال کی پیداوار ہیں، ان سے پہلے سبھی مقلد تھے۔ رہی بات یہ کہ صحابۂ کرام نے تقلید نہیں کی، تو ایسی بات کوئی عقل کا اندھا ہی کرسکتا ہے، کیوں کہ یہ چاروں ائمہ، دور صحابہ کے بعد کے ہیں اور صحابہ کو کسی کی تقلید کی کیا ضرورت؟ جب کہ عمل رسول ان کی نظروں کے سامنے تھا اور وہ حضرات جب جو چاہتے ذات رسالت مآب سے دریافت کرلیا کرتے تھے۔ ہاں جس معاملہ میں انہیں حدیث رسول نہ ملتی اس میں ضرور وہ کسی صحابی مجتہد کے قول کی پیروی کرتے۔

جماعت اہل حدیث کی چند مشہور گمراہ کن کتابیں

۱) کتاب التوحید ۲) تقویۃ الایمان ۳) ردالاشراک ۴) ہدیۃ المہدی
۵) آیئے عقیدہ سیکھیں ۶) رسالہ یکروزی ۷) صراط مستقیم ۸) ارواح ثلاثہ
۹) ترجمان وہابیہ ۱۰) اپنا عقیدہ سیکھئے

جماعت اہل حدیث کی چند گستاخانہ عبارتیں بلاتبصرہ پیش خدمت ہیں:۔

۱) ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا، اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔ (تقویۃ لایمان مع تذکیرالاخوان، ص۱۸)

۲) اللہ کی شان بہت بڑی ہے، سب انبیا اور اولیا اُس کے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کم تر ہیں۔ (تقویۃ الایمان مع تذکیرالاخوان، ص۴۲)

۳) اللہ کے مقرب بندے خواہ انبیا ہوں یا اولیا ہوں وہ سب کے سب اللہ کے بے بس بندے ہیں اور ہمارے بھائی ہیں، جو بہت بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کرو۔ (تقویۃ الایمان، ص۱۱۱)

۴) (نماز میں) شیخ یا اسی جیسے بزرگوں کی طرف خواہ جنابِ رسالت مآب ہی ہوں، اپنی ہمت (ارادہ) لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے بُرا ہے۔ (صراط مستقیم مترجم، ص۱۴۸)

۵) جو لوگ بزرگوں کو دور سے پکارتے ہیں اور انہیں پکار کر صرف یہی کہتے ہیں کہ یا حضرت! آپ دعا فرما دیں کہ حق تعالیٰ ہماری حاجت پوری کر دے یہ بھی شرک ہے۔ (تقویۃ الایمان، ص۶۲)

۶) اللہ پاک بندوں سے دنیا میں یا قبر میں یا آخرت میں جو معاملہ کریگا اس کا حال کسی کو بھی نہیں معلوم ہے، نہ نبی کو نہ ولی کو، نہ اپنا حال معلوم نہ دوسروں کا حال معلوم۔ (تقویۃ الایمان، ص۶۵)

۷) اس زمانہ میں دین کی آسان کتابوں کی وجہ سے لوگوں پر اجتہاد آسان ہوگیا اور اس زمانہ کا محدث احادیث نبویہ کو امام ابوحنیفہ امام مالک امام شافعی سے زیادہ کرنے والا ہے۔ (ہدیۃ المہدی مترجم، ص۲۰۱)

۸) سوائے اللہ کے کوئی بھی غیب نہیں جانتا، یہاں تک کہ ہمارے نبی ﷺ کو بھی غیب کا علم نہیں، اور جو گمان کرتے ہیں کہ اولیا غیب جانتے ہیں بیشک وہ کافر ہیں۔ (ہدیۃ المہدی، ص۱۹۰)

۹) قبروں پر قبہ (گنبد) بنانا اور چونہ گچ لگا کر قبروں کو پختہ کرنا اور مقبروں کی سجاوٹ میں تکلف کرنا اور چراغ جلا کر روشنی کرنا کیوں کہ یہ اعمال لعنت کے موجب (سبب) ہیں۔ (صراط مستقیم مترجم، ص۱۷۹)

۱۰) نبی کریم ﷺ کے جاہ وجلال کے ذریعہ وسیلہ چاہنا، مثلاً یہ کہنا کہ اے میرے رب! محمد ﷺ کے جاہ کے واسطے مجھے شفا دے اس قسم کا وسیلہ بدعت ہے۔ (اپنا عقیدہ سیکھئے مترجم، ص۳۳)

جماعت اہل حدیث کے متعلق حکم شرع

اس فرقۂ اہل حدیث کے متعلق اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان نے فرمایا کہ ”وہابی ایک بے دین فرقہ ہے جو محبوبانِ خدا کی تعظیم سے جلتا ہے اور طرح طرح کے حیلوں سے ان کے ذکر و تعظیم کو مٹانا چاہتا ہے“۔ (فتاویٰ رضویہ ج۲۹، ص۹۵)

تیسرا باب

جماعت اسلامی

از:- سید توفیق احمد، محمد احمد رضوی
(طلبۂ دورۂ حدیث)

جماعت اسلامی کا مختصر تعارف

جماعت اسلامی یا مودودی جماعت ابوالاعلیٰ مودودی کے متبعین کو کہا جاتا ہے۔ ۲۶ راگست ۱۹۴۱ء کو لاہور کی دھرتی پر مودودی صاحب نے جماعت اسلامی کی بنیاد رکھی۔ ملک کی تقسیم کے وقت تک ابوالاعلیٰ مودودی صاحب جماعت کی قیادت فرماتے رہے تقسیم ملک کے بعد جماعت دو حصوں میں تقسیم ہوگئی۔ ابوالاعلیٰ مودودی پاکستان کے امیر رہے اور جماعت اسلامی ہند نے ۱۹۴۸ء میں مولانا ابواللیث اصلاحی کو امیر جماعت منتخب کیا۔ اس وقت جماعت اسلامی ہند چالیس افراد پر مشتمل تھی جماعت کا مرکز ملیح آباد لکھنؤ یوپی میں قائم ہوا، ۱۹۴۹ء کے اواخر میں رامپور منتقل ہوا اور ۱۹۶۰ء سے دہلی میں ہے۔

(جماعت اسلامی ہند ایک تعارف، ص:۵)

جماعت اسلامی کا بانی

ابوالاعلی مودودی ۱۳۲۱ھ م ۱۹۰۳ء میں اورنگ آباد دکن میں پیدا ہوئے آپ کا گھرانہ ایک مکمل مذہبی گھرانہ تھا آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم والد کی نگرانی میں گھر پر حاصل کی بعد ازاں مدرسۂ فرقانیہ اورنگ آباد کی آٹھویں جماعت میں داخلہ لیا۔ ۱۹۱۴ء میں مولوی کا امتحان دیکر کامیابی حاصل کی پھر آپ کے والدین اورنگ آباد سے حیدرآباد منتقل ہوگئے جہاں انہوں نے مودودی صاحب کو مولوی عالم کی جماعت میں داخل کرادیا، تاہم مودودی صاحب اپنے والد کے انتقال کے باعث وہاں کے دارالعلوم میں صرف چھ ماہ ہی تعلیم حاصل کرسکے اور گھریلو حالات کے پیش نظر اپنی تعلیم یہیں تک موقوف کردی اور کسب معاش کا رخ کیا۔

مودودی صاحب ابتداہی سے مضمون نگاری وغیرہ کی خداداد قابلیت کے مالک تھے اس لیے انہوں نے صحافت کو اپنا ذریعۂ معاش بنایا اور متعدد اخبارات میں مدیر کی حیثیت سے کام بھی کیا جن میں اخبار ''مدینہ'' بجنور اُترپردیش ''تاج''، جبلپور، اور جمعیت علماء ہند کا روزنامہ ''الجمعیت'' دہلی خصوصی طور پر شامل ہیں۔ چوں کہ مودودی صاحب زمانہ طالب علمی ہی سے محمد بن عبدالوہاب نجدی اور مولوی اسمٰعیل دہلوی کے افکار ونظریات سے کافی متأثر تھے۔ (رسائل ومسائل: ج:۱، ص۱۵۴) لہٰذا وہ زمانۂ صحافت میں اور اس سے سبکدوشی کے بعد بھی مسلسل اپنے قلم کی سحر انگیزی کے ذریعہ انھیں گمراہ کن افکار ونظریات کو ایک انوکھے، منفرد انداز میں عام کرتے رہے اور اس طرز پر ان سے کئی رسائل ومضامین اور کتابیں منظر عام پر آئیں۔ بالخصوص ''ترجمان القرآن'' یہ اُن مضامین کا مجموعہ ہے جن کے ذریعہ مودودی صاحب نے عوام الناس کے ذہن

فکر میں اہل سنت و جماعت سے علیٰحدہ ایک نئی جماعت بنانے کی فکر ڈالی۔ یہاں تک کہ اس طرح ۲۶ راگست ۱۹۴۱ء کو جماعت اسلامی کا قیام عمل میں آیا، تقریباً اکتیس سال قیادت کی باگ ڈور سنبھالنے کے بعد خرابیِ صحت کی وجہ سے ۴نومبر ۱۹۷۲ء کو جماعت اسلامی کی سربراہی سے علیٰحدہ ہو گئے۔

مودودی صاحب نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ فتنۂ انکار حدیث اور مسئلۂ قادیانیت کے باعث قید و بند میں گذارا بالآخر ۱۹۷۹ء کو گردے اور قلب میں تکلیف کے سبب ۷۶ ربرس کی عمر پا کر انتقال کر گئے۔

جماعت اسلامی کے مشہور پیشوا

(۱) قاضی حسین احمد (۲) میاں طفیل احمد (۳) سید منور حسن (۴) سراج الحق
(۵) لیاقت بلوچ (۶) پروفیسر خورشید احمد (۷) پروفیسر عبدالغفور (۸) ڈاکٹر محمد کمال
(۹) چودھری محمد اسلم سلیمی وغیرہ۔

جماعت اسلامی کے عقائدِ باطلہ اور اہل سنت کے عقائد حقہ

اب ان کے عقائد باطلہ وفاسدہ پر ایک نظر کریں اور اُن کے عقیدۂ توحید کی ایک خون آلود تصویر ملاحظہ ہو! مودودی صاحب تحریر کرتے ہیں۔

کفریہ عقیدہ (۱)

خدا کی یا غیر خدا کی عبادت دراصل اللہ ہی کی عبادت ہے۔ مودودی صاحب لکھتے ہیں:۔

''انسان خواہ خدا کا قائل ہو یا منکر، خدا کو سجدہ کرتا ہو یا پتھر کو، خدا کی پوجا کرتا ہو یا غیر خدا کی، جب وہ قانون فطرت پر چل رہا ہے اور اس کے قانون کے تحت ہی زندہ ہے تو لامحالہ وہ بغیر جانے بوجھے بلاعمد واختیار، طوعاً وکرہاً خدا ہی کی عبادت کر رہا ہے اور اسی کی تسبیح میں لگا ہوا ہے اور اسی کے سامنے سر بہ سجود ہے''۔
(تفہیمات، ج۱، ص:۵۰)

اس مقام پر مودودی صاحب نے اتنی سخت ٹھوکر کھائی ہے کہ ان کی نخوت فکر شاید ہی انہیں پلٹنے کا موقع دے۔ انھوں نے تسبیح اور عبادت دونوں کو ایک ہی مفہوم میں استعمال کیا ہے۔ حالانکہ دونوں کے مفہوم میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔ جس کی صراحت ''دستور العلماء، تلویح، کتاب التعریف للجرجانی'' وغیرہ میں کردی گئی ہے۔ علاوہ ازیں ظاہر ہے کہ کفر وانکار اور پتھروں کے آگے سجدہ ریز ہونے کی حالتوں میں خدا کی تعظیم وخوشنودی کا قطعاً کوئی تصور نہیں ہوسکتا۔ اس لیے بت پوجنے والے، پتھروں کے آگے سجدہ کرنے والے اور خدا کے ساتھ کفر کرنے والے کے متعلق یہ کہنا ہرگز صحیح نہیں ہے کہ وہ ان حالتوں میں بھی خدا کی عبادت

کر رہا ہے۔ جس طرح دو ضدوں کا جمع ہونا محال ہے بالکل اسی طرح اس کا صحیح ہونا بھی قطعاً ناممکن ہے۔

اس کے علاوہ بھی مودودی صاحب کا یہ نظریہ قرآن کریم کی ان بے شمار آیتوں کے برخلاف ہے، جن میں مشرکین اور بتوں کے پرستاروں کے متعلق برملا کہا گیا ہے کہ وہ خدا کی عبادت نہیں کرتے، شیطان کی عبادت کرتے ہیں، انہوں نے اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود ٹھہرالیا۔ اور سورۂ کافرون میں تو بار بار اُسی مفہوم کی تکرار ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ ﴿قل یایھا الکافرون ° لا اعبد ما تعبدون ° ولا انتم عبدون ما اعبد °﴾ (ترجمہ) تم فرماؤ اے کافرو! نہ میں پوجتا ہوں جو تم پوجتے ہو اور نہ تم پوجتے ہو جو میں پوجتا ہوں۔

(پارہ: ۳۰، سورۂ کافرون، آیت: ۱، ۲، ۳)

بقول مودودی کے، اگر بت کا پجاری بھی خدا ہی کا عبادت گزار ہے تو قرآن نے اتنی شدت کے ساتھ اس کا انکار کیوں کیا؟

بہر حال یہ فن بھی کچھ کم حیرت انگیز نہیں ہے کہ ایک ہی جنبش قلم میں مودودی صاحب نے توحید وایمان کی کایا ہی الٹ کر رکھدی ہے اور روشنائی کے صرف ایک قطرہ سے تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاے کرام علیہم السلام کی پوری تاریخ مسخ کر ڈالی ہے۔ اور اس کے آگے نگاہ پر بوجھ نہ ہو تو موصوف کے ذہن رسا کا ایک اور عبرت ناک تماشا آپ کے سامنے پیش کروں۔

یہاں تو مودودی صاحب نے عبادت وتوحید کے مفہوم میں اتنی وسعت پیدا کردی ہے کہ شرک کو عبادت، بت پرستی کو خدا پرستی اور مشرک کو خدا کا بندۂ پرستار مانتے ہوئے بھی نہ ان کا عقیدۂ توحید مجروح ہوا ہے اور نہ عبادت کے مفہوم پر کوئی حرف آیا ہے۔ لیکن یہی مودودی صاحب انبیا اور اولیا کے ان عقیدت مند مسلمانوں کو (جو ظاہر سے باطن تک زندگی کے تمام مراحل میں مومن ہیں، موحد ہیں، عابد ہیں، کلمہ گو ہیں) بے دریغ مشرک سمجھتے ہیں مودودی کی نظر میں نہ ان کا کلمہ، کلمہ ہے نہ ان کی عبادت، عبادت ہے، نہ ان کی توحید، توحید ہے اور نہ ان کا اسلام، اسلام ہے۔ ذرا فکر کی نیرنگی ملاحظہ فرمایئے کہ کوئی مشرک ہو کر بھی خدا کا بندۂ پرستار ہے اور وہ خدا کا بندۂ پرستار ہو کر بھی مشرک ہے یعنی کوئی مشرک ہو کر بھی مشرک نہیں اور وہ مومن ہو کر بھی مشرک ہے۔ ثبوت کے لیے موصوف کی مندرجۂ ذیل عبارتیں ملاحظہ فرمایئے:۔

کفریہ عقیدہ (۲)

انبیا علیہم السلام کی تعلیم کے اثر سے لوگ خدائی کے قائل ہو کر بھی مشرک ہیں۔ مودودی صاحب لکھتے ہیں:۔

''انبیا علیہم السلام کی تعلیم کے اثر سے جہاں لوگ اللہ واحد وقہار کی خدائی کے قائل ہوگئے۔ وہاں سے خداؤں کی دوسری اقسام تو رخصت ہوگئیں مگر انبیا، اولیا، شہدا، صالحین، مجاذیب، اقطاب، ابدال، علما مشائخ اور ظل اللّٰہوں کی خدائی

پھر بھی کسی نہ کسی طرح عقائد میں اپنی جگہ نکالتی ہی رہی۔ جاہل دماغوں نے مشرکین کے خداؤں کو چھوڑ کر ان نیک بندوں کو خدا بنالیا جن کی ساری زندگیاں بندوں کی خدائی ختم کرنے اور صرف اللہ کی خدائی ثابت کرنے میں صرف ہوئی تھیں''۔ (تجدید واحیاے دین، ص ۱۳)

آگے چل کر پوری وضاحت کے ساتھ اس مشرک طبقے کی نشان دہی ان الفاظ میں کی گئی ہے، ملاحظہ ہو۔

''ایک طرف مشرکانہ پوجا پاٹ کی جگہ فاتحہ، زیارات، نیاز، نذر، عرس، صندل، چڑھاوے، نشان، علم، تعزیے اور اسی قسم کے دوسرے مذہبی اعمال کی ایک نئی شریعت تصنیف کر لی گئی''۔ (تجدید، ص: ۱۳، ۱۴)

دوسرے مقام پر اس سے بھی زیادہ وضاحت کے ساتھ گل افشانی فرماتے ہیں:۔

''جاہلیت مشرکانہ نے عوام پر حملہ کیا اور توحید کے راستے سے ہٹا کر ان کو ضلالت کی بے شمار راہوں میں بھٹکا دیا۔ ایک صریح بت پرستی، تو نہ ہو سکی باقی کوئی قسم شرک کی ایسی نہ رہی جس نے ''مسلمان'' میں رواج نہ پایا ہو۔ پرانی جاہلی قوموں کے جو لوگ اسلام میں داخل ہوئے تھے وہ اپنے ساتھ بہت سے مشرکانہ تصورات لیے چلے آئے اور یہاں ان کو صرف اتنی تکلیف کرنی پڑی کہ پرانے معبودوں کی جگہ بزرگان اسلام میں سے کچھ معبود تلاش کریں، پرانے معبودوں (بتوں) کی جگہ مقابر اولیا سے کام لیں اور پرانی عبادات کی رسموں کو بدل کر نئی رسمیں ایجاد کر لیں''۔ (تجدید واحیاء، ص ۲۵)

بدمست شرابی کی طرح قلم کی آوارگی ملاحظہ فرمائیے! بہتان وافترا کو واقعہ کا جامہ پہنا دینا اگر کوئی ہنر ہے تو میں اعتراف کرتا ہوں کہ مودودی صاحب اس ہنر میں اپنا جواب نہیں رکھتے۔

دنیا کا کون مسلمان ہے جو انبیا و اولیا کو اپنا معبود سمجھتا ہے اور اصنام (بتوں) کی جگہ قبروں کی پرستش کرتا ہے۔ اس طرح کا کوئی فرضی مسلمان مودودی صاحب کی دنیائے خیال میں ہو تو ہو، واقعات کی دنیا میں ہرگز نہیں ہے۔ خدا کا محبوب ومقرب بندہ سمجھ کر بزرگوں کے مقابر کی زیارت و روحانی استفاضہ اور مقدس ہستیوں کے آثار کا تحفظ اگر موصوف کے تئیں بت پرستی ہے تو میں عرض کروں گا کہ ذرا پیچھے پلٹ کر دیکھئے! یہ جاہلیت مشرکانہ کی نہیں خود عہد اسلام کی یادگار ہے۔ خود قرآن نے مقام ابراہیم کو سجدہ گاہ اور صفا و مروہ کو مسعیٰ بنانے کا حکم دے کر تعظیم آثار کے عقیدے پر اپنی مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔

پھر جن مزارات ومقابر کو مودودی صاحب صنم خانہ (بت خانہ) سے تعبیر کرتے ہیں۔ ان کے متعلق پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ آئے کہاں سے؟ ظاہر ہے کہ روضۂ رسول پاک ﷺ ہو یا مزارات اہل بیت وصحابہ، اولیاے عرب کے مقابر شریفہ یا عجم کے یہ کچھ آج نہیں بنا لیے گئے ہیں بلکہ عہد صحابہ سے لے کر ائمۂ مجتہدین

،مشائخ ومحدثین اور فقہاے اسلام کے دور تک جس دن کسی مقرب خداوندی کو سپرد خاک کیا گیا اسی دن سے اس کے مدفن کی حفاظت شروع ہوگئی۔اس کی تربت (مزار) کے نشانات کو باقی رکھنے کے لیے ارد گرد صالحین کا پہرہ بیٹھ گیا، یہاں تک کہ اس مزار کی رونق وآبادی کا اہتمام قرن اول سے شروع ہوکر بعد میں آنے والے صلحاے امت تک ہر قابل اعتماد دور میں ہوتا رہا۔

عمائد اسلام کی مربوط، مسلسل ،اور متوارث جد وجہد کے بعد کہیں جا کر آج ہمیں عہد قدیم کے ایک مزار کی زیارت نصیب ہوئی ۔اگر یہ زیارت اور روحانی استفاضہ بت پرستی تھی تو بتایا جائے کہ چودہ سو برس کی طویل مدت تک اس مزار کو باقی رکھنے کے لیے ایک عظیم اہتمام کا مقصد کیا تھا؟

کروڑوں مقابر اہل اسلام کی طرح اس کے نشانات بھی مٹ گئے ہوتے تو شوق عقیدت کا یہ سارا ہنگامہ وجود ہی میں نہ آتا۔اس لیے ماننا پڑے گا کہ اللہ والوں کا مزار چودہ سو برس کی اسلامی روایات کا ایک محفوظ اور قابل فخر سرمایہ ہے۔جو ان روایات پر زبان طعن دراز کرتا ہے وہ پوری تاریخ اسلام سے نہ صرف دنیا کو بدگمان کرنا چاہتا ہے بلکہ یہ باور کرانا چاہتا ہے کہ ان سارے ادوار میں توحید خالص کے اقتدار کا ایک دور بھی اسلام پر نہیں گزرا ہے۔

پھر ''جاہلیت مشرکانہ'' کہہ کر اگر ان روایات پر جو حملہ آور ہوتا ہے۔اس کا حملہ عوام پر نہیں خواص پر ہے۔دینی تاریخ کے لاکھوں بکھرے ہوئے اوراق پر آج بھی ائمۂ حق اور اسلام کے مقتدر پیشواؤں کی یہ تھکا دینے والی طویل فہرست ہمارے سامنے موجود ہے۔جنہوں نے مزارات انبیا واولیا کی زیارتیں کیں اور ان سے روحانی استفاضہ کیا۔

اگر اسی کا نام شرک ہے تو یہ ماننا پڑیگا کہ اسلامی تاریخ کے تمام طبقات کو مشرک تسلیم کرنے کی بہ نسبت یہ تسلیم کرنا زیادہ آسان اور قرین عقل ہے کہ مودودی صاحب کا ذہن ہی مشرک ساز اور کافر گر ہے۔ایک انسان یا چند انسانوں کی فکری گمراہی ممکن ہے لیکن کروڑوں انسانوں کی مسلسل ،متوارث اور مربوط گمراہی کا تصور نہیں کیا جاسکتا۔اور پھر مودودی صاحب جنہوں نے ماضی کے اشخاص سے اپنا رشتۂ اعتماد منقطع کرلیا ہے وہ ان کی دینی حیثیت مجروح کرنے کے لیے اس سے بھی زیادہ کوئی سنگین الزام تراش لیں تو ان سے بعید ہی کیا ہے۔وہ قطعاً ایسا کرسکتے ہیں بلکہ کرتے رہتے ہیں۔

لیکن جو لوگ کہ ''ماضی کے اشخاص'' پر مکمل اعتماد کرتے ہیں اور رسالت کے فیضان سے بہرہ مند ہونے کے لیے انھیں درمیان کی ایک لازمی کڑی سمجھتے ہیں وہ ہرگز اس طرز فکر کو برداشت نہیں کرسکتے ۔کیا

اب بھی جماعت اسلامی کے لوگ سادہ لوح مسلمانوں کو یہ کہہ کر دھوکا دے سکیں گے کہ ہمارے یہاں عقائد کی جنگ نہیں لڑی جاتی اور ہم کسی فرقے کی دل آزاری نہیں کرتے؟

اب آگے دیکھئے! ایں حضرت قبلہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی نہیں چھوڑا اور ان کی عظمت شان کو کیسے ملیا میٹ کرنے کی ناپاک کوشش کی۔ کہتا ہے کہ

''یہ کیا بات ہوئی کہ ایک ملنگ ہاتھ میں لاٹھی لیے کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ میں رب العلمین کا رسول ہوں''

(ترجمان القرآن، ص:۳۴، مئی ۶۵ء۔ بحوالہ: آئینۂ مودودی، ص:۲)

مودودی صاحب نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے کہا کہ آپ ملنگ ہیں۔ اس کے جواب میں علمائے ذوی الاحترام ارشاد فرماتے ہیں کہ ''نبی کی تعظیم فرض عین بلکہ اصل تمام فرائض ہے کسی نبی کی ادنیٰ توہین یا تکذیب کفر ہے اور قرآن کریم بھی اس کا شاہد ہے:۔

رب تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ﴿انا ارسلنٰك شاهدا ومبشرا ونذيرا ° لتؤمنوا بالله ورسوله وتعزروه وتوقروه وتسبحوه بكرة واصيلا °﴾ (ترجمہ) بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر وناظر اور خوشی اور ڈر سناتا تاکہ اے لوگو! تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو اور صبح وشام اللہ کی پاکی بولو۔

(پارہ:۲۶، سورۂ فتح، آیت:۸،۹)

مودودی صاحب کی مذکورہ عبارت سے یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کو تسلیم نہیں کرتے حالانکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نبی ہونے، مبعوث کئے جانے اور آپ کو کتاب (توریت) دیے جانے پر قرآن خود شاہد ہے اور ۱۶ر مقامات پر اس مفہوم والی آیتیں موجود ہیں جن میں سے ایک آیت مبارکہ یہ بھی ہے ﴿واذ وعدنا موسٰی اربعين ليلة﴾ قرآن تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نبی و رسول ہونے کی صراحت کر رہا ہے اور مودودی صاحب ہیں کہ مانتے ہی نہیں۔ جس کی بنا پر علمائے حق ارشاد فرماتے ہیں کہ

"وكذلك كافر من انكر القرآن او حرفاً منه اوغير شيئاً منه اوزاد منه" (ترجمہ) جو قرآن عظیم یا کسی حرف کا انکار کرے یا اس میں کچھ بدلے یا اس موجودہ قرآن میں کچھ زیادہ بتائے تو وہ کافر ہے۔ (شفا، ج:۲، ص:۲۸۹)

اس کے علاوہ مودودی صاحب کے عقائد میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ انبیائے کرام علیہم السلام کو گناہ گار ہی نہیں بلکہ شرک کا مرتکب بھی سمجھتے ہیں۔ (ماخوذ از: جماعت اسلامی مصنفہ: علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ)

کفریہ عقیدہ (۳)

حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ایک بہت بڑا گناہ ہو گیا تھا۔ مودودی صاحب لکھتے ہیں:۔

''نبی ہونے سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ایک بہت بڑا گناہ ہو گیا تھا'' (رسائل ومسائل، ج:۱، ص:۲۱)

حضرت ابراھیم علیہ السلام سے شرک کا ارتکاب۔

''جب حضرت ابراھیم علیہ السلام نے تارے کو دیکھ کر کہا کہ یہ میرا رب ہے اور جب چاند اور سورج کو دیکھ کر انھیں اپنا رب کہا تو کیا اس وقت عارضی طور پر، ہی سہی، وہ شرک میں مبتلا نہ ہوگئے تھے؟'' (استفہام تقریری)
(تفہیم القرآن: ج:۱،ص:۵۵۸)

اور قرآن تو یہ کہتا ہے کہ انبیاے کرام معصوم ہیں۔

چنانچہ قرآن میں ہے ﴿لا یعصون اللّٰہ ماامرھم و یفعلون ما یؤمرون﴾ (ترجمہ) وہ اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو انہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں۔ (پارہ ۲۸، سورۂ تحریم، آیت ۶)

اِس آیت کی تفسیر الحبائک فی اخبار الملائک میں ہے:"واتفق ائمة المسلمین ان حکم المرسلین منھم حکم النبیین سواء فی العصمة " (ترجمہ) تمام ائمۂ مسلمین کا اس پر اتفاق ہے کہ عصمت کے معاملہ میں رسل ملائکہ کا حکم انبیا کے حکم کے برابر ہے۔ (الحبائک فی اخبار الملائک، ص۸۲، بحوالہ: بہار شریعت ج ۱، ص ۳۸)

تفسیر روح البیان میں ہے:۔"واعلم ان العلماء قالوا ان الانبیاء علیھم الصلوة والسلام معصومون " (ترجمہ) علما فرماتے ہیں کہ انبیا معصوم ہیں۔ (روح البیان: ج:۸، ص:۴۵)

الحدیقۃ الندیہ میں ہے:۔"الانبیاء والرسل علیھم السلام کلھم مبرؤ ن عن الکفر باللّٰہ تعالیٰ وعن الکذب مطلقا ای قبل النبوۃ وبعدھا العمد من ذلك والسھو والکذب علی اللّٰہ تعالیٰ وعلی غیرہ فی الامور الشرعیة والعادیة ومبرؤن عن الکبائر من الذنوب وعن الصغائر منھا ایضا "(ترجمہ) تمام انبیاے کرام قبل نبوت اور بعد نبوت عمدًا اور سہواً کفر، مطلقا کذب اور تمام چھوٹے بڑے گناہوں سے معصوم ہیں۔ (الحدیقۃ الندیہ: ج:۱، ص:۲۸۸)

لہٰذا اہل سنت و جماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ ''انبیاے کرام علیہم السلام شرک و کفر اور ایسے امر سے جو خلق کے لیے باعث نفرت ہو جیسے کذب و خیانت و جہل وغیرہا صفات ذمیمہ سے، نیز ایسے افعال سے جو وجاہت اور مروت کے خلاف ہیں قبل نبوت و بعد نبوت بالاجماع معصوم ہیں اور کبائر سے بھی مطلقاً معصوم ہیں اور حق یہ ہے کہ تعمد صغائر سے بھی قبل نبوت و بعد نبوت معصوم ہیں''۔ (بہار شریعت: ج:۱، ص:۳۹)

کفریہ عقیدہ (۴)

یونس علیہ السلام سے فریضۂ رسالت میں کوتاہی ہوئی۔ مودودی صاحب لکھتے ہیں:۔

''تاہم قرآن کے ارشادات اور صحیفۂ یونس کی تفصیلات پر غور کرنے سے اتنی بات معلوم ہوتی ہے کہ حضرت یونس سے فریضۂ رسالت کی ادائیگی میں کچھ کوتاہیاں ہوگئی ہیں''۔ (تفہیم القرآن، سورۂ یونس، ج ۲، حاشیہ ص ۳۱۲۔ بحوالہ: آئینۂ مودودی: ص:۳)

جب کہ قرآن نے تو اس کی صراحۃً مخالفت فرمائی ہے:۔

﴿یایھاالرسول بلغ ماانزل الیك من ربك وان لم تفعل فما بلغت رسالته واللّٰه یعصمك من الناس ان اللّٰہ لا یھدی القوم الکافرین﴾ (ترجمہ) اے رسول! پہنچا دو جو کچھ اترا تمہیں تمہارے رب کی طرف سے اور ایسا نہ ہو تو تم نے اس کا کوئی پیام نہ پہنچایا اور اللہ تمہاری نگہبانی کرے گا لوگوں سے بے شک اللہ کافروں کو راہ نہیں دیتا۔ (پارہ:۶، سورۂ مائدہ، آیت:۶۷)

اس آیت کی تفسیر میں صاحب تفسیر جامع لاحکام القرآن فرماتے ہیں:۔"دلت الایة علی رد قول من قال ان النبی ﷺ کتم شیئا من امر الدین تقیة وعلی بطلانه" (ترجمہ) یہ آیت کریمہ اس شخص کے قول کی تردید کررہی ہے جس نے یہ کہا کہ نبی کریم ﷺ نے دین کے معاملہ میں سے خوف کے سبب کچھ چھپایا۔ (الجامع لاحکام القرآن، ج۳، الجزء الثانی، ص:۱۴۵)

المعتمد المستند میں ہے:۔"وتجویز التقیة علیھم فی التبلیغ کما تزعمه الطائفة الشقیة ھدم لاساس الدین وکفر وضلال مبین" (ترجمہ) انبیا علیہم السلام پر فریضۂ تبلیغ رسالت میں کوتاہی کو جائز ثابت کرنا جیسا کہ ایک بدبخت جماعت اس کا گمان کرتی ہے دین کی بنیاد کو ڈھانا ہے اور یہ کفر، صریح گمراہی ہے۔
(المعتمد المستند، ص۱۱۴)

لہٰذا اس باب میں ہم اہل سنت وجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیا علیہم السلام پر بندوں کے لیے جتنے احکام نازل فرمائے ہیں انہوں نے وہ سب پہنچا دیئے جو یہ کہے کہ کسی نبی نے کچھ چھپا رکھا، تقیۃً یعنی خوف کی وجہ سے یا اور کسی وجہ سے نہ پہنچایا، کافر ہے احکام تبلیغیہ میں انبیا سے سہو ونسیان محال ہے۔
(بہار شریعت، ج۱، ص۴۰)

جماعت اسلامی کی چند مشہور گمراہ کن کتابیں

(۱) تفہیم القرآن (۲) تفہیمات (۳) رسائل ومسائل (۴) تنقیحات
(۵) تجدید واحیاے دین (۶) بناؤ اور بگاڑ (۷) خلافت وملوکیت (۸) الجہاد فی الاسلام
(۹) سیرت سرور عالم (۱۰) پردہ (۱۱) اسلامی تہذیب اور اس کے اصول ومبادی

جماعت اسلامی کی چند گستاخانہ عبارتیں بلا تبصرہ پیش خدمت ہیں:۔

(۱) "ہر شخص خدا کا عبد ہے مومن اور کافر بھی جس طرح ایک نبی اسی طرح شیطان رجیم بھی"
(رسائل ومسائل، ص۳۱، مطبوعہ بار دوئم ۱۹۵۴ء، بحوالہ آئینہ مودودی، ص۲)

(۲) ’’یہ قانون جو ریگستان کے ان پڑھ چرواہے نے دنیا کے سامنے پیش کیا‘‘ (پردہ، ص ۱۵ بحوالہ آئینہ مودودی، ص ۳)

(۳) ’’تم کچھ نہیں جانتے تھے کہ کتاب اللہ کیا ہوتی ہے اور ایمان کیا ہوتا ہے‘‘ (رسائل ومسائل، ص ۲۶ بحوالہ آئینہ مودودی، ص ۴)

(۴) ’’یہ روایت بالعموم اس طرح بیان کی جاتی ہے میرے اصحاب ستاروں کے مانند ہیں ان میں سے جس کی بھی اقتدا کرو گے راستہ پاؤ گے اگر چہ اصول فقہ کی کتابوں میں اس کا جا بجا ذکر کیا جاتا ہے لیکن میرے علم میں کوئی ایک صوفی یا فقیہ بھی ایسا نہیں ہے جس نے اس روایت سے صحابی کے قول وفعل کو مطلقاً حجت ثابت کرنے کی کوشش کی ہو‘‘ (ترجمان القرآن، نومبر ۱۹۶۳ بحوالہ آئینہ مودودی، ص ۵)

(۵) ’’احادیث پر ایسی چیز کی بنا نہیں رکھی جا سکتی جسے مدار کفر وایمان قرار دیا جائے احادیث چند انسانوں سے چند انسانوں تک پہنچ آئی ہیں جن سے حد سے حد اگر کوئی چیز حاصل ہوتی ہے تو وہ گمان صحت ہے نہ علم الیقین‘‘ (ترجمان القرآن، مارچ، تا، جون ۱۹۴۵ بحوالہ آئینہ مودودی، ص ۷)

(۶) ’’سیاسی لیڈر ہوں یا علمائے دین ومفتیان شرع متین دونوں قسم کے رہنما اپنے نظریہ اور اپنی پالیسی کے لحاظ سے یکساں گم کردہ راہ ہیں دونوں راہ حق سے ہٹ کر تاریکیوں میں بھٹک رہے ہیں‘‘۔
(سیاسی کشمکش، ج ا، ص ۷۷ بحوالہ آئینہ مودودی، ص ۹)

(۷) تو مجھے ان (نظر ونیاز فاتحہ وایصال ثواب) کے حرام وگناہ ہونے بلکہ عقیدۂ توحید کے خلاف ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔ (رسائل ومسائل، ج ۲، ص ۲۷۹)

(۸) مختصراً یہ بات اصولی طور پر سمجھ لیجئے کہ نبی کی معصومیت فرشتے کی سی معصومیت نہیں ہے کہ اسے خطا اور غلطی اور گناہ کی قدرت ہی حاصل نہ ہو۔ (رسائل ومسائل، ج ا، ص ۲۲)

ان عقائد کے علاوہ اور بھی بہت سے ان کے ایسے عقائد ہیں جن پر کفر کا فتویٰ دیا گیا ہے مگر یہاں ان کے بیان کرنے کی گنجائش نہیں۔

رب رؤف ورحیم اپنے اچھوں کے صدقے اچھی سمجھ اور اچھی فکر عطا فرمائے اور ایمان پر خاتمہ نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

جماعت اسلامی کے متعلق حکم شرع

’’مودودی کی تالیفات فقیر کے مطالعے سے نہیں گزریں۔ کچھ روز ہوئے ایک صاحب میرے پاس اس کی ایک تالیف خطبات کا ایک نمبر لائے تھے میں نے اسے بغور مطالعہ کیا اور اس نتیجہ پر پہونچا کہ اس کا دعوی تو اسلام کی تبلیغ واشاعت اور ترقی ہے مگر حقیقت میں اس کی تحریک اسلام میں رخنہ اندازی اور

تفریق بین المسلمین اور کفر سازی اور کافر گری ہے وہ اسلام کے معنیٰ ہی جدا بتاتا ہے اور اس طرح عامۃ المسلمین کو مسلمان نہیں سمجھتا مسلمان کے بچے جو ابھی سن شعور کو نہ پہنچے ہوں وہ انہیں مسلمان نہیں جانتا وہ اسلام کے دین فطرت ہونے سے منکر ہے جاہل کو وہ مسلمان نہیں سمجھتا یہی نہیں بلکہ جہالت کے ساتھ مسلمان ہونا ہی ناممکن بتاتا ہے اس کی تصریحات اس کی تاویل کا دروازہ قطعاً بند کرتی ہیں کہ اس کی مراد علم سے معرفت الٰہی اور جہل سے جہل باللہ ہے۔ بالجملہ مودودی اور اس کی تحریک سے مسلمانوں کو دور و نفور رہنا لازم ہے وہ اور اس کی تحریک مسلمانوں کے حق میں سخت خطرناک ہے اس کی یہ تحریک کوئی تحریک نہیں ہے یہ وہی پُرانی خارجیت ہے جو نئے نئے روپ اختیار کر چکی، نئے نئے رنگ سے ظاہر ہو چکی اور چولے بدلتی رہی ہے اور یہ وہی تحریک وہابیت ہے جو نجد وغیرہ میں ابن عبدالوہاب نجدی نے پیدا کی مودودی نے اسی تحریک کو اب نئے رنگ سے نئے عنوانوں کے ساتھ پھیلایا ہے یہ اپنے پیش رو محرکین کا پورا مقلدِ جامد ہے اسی لیے غیر مقلدیت کو بھی نوازا ہے۔ بنظر غور و کامل اس کی تحریک کو دیکھنے والا یہ سب کچھ دیکھ رہا ہے عمل کو جز وایمان ٹھہرانا اس کا کوئی نیا امتیاز نہیں ہے وہی پُرانی خارجیت ہے سائل فاضل نے مودودی اور اس کی تحریک کی نسبت جو سمجھا اور لکھا ہے وہ صحیح ہے''۔

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم۔ فقیر مصطفیٰ رضا قادری غفرلہٗ ۲۳؍رجب ۱۳۷۷ء (مودودی جماعت کیا ہے، ص ۸۹،۹۰)

☆☆☆☆☆

چوتھا باب

قادیانی جماعت

از:- محمد فیصل رضوی
(طالب دورۂ حدیث)

قادیانی جماعت کا مختصر تعارف

تیرہویں صدی ہجری کے آخر اور چودہویں صدی ہجری کے شروع میں کئی نام نہاد اسلامی تحریکوں نے متحدہ ہندوستان میں جنم لیا، انہیں تحریکوں میں سب سے زیادہ شاطر، دہشت پسند اور اپنے مشن میں فعال ومنظّم ''قادیانی فرقہ'' ہے۔ کیونکہ اسے اسلام دشمن قوتوں کی پشت پناہی بلکہ بھرپور تعاون حاصل ہے۔ جیسا کہ خود بانیِ جماعت مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریز کمشنر کے نام لکھے ہوئے ایک خط میں برملا اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ قادیانیت انگریزوں کا لگایا ہوا پودہ ہے اور انہیں کی کوششوں کے نتیجے میں اس کا وجود ہوا ہے۔ خط کا متن یہ ہے:۔

''حکومت سے امید ہے کہ وہ اس جماعت (قادیانی) کے ساتھ پوری دور اندیشی' احتیاط' تحقیق اور رعایت کا معاملہ کرے گی، جو اس کی خود کاشتہ جماعت اور ایک کارنامہ ہے اور حکومت اپنے کارندوں کو تاکید کرے گی کہ وہ میرے ساتھ اور میری جماعت کے ساتھ خصوصی مہربانی اور غیر معمولی رعایت سے پیش آئیں۔''

(تبلیغ الرسالہ، ج ۷، ص ۱۹، ۲۰۔ بحوالہ: قادیانیت اور تحریک تحفظ ختم نبوت، ص ۴۴، ۴۵)

مرزا قادیانی کے قلم سے انگریزوں کی قصیدہ خوانی اور مسلمانوں پر غیظ وغضب کا انداز دیکھیے:۔

''ہم اپنی معزز گورنمنٹ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم اس گورنمنٹ کے اسی طرح مخلص اور خیر خواہ ہیں جس طرح ہمارے بزرگ، ہمارے ہاتھ میں بجز دُعا کے اور کیا ہے؟ سو ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اس گورنمنٹ کو ہر ایک شر سے محفوظ رکھے اور اس کے دشمن (جو مسلمان تھے) کو ذلت کے ساتھ پسپا کرے، خدا تعالیٰ ہم پر محسن گورنمنٹ کا شکریہ ایسا ہی فرض کیا ہے جیسا کہ اس کا شکر کرنا سو اگر ہم اس محسن گورنمنٹ کا شکر ادا نہ کریں یا کوئی شر اپنے ارادہ میں رکھیں تو ہم نے خدا تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہ کیا کیونکہ خدا تعالیٰ کا شکر اور محسن گورنمنٹ کا شکر جس کو خدائے تعالیٰ اپنے بندوں کو بطور نعمت کے عطا کر دے درحقیقت یہ دونوں ایک ہی چیز ہیں اور ایک دوسرے سے وابستہ ہیں اور ایک کے چھوڑنے سے دوسرے کا چھوڑنا لازم آجاتا ہے۔ بعض احمق اور نادان سوال کرتے ہیں کہ اس گورنمنٹ سے جہاد کرنا درست ہے یا نہیں؟ سو یاد رہے کہ یہ سوال ان کا نہایت حماقت کا ہے کیونکہ جس کے احسانات کا شکر عین فرض اور واجب ہے اس سے جہاد کیسا؟ میں سچ کہتا ہوں کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے سو میرا مذہب جس کو بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں ایک خدا کی اطاعت کریں دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم

کیا ہو جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو سو وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے۔"
(شہادۃ القرآن،ص ۳۔ بحوالہ: امتیاز حق و باطل: ص ۱۲۸، ۱۲۹)

اور ایک دوسری جگہ یوں رقم طراز ہے:۔

"مجھ سے سرکار انگریزی کے حق میں جو خدمت ہوئی وہ یہ تھی کہ میں پچاس ہزار کے قریب کتابیں اور رسائل اور اشتہارات چھپوا کر اس ملک اور نیز دوسرے بلاد اسلام میں اس مضمون کے شائع کیے کہ گورنمنٹ انگریزی ہم مسلمانوں کی محسن ہے، لہٰذا ہر مسلمان کا یہ فرض ہونا چاہیے کہ اس گورنمنٹ کی سچی اطاعت کرے اور دل سے اس دولت کا شکر گزار اور دعا گو رہے۔ اور یہ کتابیں میں نے مختلف زبانوں یعنی اردو، فارسی، عربی میں تالیف کر کے اسلام کے تمام ملکوں میں پھیلا دیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لاکھوں انسانوں نے جہاد کے لیے وہ غیظ چھوڑ دیے جو نافہم ملاؤں کی تعلیم سے ان کے دلوں میں تھے"۔
(ستارہ قیصرہ،ص ۳۔ بحوالہ: امتیاز حق و باطل: ص: ۱۲۹، ۱۳۰)

مذکورہ بالا عبارات کے مدنظر انگریزوں سے جو عقیدت، محبت، ہمدردی اور غم گساری ظاہر ہے اس پر تبصرہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیا ایسا شخص قوم و ملت اور اسلام کا خیر خواہ ہوسکتا ہے؟ فیصلہ تو قارئین کرام کے ہاتھوں ہے ہمیں تو بس اتنا کہنا ہے کہ فیصلہ آپ جو بھی چاہے کریں مگر آپ کے ہاتھ سے عدل وانصاف کا دامن چھوٹنے نہ پائے۔

جھوٹے مدعیان نبوت کے بارے میں خود حضور ﷺ کی پیشین گوئی

حدیث شریف میں ہے:۔"انه سيكون في امتي ثلاثون كذابون كلهم يزعم انه نبي وانا خاتم النبيين لانبي بعدي" (ترجمہ) میری امت میں ۳۰ رجھوٹے مدعیان نبوت پیدا ہوں گے ان میں سے ہر ایک یہ دعوی کرے گا کہ وہ اللہ کا نبی ہے حالانکہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔
(ترمذی شریف: ج:۲،ص:۴۵)

یہ حدیث پاک چند اہم ترین نکتوں پر روشنی ڈال رہی ہے:۔(۱) مخبر صادق ﷺ کی خبر کے مطابق امت میں ایسے افراد ضرور پیدا ہوں گے جو نبوت کا جھوٹا دعوی کریں گے، بلکہ اگر یہ کہا جائے تو غلط نہ ہوگا کہ جھوٹے مدعیان کو دیکھ کر ہمیں اپنے نبی صادق ﷺ کی سچائی کا یقین تازہ ہو جاتا ہے۔(۲) سارے مدعیان نبوت جھوٹے اور کذاب ہوں گے، ان کا دعوی صداقت پر نہیں بلکہ دجل وفریب پر مبنی ہوگا۔ اس خبر کے بعد اب کسی مدعی نبوت کے بارے میں اس کے دعوی کی سچائی کو پرکھنے کی ضرورت نہیں رہ جاتی کیونکہ امت کو

(۳) کسی نئے مدعی نبوت کا جھوٹ فاش کرنے کے لیے پہلے ہی سے معلوم ہے کہ وہ جھوٹا اور کذاب ہے۔ یہ دلیل بہت کافی ہے کہ حضور ﷺ آخری نبی ہیں، خاتم الانبیا ہیں، ان کے بعد اور کوئی نبی نہیں۔ اب اس دلیل کے بعد نہ کسی بحث وحجت کی گنجائش ہے اور نہ یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ نئے مدعی نبوت کے پاس اپنے دعوی کے ثبوت میں کیا دلائل ہیں۔

بوارق لامعہ میں ہے:۔"من ادعى النبوة فى زماننا يصير كافرا ومن طلب منه المعجزة فانه يصير كافرالانه شك فى النص "(ترجمہ) جوکوئی ہمارے زمانے میں نبی ہونے کا دعوی کرے وہ کافر ہے اور جو اس سے معجزہ (دلیل) طلب کرے وہ بھی کافر ہے کیونکہ اس نے نص قطعی (قرآن مجید) میں شک کیا۔
(بوارق لامعہ: ص:۵۸۔ بحوالہ: انوار آفتاب صداقت: ص:۲۵۸)

جماعت قادیانی کا بانی

یہ فرقہ ''مرزا غلام احمد قادیانی'' کی طرف منسوب ہے۔ (اس لیے اس کے نام کے چاروں حصوں کے ساتھ یہ فرقہ موسوم ہے۔ بعض لوگ اس فرقے کو ''مرزائی'' اور بعض ''غلامیہ'' اور بعض ''احمدیہ جماعت'' بھی کہتے ہیں اور زیادہ لوگ اسے ''قادیانی'' کہتے ہیں۔) مرزا غلام احمد قادیانی ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں پیدا ہوا۔ اور ۲۶ رمئی ۱۹۰۸ء م ۲۵ رربیع الآخر ۱۳۲۶ھ کو لاہور میں اس کی موت ہوئی۔

مرزا غلام احمد نے مولوی گل علی شاہ سے علوم مروجہ حاصل کیے اور اپنے والد کے ساتھ انگریزی عدالتوں میں اپنے اجداد (باپ داداؤں) کے بعض دیہات کو دوبارہ حاصل کرنے کے لیے مقدمات میں مشغول رہا۔ انقلاب ۱۸۵۷ء کے وقت اس کی عمر ۱۷ رسال تھی۔ ۱۸۶۶ء میں سیالکوٹ کے گورنر کے دفتر میں بحیثیت کلرک اس کا تقرر ہوا اور تقریباً ۳۰ رسال تک اس ملازمت پر برقرار رہا۔ پھر تصنیف وتالیف کا کام شروع کیا اور سب سے پہلے اپنی کتاب میں مسیحیوں کا رد کیا۔ اس طرح اس نے مسلمانوں کو اپنی طرف متوجہ کرلیا اور بڑی شہرت حاصل کرلی۔ پھر ۱۲۹۸ھ م ۱۸۸۰ء میں اس نے اپنے متبعین کی ایک جماعت تیار کرلی۔ پہلے اس نے دعوی کیا کہ وہ چودھویں صدی کا مجدد ہے اس پر اللہ کی جانب سے الہام ہوتے ہیں۔ پھر ۱۳۰۵ھ م ۱۸۸۷ء میں مسیح موعود ہونے کا دعوی کیا۔ پھر ۱۳۱۸ھ م ۱۹۰۱ء میں نبوت کا دعوی کر بیٹھا۔ اسی کے ساتھ ساتھ یہ بھی دعوی کیا کہ وہ کرشنا ہے (کرشنا ہنود کے ایک معبود کا نام ہے) اور بہت سی ایسی پیشین گوئیاں کیں جسے سن کر ایک مومن کا قلب حیران و پریشان ہو جاتا ہے حد تو یہ ہے کہ اس نے انبیا علیہم السلام کی پاک ومطہر عزتوں پر حملہ کر کے اپنے آپ کو عذاب الیم کا مستحق بنایا۔ (ماخوذ از: فتنوں کا ظہور: ص:۷۰،۷۱)

علماے کرام کا تعاقب:۔ یہ بھی یاد رہے کہ قادیانی دھرم کے پیدا ہوتے ہی عالم اسلام کے عظیم ترین اسکالروں، رہنماؤں خاص کر مفتیان اسلام اور مشائخ عظام نے ۱۹؍ویں صدی عیسوی کے اخیر میں مرزا غلام احمد قادیانی اوراس کے نوایجاد قادیانی دھرم کا تعاقب شروع فرمادیا۔اسے ہر چند راہ راست پر لانے کی کوشش کی گئی مگر تمام کوششیں بے کار ہوگئیں پھر مباحثے،مناظرے اور مباہلے ہوتے رہے لیکن سب بے سود، ۱۳۲۰ھ م ۱۹۰۲ء میں مجدد اعظم امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہٗ نے اپنی کتاب المستند المعتمد شرح المعتقد المنتقد میں مرزا غلام احمد قادیانی سمیت چند ائمہٗ کفر وضلال کے کلمات شنیعہ واقوال کفریہ ذکر کر کے ان پر شرعی حکم نافذ فرمایا اور بتایا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کافر ومرتد، اسلام سے خارج اور جہنمی ہے اور جو اس کے کفر وعذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ پھر اس حکم شرعی کی تصدیق، حرمین شریفین کے تمام مقتدر علماے کرام ومفتیان عظام نے کی۔آج بھی وہ تصدیقی فتویٰ بنام ''حسام الحرمین'' مل سکتا ہے صرف اسی پر بس نہیں بلکہ پشاور سے بنگال تک کے ۲۶۸؍مشہور ومعروف علماے اسلام،مفتیان اعلام اور مشائخ کرام نے مرزا غلام احمد قادیانی کے کفر وارتداد پر فتویٰ دیا اور قادیانیوں کے ساتھ شادی بیاہ، اٹھنا، بیٹھنا، کھانا، پینا، شادی وغمی میں ان کے ساتھ شریک ہونا، ان کی بیمار پرسی وعیادت کرنا سب حرام قرار دیا۔ یہ فتاویٰ ''الصوارم الہندیہ'' کے نام سے شائع ہوئے جو آج بھی دستیاب ہیں۔

قادیانی جماعت کے مشہور پیشوا

(۱) حکیم نورالدین (۲) مرزا بشیرالدین محمود احمد (۳) مرزا ناصر احمد

(۴) مرزا طاہر احمد (۵) مرزا مسرور احمد

قادیانی جماعت کے عقائدِ باطلہ اور اہل سنت کے عقائد حقہ

مرزا قادیانی اور اس کے خلفا نیز قریبی متبعین نے اپنے فرقے کی بنیاد جن اینٹوں پر ڈالی ہے وہ ساری کی ساری اینٹیں ٹیڑھی ہیں یعنی قادیانی فرقہ کی پوری عمارت اول سے آخر تک ٹیڑھی ہے لہٰذا اس کے وہ باطل وکفریہ عقائد ونظریات جن سے مسلمانوں کو اختلاف ہے ان تمام کو پیش کرنا اور ان پر تبصرہ کرنا مشکل ہے اسی لیے اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس کے چند کفریہ عقائد کو پیش کر کے ان پر قرآن وحدیث کی روشنی میں گفتگو کریں گے اور چند کو بلا تبصرہ ذکر کر کے فیصلہ قارئین کے سپرد کردیں گے۔

کفریہ عقیدہ(۱)

قادیانیت کے بانی مبانی مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرت عیسی علیہ السلام کے متعلق لکھا:۔

''خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا، جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اُس نے اِس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا تا یہ اشارہ ہو کہ عیسائیوں کا مسیح کیسا خدا ہے جو احمد کے ادنیٰ غلام سے بھی مقابلہ نہیں کر سکتا یعنی وہ کیسا مسیح ہے، جو اپنے قرب اور شفاعت کے مرتبہ میں احمد کے غلام سے بھی کمتر ہے'' (معاذ اللہ) (معیار: ص:۱۳۔ بحوالہ: بہار شریعت: ج:۱،ص:۱۹۵)

اس عبارت سے دو باتیں ظاہر ہو رہی ہیں:۔

(۱) حضرت سیدنا عیسی مسیح علیہ السلام کی توہین۔

(۲) اپنے آپ کو حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سے افضل بتانا۔

آیئے! ان دونوں باتوں کو قرآن وحدیث کی روشنی میں دیکھتے ہیں کہ یہ صحیح ہیں یا نہیں؟

قرآن مجید میں ہے:۔﴿اذ قالت الملائکة یا مریم ان اللّٰہ یبشرك بکلمة منه اسمه المسیح عیسی ابن مریم وجیها فی الدنیا والاخرة ومن المقربین ۝﴾ (ترجمہ) اور یاد کرو جب فرشتوں نے مریم سے کہا اے مریم! اللہ تجھے بشارت دیتا ہے اپنے پاس سے ایک کلمہ کی جس کا نام ہے مسیح عیسیٰ، مریم کا بیٹا، رودار ہوگا دنیا اور آخرت میں اور قرب والا۔ (پارہ:۳، سورۂ آل عمران، آیت:۴۵)

مذکورہ آیت ہی کے تحت تفسیر طبری میں ہے:۔''قال ابو جعفر :یعنی بقوله﴿وجیها﴾ذا وجه ومنزلة عالیة عنداللّٰہ وشرف و کرامة'' (ترجمہ) حضرت ابو جعفر علیہ الرحمہ نے﴿وجیها﴾ کی تفسیر میں فرمایا اللہ کے نزدیک وجاہت، بلند مرتبہ، شرافت اور بزرگی والا ہے۔ (تفسیر طبری: ج۳،ص۲۷۰۔ بحوالہ: حاشیۂ بہار شریعت، ج۱،ص۵۵)

تفسیر روح البیان میں ہے:۔''واعلم انه قد اجتمعت الامة علی ان الاستخفاف بنبینا وبای نبی کان من الانبیاء کفر سواء فعله فاعل ذلك استحلالا أم فعله معتقدا بحرمته لیس بین العلماء خلاف فی ذلك '' (ترجمہ) جاننا چاہیے کہ امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ ہمارے نبی یا کسی اور نبی کی توہین کرنا کفر ہے چاہے توہین کرنے والا اسے حلال سمجھ کر کرے یا حرام سمجھ کر کرے، اس حکم تکفیر میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ (تفسیر روح البیان، ج:۳،ص:۴۷۵)

پتہ چلا کہ نبی کی کسی بھی طریقہ کی توہین کفر ہے اور ''ذلیل ورسوا کہنا'' سراسر توہین ہے۔

قرآن مجید میں ہے: ﴿وکلا فضلنا علی العالمین﴾ (ترجمہ) اور ہم نے ہر ایک کو اس کے وقت میں سب پر فضیلت دی۔ (پارہ:۷، سورۂ انعام، آیت:۸۶)

تفسیر خازن میں اسی آیت کے تحت ہے:۔"علی عالمی زمانھم ویستدل بھذہ الایة من یقول ان الانبیاء افضل من الملائکة" (ترجمہ) ان کے زمانہ کے لوگوں پر (فضیلت دی) اور اسی آیت سے استدلال کرتے ہیں وہ جو انبیا کو ملائکہ سے افضل مانتے ہیں۔ (تفسیر خازن: ج:۲، ص:۴۰۷)

شرح فقہ اکبر میں ہے:۔"ان الولی لا یبلغ درجة النبی، فما نقل عن بعض الکرامیة من جواز کون الولی افضل من النبی کفر وضلالة والحاد وجھالة" (ترجمہ) بے شک ولی کسی نبی کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا، تو جو کرامیہ فرقہ (ایک گمراہ فرقہ) کے متعلق ولی کو نبی سے افضل بتانا منقول ہے، وہ کفر، گمراہی، بد دینی اور جہالت ہے۔ (شرح فقہ اکبر: ص:۲۱۰)

پتہ چلا کہ مرزا قادیانی کی یہ دونوں باتیں قرآن و اجماع امت کے خلاف ہیں اور ایسا کہنے والے شخص کا حکم آپ نے پڑھ لیا۔

سنی عقیدہ (۱) ''انبیائے کرام تمام مخلوق یہاں تک کہ رسل ملائکہ سے افضل ہیں، ولی کتنا ہی بڑے مرتبہ والا ہو کسی نبی کے برابر نہیں ہوسکتا، جو کسی غیر نبی کو کسی نبی سے افضل یا برابر بتائے وہ کافر ہے۔'' (بہار شریعت، ج۱، ص۴۷)

''نبی کی تعظیم فرض عین بلکہ اصل تمام فرائض ہے کسی نبی کی ادنیٰ توہین یا تکذیب کفر ہے۔'' (بہار شریعت، ج۱، ص۴۷)

کفریہ عقیدہ (۲)

''ایک بادشاہ کے وقت میں چار سو نبی نے اس کی فتح کے بارے میں پیش گوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے اور بادشاہ کو شکست آئی بلکہ وہ اسی میدان میں مر گیا'' (معاذ اللہ) (ازالۂ اوہام، ص ۶۲۹۔ بحوالہ: بہار شریعت، ج:۱، ص:۱۹۴)

اس سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ چار سو انبیائے کرام اپنی خبر میں جھوٹے ثابت ہوئے یعنی مرزا قادیانی کے عقیدہ کے مطابق انبیا نے جھوٹ کہا۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ یہ عقیدہ قرآن و تفاسیر کے موافق ہے یا مخالف؟

قرآن مجید میں ہے:۔﴿کذبت قوم نوح المرسلین﴾ (ترجمہ) نوح کی قوم نے پیغمبروں کو جھٹلایا۔ (پارہ۱۹، سورۂ شعراء، آیت۱۰۵) ﴿کذبت عاد المرسلین﴾ (ترجمہ) قوم عاد نے رسولوں کو جھٹلایا۔ (پارہ۱۹، سورۂ شعراء، آیت۱۲۳)

شفا شریف میں ہے:۔"من دان بالوحدانیة وصحة النبوة ونبوة نبینا ﷺ ولکن جوز علی الانبیاء الکذب فی ما اتوا بہ ادعی فی ذلک المصلحة بزعمہ او لم یدعھا فھو کافر

باجماع"۔ (ترجمہ) جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، نبوت کی حقانیت، ہمارے نبی ﷺ کی نبوت کا اعتقاد رکھتا ہو اور ساتھ ہی انبیا علیہم السلام پر ان کی باتوں میں کذب (جھوٹ) جائز مانے خواہ بذات خود اس میں کسی مصلحت کا دعویٰ کرے یا نہ کرے ہر طرح بالاتفاق کافر ہے۔ (شفا شریف: ج:۲، ص:۲۸۳، ۲۸۴)

مندرجۂ بالا دلائل سے چند چیزیں ثابت ہوئیں (۱) ایک نبی کو جھٹلانا سب نبیوں کو جھٹلانا ہے۔ (۲) انبیا کو جھٹلانا یہ کفار کا طریقہ ہے۔ (۳) جو نبی کو کسی بات میں جھوٹا کہے یا اس کے لیے جھوٹ کو جائز مانے وہ بالاجماع کافر ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ عقیدہ قرآن و اجماع امت کے خلاف ہے اور یہ کفریہ عقیدہ ہے۔

سنی عقیدہ (۲) ''انبیا علیہم السلام شرک و کفر اور ہر ایسے امر سے جو خلق کے لیے باعث نفرت ہو جیسے کذب و خیانت و جہل وغیرہا صفات ذمیمہ سے نیز ایسے افعال سے جو وجاہت و مروت کے خلاف ہیں قبل نبوت اور بعد نبوت بالاجماع معصوم ہیں اور کبائر سے بھی مطلقاً معصوم ہیں اور حق یہ ہے کہ تعمد صغائر سے بھی قبل نبوت اور بعد نبوت معصوم ہیں'' (بہار شریعت، ج۱، ص۳۹)

کفریہ عقیدہ (۳)

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے متعلق مرزا قادیانی لکھتا ہے:۔

''عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں، حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا''

(معاذ اللہ) (انجام آتھم، ص:٦۔ بحوالہ: بہار شریعت، ج:۱، ص:۲۰۲)

مرزا قادیانی نے اس عبارت میں صریح طور پر حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے معجزات کا انکار کیا۔

آیئے! دیکھتے ہیں کہ یہ بات قرآن مجید کے موافق ہے یا مخالف؟

قرآن مجید میں (حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے متعلق) ہے:۔ ﴿واتینا عیسی ابن مریم البینت﴾ (ترجمہ) اور ہم نے عیسیٰ بن مریم کو واضح دلیلیں دیں۔ (پارہ:۱، سورۂ بقرہ، آیت:۸۷)

اسی آیت کے تحت تفسیر بیضاوی میں ہے:" المعجزات الواضحات کاحیاء الموتی وابراء الاکمه والابرص والاخبار بالغیب" (ترجمہ) واضح معجزات (دیے) جیسے مردوں کو زندہ کرنا، پیدائشی نابینا کو بینا کرنا، برص زدہ لوگوں کو ٹھیک کرنا اور غیب کی خبریں دینا۔ (تفسیر بیضاوی، ج:۱، ص:۹۲)

اسی آیت کے تحت تفسیر جلالین میں ہے:۔" المعجزات کاحیاء الموتی وابراء الاکمه والابرص" (ترجمہ) معجزات (دیے) جیسے مردوں کو زندہ کرنا، پیدائشی نابینا کو بینا کرنا، برص زدہ لوگوں کو ٹھیک کرنا۔
(تفسیر جلالین، ص:۱۴)

ایک اور جگہ قرآن مجید میں ہے:۔﴿انی قد جئتکم بایة من ربکم انی اخلق لکم من الطین کھیئة الطیر فانفخ فیہ فیکون طیرا باذن اللّٰہ وابرئ الاکمہ والابرص واحی الموتی باذن اللّٰہ وانبئکم بما تاکلون وما تدخرون فی بیوتکم﴾ (ترجمہ) یہ فرماتا ہوا کہ میں تمہارے پاس ایک نشانی لایا ہوں تمہارے رب کی طرف سے کہ میں تمہارے لیے مٹی سے پرند کی سی مورت بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً پرند ہو جاتی ہے اللہ کے حکم سے اور میں شفا دیتا ہوں مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو اور میں مردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے ہو اور جو اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو۔

(پارہ:۳،سورۂ آل عمران، آیت:۴۹)

مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ اس آیت کے تحت ارشاد فرماتے ہیں:۔"یہاں ﴿ایة﴾ سے مراد جنس معجزہ ہے جس سے نبی کی نبوت ثابت ہوتی ہے اسی لیے آپ نے ﴿ایة﴾ کی تفسیر میں اپنے چند معجزے بیان فرمائے۔ ہماری شریعت میں کاغذی تصویر یا مٹی کی صورت جاندار کی بنانا حرام ہے اس سے پہلی شریعتوں میں جائز تھا۔ عیسیٰ علیہ السلام یہ صورتیں اظہار معجزہ کے لیے بناتے تھے۔ خیال رہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں علم طب کا بہت زور تھا اور اطبا کے نزدیک تین چیزیں ناممکن ہیں: مردہ زندہ کرنا، مادرزاد اندھے کو اچھا کرنا، تمام بدن کے کوڑھی کو تندرست کرنا آپ نے یہ تین کام کر کے دکھائے۔ معلوم ہوا کہ نبی کو وہ معجزے دیے جاتے ہیں جن کا اس زمانہ میں چرچا ہو، اگر قادیانی نبی ہوتا تو چاہیے تھا کہ وہ سائنسی ایجادات کی قسم کا معجزہ دکھاتا' جس سے سائنس فیل ہو جاتی۔ (ماخوذ از: نور العرفان: ص:۸۸،۸۹)

پتہ چلا کہ ان دونوں آیتوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا ذکر ہوا ہے اور مرزا قادیانی آپ کے معجزات کا منکر ہے۔

سنی عقیدہ (۳) حضرات انبیاے کرام علیہم السلام سے بعد اعلانِ نبوت جو خلافِ عادت اور عقل کو حیرت میں ڈالنے والے واقعات صادر ہوتے ہیں ان کو شریعت کی اصطلاح میں "معجزہ" کہا جاتا ہے جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مردوں کو زندہ کرنا، پیدائشی نابینا کو بینا کرنا، برص زدہ لوگوں کو ٹھیک کرنا اور غیب کی خبریں دینا۔

کفریہ عقیدہ (۴)

"خداتعالیٰ نے "براہین احمدیہ" میں اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا اور نبی بھی" (معاذ اللہ)۔

(ازالۂ اوہام، ص:۵۳۳۔ بحوالہ: بہار شریعت، ج:۱، ص:۱۹۱)

اس عبارت میں جہاں خود کو امتی کا لفظ کہا وہیں صریح طور پر اپنے لیے نبوت کا دعویٰ کیا۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔﴿ماکان محمد ابا احدمن رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم

النبیین﴾ (ترجمہ) محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ کے رسول اور سلسلۂ انبیا کو ختم کرنے والے (آخری نبی ہیں)۔ (پارہ:۲۲،سورۂ احزاب، آیت:۴۰)

حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:۔"انا خاتم النبیین لا نبی بعدی" (ترجمہ) میں انبیا کا خاتم یعنی سب سے آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (ترمذی شریف:ج:۲،ص:۴۵)

یہ بھی ارشاد گرامی ہے:۔"مثلی ومثل الانبیاء کمثل رجل بنی دارا فاتمھا الاموضع لبنة فانا موضع اللبنة جئت فختمت الانبیاء علیھم السلام" (ترجمہ) میری اور انبیا کی مثال اس شخص کی مانند ہے جس نے مکان پورا بنایا مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، پھر میں اس اینٹ کی جگہ آ کر انبیا کی آمد کا سلسلہ ختم کر دیا۔ (مسلم:ج:۲،ص:۲۴۸)

قاضی عیاض علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:۔"کذلك یکفر من ادعی نبوة احد مع نبینا ﷺ او بعدہ فھؤلاء کفار مکذبون للنبی ﷺ لانہ ﷺ اخبر انہ خاتم النبیین ولا نبی بعدہ واخبر عن اللّٰہ تعالیٰ انہ خاتم النبیین وانہ ارسل کافة للناس واجمعت الامة علی حمل ھذا الکلام علی ظاھرہ وان مفھومہ المراد بہ دون تاویل ولا تخصیص فلا شك فی کفر ھؤلاء الطوائف کلھا قطعا اجماعا وسمعا" (ترجمہ) جو ہمارے نبی ﷺ کے زمانہ میں خواہ حضور ﷺ کے بعد کسی کی نبوت کا دعوی کریں کافر ہیں اور نبی ﷺ کی تکذیب کرنے والے ہیں کیونکہ نبی ﷺ نے خبر دی ہے کہ آپ خاتم النبیین ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور انہوں نے اللہ تعالی کی جانب سے یہ خبر دی کہ آپ خاتم النبیین ہیں اور سارے لوگوں کے لیے رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں اور اس پر اجماع امت ہے کہ جو لوگ اس کے خلاف کریں بحکم قرآن وحدیث وہ بلا شبہ کافر ہیں۔ (شفا شریف، ج:۲،ص:۲۸۵،۲۸۶)

دور عالم گیر اورنگ زیب علیہ الرحمہ کے علما کا بھی یہی عقیدہ تھا:۔"اذا لم یعرف الرجل ان محمدا ﷺ آخر الانبیاء فلیس بمسلم" (ترجمہ) جو شخص یہ نہ جانے کہ محمد ﷺ تمام انبیا میں سب سے آخری نبی ہیں وہ مسلمان نہیں۔ (فتاوی عالم گیری:ج:۲،ص:۲۶۳،بحوالہ: قادیانیت اور تحریک تحفظ ختم نبوت:ص:۲۲)

اسی لیے صحابۂ کرام سے لے کر سارے اکابرین امت اور سلف صالحین تک سب نے اس بات پر اجماع کیا ہے کہ خاتم النبیین کے معنی آخر الانبیا ہے۔ دینی نصوص اور اجماع امت کی بنیاد پر ختم نبوت کا یہ عقیدہ ایک ہزار چار سو برس سے کروڑوں، اربوں انسانوں کے دلوں پر چھایا ہوا ہے۔

سنی عقیدہ (۴) ''حضور خاتم النبیین ہیں یعنی اللہ عزوجل نے سلسلۂ نبوت حضور ﷺ پر ختم کر دیا کہ حضور ﷺ کے زمانہ میں یا بعد کوئی نیا نبی نہیں ہوسکتا، جو حضور ﷺ کے زمانہ میں یا حضور ﷺ کے بعد کسی کو نبوت ملنا مانے یا جائز جانے کافر ہے'' (بہار شریعت، ج:۱،ص:۶۳)

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں:۔ ''محمد رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین ماننا، ان کے زمانہ میں خواہ ان کے بعد کسی نبی جدید کی بعثت کو یقیناً قطعاً محال و باطل جاننا فرض اجل و جزء ایقان ہے ﴿ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین﴾ نص قطعی قرآن ہے، اس کا منکر، نہ منکر بلکہ شک کرنے والا، نہ شاک کہ ادنیٰ ضعیف احتمال خفیف سے توہم خلاف رکھنے والا قطعاً اجماعاً کافر ملعون مخلد فی النیر ان ہے۔ نہ ایسا کہ وہی کافر ہو بلکہ جو اس کے اس عقیدۂ ملعونہ پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ جانے وہ بھی، کافر ہونے میں شک و تردّد کو راہ دے وہ بھی کافر ہیں'' (فتاویٰ رضویہ: ج:۱۵،ص:۵۷۸)

قادیانی جماعت کی چند مشہور گمراہ کن کتابیں

مرزا قادیانی کی تقریباً ۸۰/سے زائد کتابیں ہیں جن میں سے بعض کے نام یہ ہیں:

(۱) انجام آتھم (۲) کشتی نوح (۳) ازالۂ اوہام (۴) دافع البلاء

(۵) براہین احمدیہ (۶) اربعین (۷) معیار اہل الاصطفاء۔

''روحانی خزائن'' نامی کتاب میں ان کتابوں کو ۲۳/حصوں میں جمع کیا گیا ہے نیز اس کے کئی ایک اشتہارات ہیں جو ۳/حصوں میں جمع کیے گئے ہیں اور ملفوظات بھی ہیں جنہیں ۱۰/حصوں میں ''ملفوظات'' کے نام سے جمع کیا گیا ہے۔ (حاشیۂ بہار شریعت، ج ۱، ص ۱۹۱)

قادیانی جماعت کی چند گستاخانہ عبارتیں بلاتبصرہ پیش خدمت ہیں:۔

مرزا قادیانی کے کفریات اور توہین آمیز کلمات برساتی کیڑوں کی طرح سینکڑوں کی تعداد میں اس کی کتابوں میں رینگ رہے ہیں، ان میں سے دس کا یہاں ذکر کیا جاتا ہے اور قارئین کرام خود ہی فیصلہ کریں:۔

(۱) ''حضرت رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے الہام و وحی غلط نکلی تھیں'' (معاذ اللہ)

(ازالۂ اوہام: ص ۶۸۸۔ بحوالہ: بہار شریعت، ج:۱،ص:۱۹۲)

(۲) ''حضرت موسیٰ کی پیش گوئیاں بھی اس صورت پر ظہور پذیر نہیں ہوئیں، جس صورت پر حضرت موسیٰ نے

اپنے دل میں اُمید باندھی تھی، غایت مافی الباب یہ ہے کہ حضرت مسیح کی پیش گوئیاں زیادہ غلط نکلیں'' (معاذ اللہ)
(ازالۂ اوہام: ص: ۸۔ بحوالہ: بہارشریعت، ج: ۱، ص: ۱۹۲)

(۳) ''حضرت ابراہیم علیہ السلام کا چار پرندے کے معجزے کا ذکر جو قرآن شریف میں ہے، وہ بھی ان کا مسمریزم کا عمل تھا۔'' (معاذ اللہ) (ازالۂ اوہام: ص: ۷۵۳۔ بحوالہ: بہارشریعت، ج: ۱، ص: ۱۹۳)
(مسمریزم: ڈاکٹر مسمر باشندہ آسٹریا کا ایجاد کیا ہوا ایک علم جس میں تصور یا خیال کا اثر دوسرے کے دل پر ڈال کر پوشیدہ اور آئندہ کے حالات پوچھے جاتے ہیں) (فیروز اللغات، ص: ۱۲۴۷)

(۴) ''قرآن شریف میں گندی گالیاں بھری ہیں اور قرآن کریم سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے۔''
(معاذ اللہ) (ازالۂ اوہام: ص: ۲۸، ۲۶۔ بحوالہ: بہارشریعت، ج: ۱، ص: ۱۹۴)

(۵) ''کامل مہدی نہ موسیٰ تھا نہ عیسیٰ'' (معاذ اللہ) (اربعین نمبر ۲، ص: ۱۳۔ بحوالہ: بہارشریعت، ج: ۱، ص: ۱۹۵)

(۶) ''خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ مسیح محمدی مسیح موسوی سے افضل ہے'' (معاذ اللہ) (کشتی نوح: ص: ۱۶۔ بحوالہ: بہارشریعت: ج: ۱، ص: ۱۹۶)

(۷) ''اب خدا بتلاتا ہے کہ دیکھو! میں اس کا ثانی پیدا کروں گا جو اس سے بھی بہتر ہے جو غلام احمد ہے یعنی احمد کا غلام

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو　　　اس سے بہتر غلام احمد ہے

یہ باتیں شاعرانہ نہیں بلکہ واقعی ہیں اور اگر تجربہ کی رو سے خدا کی تائید مسیح ابن مریم سے بڑھ کر میرے ساتھ نہ ہو تو میں جھوٹا ہوں'' (معاذ اللہ) (دافع البلاء، ص: ۲۰۔ بحوالہ: بہارشریعت: ج: ۱، ص: ۱۹۶)

(۸) ''عیسائی تو ان کی خدائی کو روتے ہیں مگر یہاں نبوت بھی ان کی ثابت نہیں''
(معاذ اللہ) (اعجاز احمدی، ص ۱۳، بحوالہ: بہارشریعت، ج: ۱، ص: ۱۹۸)

(۹) ''کبھی آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کو شیطانی الہام بھی ہوتے تھے''
(معاذ اللہ) (اعجاز احمدی، ص ۲۴۔ بحوالہ: بہارشریعت، ج: ۱، ص: ۱۹۸)

(۱۰) ''اُن (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کی اکثر پیش گوئیاں غلطی سے پُر ہیں''
(معاذ اللہ) (اعجاز احمدی، ص: ۲۴۔ بحوالہ: بہارشریعت، ج: ۱، ص: ۱۹۹)

''غرض اس دجال قادیانی کے مزخرفات (جھوٹی اور بیہودہ باتیں) کہاں تک گنائے جائیں اس کے لیے دفتر چاہیے۔ مسلمان ان چند خرافات سے اس کے حالات بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ اس نبی اولوالعزم کے فضائل جو قرآن میں مذکور ہیں، ان پر یہ کیسے گندے حملے کر رہا ہے۔۔۔ تعجب ہے ان سادہ لوحوں پر کہ ایسے دجال کے متبع ہو رہے ہیں۔ یا کم از کم مسلمان جانتے ہیں۔ اور سب سے زیادہ تعجب ان پڑھے لکھے کٹ بگڑوں سے کہ جان بوجھ کر اس کے ساتھ جہنم کے گڑھوں میں گر رہے ہیں۔ کیا ایسے شخص کے کافر، مرتد، بے دین ہونے میں کسی مسلمان کو شک ہوسکتا ہے۔ حاشا للہ

"من شك فى عذابه و كفره فقد كفر" (جو ان خباثتوں پر مطلع ہو کر اس کے عذاب و کفر میں شک کرے خود کافر ہے۔)" (بہار شریعت: ج:۱،ص:۲۰۴)

قادیانی فرقہ کا ایک سرسری جائزہ مستند حوالہ جات کی روشنی میں آپ کے سامنے پیش کر دیا گیا۔ بلا شبہ یہ فرقہ اپنے بنیادی اور اصلی عقائد کی بنیاد پر قطعاً اس بات کے قابل نہیں کہ اسے دینی یا اسلامی جماعت کا نام دیا جا سکے۔اسی لیے غالباً ۱۹۷۷ء میں پاکستان میں اسے غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ یہ دفعہ عاشقان رسول ہی کی سرفروشانہ کوششوں کا نتیجہ ہے ورنہ تو بہت سارے کلمہ گو اس بات کے مخالف تھے۔

قادیانی جماعت کے متعلق حکم شرع

"اگر یہ اقوال مرزا کی تحریروں میں اسی طرح ہیں تو واللہ واللہ وہ یقیناً کافر اور جو اس کے اُن اقوال یا ان کے امثال پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ کہے وہ بھی کافر" (فتاویٰ رضویہ: ج:۱۵،ص:۵۹۰)

پانچواں باب

فرقۂ شیعہ (رافضی)

از:- محمد نوید رضا (طالب دورۂ حدیث)
محمد سجاد رضا (طالب شعبۂ فضیلت)

فرقۂ شیعہ (رافضی) کا مختصر تعارف

یہ وہ فرقہ ہے جو حضرت علی کے ہمراہ ہوا اور کہا کہ حضرت علی ہی نص جلی یا خفی کے ذریعہ رسول اللہ ﷺ کے بعد امام ہیں اور یہ عقیدہ رکھا کہ امامت، حضرت علی اور ان کی اولاد سے خارج نہیں ہوگی۔ امامت اگر ان سے خارج ہوگی تو اس کے دو ہی سبب ہوں گے۔ (۱) کوئی دوسرا شخص ظلماً امام بن جائے (۲) حضرت علی یا ان کی اولاد کسی دوسرے امام کی اتباع کرلیں۔ شیعوں کے بائیس فرقے ہیں ہر ایک دوسرے کی تکفیر کرتا ہے۔ ان میں بنیادی فرقے تین ہیں: غلاۃ، زیدیہ اور امامیہ۔ غلاۃ سے اٹھارہ، زیدیہ سے تین اور امامیہ سے تقریباً آٹھ فرقے پیدا ہوئے۔ (ماخوذ از: فتنوں کا ظہور، ص:۴۶ تا ۵۲)

شارح بخاری حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ اس فرقہ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:۔

"پہلے دور میں ان میں خود مختلف فرقے پیدا ہوئے جو خود آپس میں لڑتے بھڑتے رہتے تھے پھر بعد میں اثنا عشری یا امامیہ نام سے ان کی اکثریت متفق ہوگئی۔ ان کے بیسوں فرقے ناپید ہوگئے، اب ان کے چار فرقے موجود ہیں:

اول امامیہ اثنا عشریہ:۔ ایران، عراق، ہندوستان وغیرہ میں غالب اکثریت اسی فرقے کی ہے۔

نصیری:۔ یہ حضرت علی کو خدا مانتے ہیں بنیادی طور پر اور دیگر اعتقادیات وعملیات میں تمام شیعوں سے مختلف ہیں یہ فرقہ آج کل شام میں بہت زور پکڑے ہوئے ہے۔ شام کے صدر حافظ الاسد اسی فرقے سے تعلق رکھتے ہیں۔

تفضیلی:۔ دیگر اعتقاد اور عملیات میں اہل سنت کے ساتھ اتفاق رکھتے ہیں مگر ان کا بنیادی عقیدہ یہ ہے کہ حضرت علی تمام صحابہ حتی کہ تینوں خلفا سے افضل ہیں اور خلافت کے مستحق، لیکن جب خود حضرت علی نے تینوں خلفا کو مان لیا تو وہ تینوں خلیفہ برحق ہوگئے یہ صحابۂ کرام پر تبرا نہیں کرتے یعنی انہیں گالیاں نہیں دیتے۔

داؤدی بوہرے:۔ جو بمبئی میں رہتے ہیں دیگر شیعوں سے بہت سے عقائد اور اعمال میں یہ مختلف ہیں مگر یہ اپنے عقیدوں کو ایسا چھپاتے ہیں کہ دوسری کو ہوا بھی نہیں لگ پاتی۔ ان چار کے علاوہ شیعوں کی محدود پارٹیاں اور بھی ہیں مثلاً آغا خانی، خوجہ، بابی یہ بہت محدود ہیں اور اپنے عقائد کو اتنا خفیہ رکھے ہوئے ہیں کہ باوجود کوشش کے بھی کچھ معلوم نہ ہوسکا" (مقالات شارح بخاری: ج:۱، ص:۲۴۴)

فرقۂ شیعہ کا بانی

اس فرقہ کی اصل میں اختلاف ہے۔ بعض نے "یہودیت" اور بعض نے "فارسیت" بتایا ہے۔
(بحوالہ: امتیاز حق وباطل: ص:۲۲،۲۱)

اس فرقہ کا بانی ''عبداللہ ابن سبا'' یہودی ہے جو حیرہ کا باشندہ تھا۔ اواخر عہد عثمانی میں بظاہر مسلمان ہوکر اس نے چندروز مدینہ میں گذارے اور حالات کا مطالعہ کرتا رہا پھر ۳۳ھ میں بصرہ پہنچ کر بڑی چابک دستی سے کہنا شروع کیا کہ بڑی حیرانی کی بات ہے کہ مسلمان حضرت عیسیٰ کے تو دوبارہ آنے کے قائل ہیں لیکن ان سے افضل حضرت محمد ﷺ کے دوبارہ آنے کے قائل نہیں ہیں۔ (حقیقت مذہب شیعہ: ص:۵۸) چند نو مسلم اس کے چکر میں پھنس گئے تو اس نے کہنا شروع کیا کہ جس طرح نبوت پر ایمان لانا فرض ہے اسی طرح امامت پر ایمان لانا بھی فرض ہے۔ بعض موقعوں پر کہا کہ جناب امیر علی پیکر انسانی میں خدا ہیں اور میں ان کا نائب ہوں پھر اس نے کھل کر کہنا شروع کیا کہ حضرت علی کے سوا دوسروں کو خلیفہ بنانا بڑی حق تلفی ہے اس کی تلافی یوں ہو سکتی ہے کہ خلیفہ کو قتل کر کے علی کو خلیفہ بنایا جائے۔

جب حاکم بصرہ عبداللہ ابن عامر کو اس بات کا علم ہوا تو اسے بلا کر ڈانٹا، وہ وہاں سے چپ چاپ کوفہ چلا گیا بصرہ میں اپنا کافی اثر چھوڑ کر کوفہ کو اپنا مرکز بنا کر اپنے عقائد کا پرچار شروع کیا۔ کوفہ میں سعید بن عاص گورنر کو اس کی فتنہ انگیزیوں کی خبر ہوئی تو وہ شام کی طرف بھاگ نکلا مگر کوفہ میں مالک بن اشتر نخعی وغیرہ متعدد جانشین پیدا کر گیا۔ مگر شام میں حضرت امیر معاویہ اس کے کردار سے پہلے ہی واقف ہو چکے تھے۔ وہ شام میں نہ ٹک سکا اور مصر چلا گیا۔ مصر میں آکر ایک گروہ بنایا اور حضرت عثمان غنی کے خلاف لوگوں کو بھڑکایا۔ مصر پہنچنے پر اس کی منصوبہ بندی کے تحت کوفہ، بصرہ کے لوگوں نے اپنے اپنے عمّال کے خلاف حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں شکایتیں لکھ کر بھیجنا شروع کیں اور مصر سے بھی یہ سلسلہ شروع ہوگیا، حضرت عثمان غنی نے چند لوگوں کو حالات معلوم کرنے کے لیے ان مقامات پر بھیجا مگر معلوم ہوا کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ عبداللہ ابن سبا نے مصر میں بیٹھے بیٹھے اپنے تمام خفیہ انتظامات مکمل کر لیے اور تحریک کا اصل راز سوائے چند خاص الخواص مسلم نما یہودیوں کے کسی اور کو معلوم نہ تھا گویا ان لوگوں نے حُبّ علی اور حمایت اہل بیت کی آڑ میں اسلامی خلافت کو درہم برہم کرنے کا منصوبہ تیار کر لیا اور عرب کے سادہ لوح اور عجم کے نو مسلم، عبداللہ ابن سبا کے جال میں پھنس گئے۔ اور شوال ۳۵ھ میں مصر، کوفہ، بصرہ سے تقریباً ۲۰۰۰ر کا قافلہ نکلا۔ مدینہ پہنچ کر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر کا محاصرہ کر لیا اور نہایت چابک دستی سے آپ کو شہید کر دیا۔

(تاریخ التواریخ: ج:۲، حصہ:۳، ص:۵۲۴۔ بحوالہ: مذہب شیعہ: ص:۱۰۲) چنانچہ ایسے ہی اس فرقہ کا آغاز ہوا۔

خود شیعوں کی مستند کتاب ''رجال کشی'' میں ہے:۔ متعدد سندوں سے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت نقل کی گئی ہے کہ وہ حضرت علی کی الوہیت کا قائل تھا اور بالآخر حضرت علی نے اسے آگ میں ڈلوا کر ختم کرا دیا۔

فرقۂ شیعہ کے مشہور پیشوا

(۱) مولوی مہدی حسن (۲) مولوی ذوالفقار علی (۳) مولوی دلدار علی

(۴) امام روح اللہ خمینی (۵) سید علی حسینی خمنئی

فرقۂ شیعہ کے عقائدِ باطلہ اور اہل سنت کے عقائد حقہ

کفریہ عقیدہ (۱)

''اللہ کا ارادہ حادث ہے اور اس کا ارادہ سارے موجودات پر عام ومحیط نہیں، بلکہ بہت سے موجودات اس کے بلا ارادہ پیدا ہو گئے ہیں جیسے شر اور آفت اور کفر اور معصیت'' (معاذ اللہ) (بحوالہ: مذاہب الاسلام: ص:۳۷۱)

نیز ان کا عقیدہ یہ بھی ہے:۔ ''اللہ بعض کافروں کی ہدایت کا ارادہ کرتا ہے مگر شیطان اور مغویان بنی آدم اسے گمراہ کر دیتے ہیں اور اللہ کا ارادہ ان کے سامنے نہیں چل سکتا'' (نعوذ باللہ) (بحوالہ: مذاہب الاسلام: ص:۳۷۱)

ان دونوں عبارتوں سے مندرجۂ ذیل چیزیں ثابت ہوتی ہیں:۔ (۱) اللہ تعالیٰ کا ارادہ حادث ہے۔ (۲) اس کے ارادہ کے بغیر بھی بہت سی چیزیں پیدا ہو چکی ہیں (اللہ تعالیٰ تو انہیں پیدا کرنا نہیں چاہ رہا تھا لیکن پھر بھی وہ پیدا ہو گئیں) (۳) بندے جو چاہتے ہیں وہ ہوتا ہے، خالق کا ارادہ کارگر نہیں ہوتا۔

آیئے! ان چیزوں کو قرآن مجید اور کتب عقائد کے ذریعہ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ صحیح کیا ہے اور غلط کیا ہے؟

سنی عقیدہ ''جس طرح اس کی ذات قدیم، ازلی، ابدی ہے، صفات بھی قدیم، ازلی، ابدی ہیں'' (بہار شریعت: ج:۱، ص:۴)

''حیات، قدرت، سننا، دیکھنا، کلام، علم، ارادہ اس کے صفات ذاتیہ ہیں'' (بہار شریعت: ج:۱، ص:۷)

''صفات الٰہی کو جو مخلوق کہے یا حادث بتائے گمراہ بددین ہے'' (بہار شریعت: ج:۱، ص:۴)

''اس کی مشیت اور ارادہ کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا مگر اچھے پر خوش ہوتا ہے اور بُرے سے ناراض'' (بہار شریعت: ج:۱، ص:۲۴)

قرآن مجید میں ہے:۔ ﴿اِنَّ اللّٰهَ یَحْكُمُ مَا یُرِیْدُ﴾ (ترجمہ) بے شک اللہ جو چاہے حکم فرماتا ہے۔

(پارہ:۶، سورۂ مائدہ، آیت:۱)

منح الروض الازہر میں ہے:۔ "(لم یحدث له اسم ولا صفة) یعنی ان صفات اللّٰه وأسمائه

كـلها ازلية لا بداية لها وأبدية لا نهاية لها "(ترجمہ)''اس کا کوئی نام اور کوئی صفت حادث نہیں یعنی اللہ تعالیٰ کے تمام صفات اور اسما ازلی ہیں کہ ان کی کوئی ابتدا نہیں ابدی ہیں کہ ان کوئی انتہا نہیں''

(منح الروض الازہر:ص:۲۳۔بحوالہ:حاشیۂ بہار شریعت:ج:۱،ص:۴)

المعتقد المنتقد میں ہے:۔"صفات الله تعالٰى فى الازل غير محدثة ولا مخلوقة فمن قال انها مخلوقة او محدثة فهو كافر بالله تعالٰى"۔ (ملتقطا)(ترجمہ)اللہ تعالیٰ کی صفات ازل سے ہیں نہ مخلوق ہیں نہ حادث، تو جو انہیں مخلوق یا حادث بتائے وہ کافر ہے۔(المعتقد المنتقد ص:۴۹،۵۰۔بحوالہ:بہار شریعت:ج:۱،ص:۴)

شرح السنہ میں ہے:۔" فالايمان والكفر والطاعة والمعصية كلها بقضاء الله وقدره وارادته ومشيئته غير انه يرضى الايمان والطاعة ووعد عليهما الثواب ولا يرضى الكفر والمعصية واوعد عليهما العقاب وقال الله سبحانه وتعالىٰ ﴿ولو شاء الله ما اقتتلوا ولكن الله يفعل ما يريد﴾' وقال عزوجل ﴿ ومن يرد ان يضله يجعل صدره ضيقا حرجا ﴾" (ترجمہ)ایمان، کفر، طاعت اور معصیت یہ تمام اللہ تعالیٰ کے فیصلہ، اس کی قدرت، اس کے ارادہ اور اس کی مشیت ہی سے ہیں، مگر یہ کہ وہ ایمان اور اطاعت پر خوش ہوتا ہے اور ان دونوں پر ثواب کا وعدہ فرمایا ہے۔ کفر اور نافرمانی سے ناراض ہوتا ہے اور ان دونوں پر سزا کی وعید سنائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور اللہ چاہتا تو وہ نہ لڑتے مگر اللہ جو چاہے کرے اور جسے گمراہ کرنا چاہے اس کا سینہ تنگ، خوب رکا ہوا کر دیتا ہے۔(شرح السنہ:ج:۱،ص:۱۴۲،۱۴۳)

منح الروض الازہر میں ہے:۔" ولا يكون فى الدنيا ولا فى الاخرة شيء الا بمشيئته اى مقرونا بارادته"(ترجمہ)''دنیا اور آخرت کی ہر چیز اللہ تعالیٰ ہی کی مشیت اور ارادہ سے ہوتی ہے''

(منح الروض الازہر:ص:۴۱۔بحوالہ:حاشیۂ بہار شریعت:ج:۱،ص:۴)

ان دلائل واضحہ کی روشنی میں پتہ چلا کہ اللہ تعالیٰ کا ارادہ حادث نہیں بلکہ قدیم ہے اور اس کے ارادہ کے بغیر کوئی چیز عالم وجود میں آ ہی نہیں سکتی اور خالق ہی کی چاہت سے انسان ہدایت یافتہ اور گمراہ ہوتا ہے کسی اور کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔

کفریہ عقیدہ (۲)

شیعہ مذہب کے ماننے والوں کا ایک اور عقیدہ دیکھئے اور صحابۂ کرام کی شان میں گستاخی کے روح فرسا منظر کا جائزہ لیجیے۔"ارتدت الصحابة كلهم الا ثلاثة"تمام صحابہ مرتد ہو گئے سوائے تین کے۔شیعہ جماعت کے مولوی حامد حسین مذکورہ بالا عبارت کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں"فان كفرهم وارتدادهم واضح لاسترة فيه" صحابہ کا کفر وارتداد ظاہر ہے اس میں کوئی پوشیدگی نہیں''(معاذ اللہ)(بحوالہ:امتیاز حق وباطل:ص:۲۹)

تقریب المعارف میں روایت ہے:۔ ''حضرت علی بن حسین علیہ السلام کے آزاد کردہ شخص نے حضرت سے پوچھا آپ کی خدمت کرنے کی وجہ سے میرا آپ پر حق ہے۔ مجھے ابوبکر اور عمر کے حال کے متعلق بتائیے آپ نے فرمایا وہ دونوں کافر ہیں اور جوان کو دوست رکھتا ہے وہ بھی کافر ہے''۔ (معاذ اللہ)
(بحوالہ: حاشیۂ بہار شریعت: ج:۱،ص:۲۰۵)

ان دونوں عبارتوں سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ سوائے تین حضرات کے تمام صحابہ بالخصوص شیخین کریمین رضی اللہ عنہم کافر و مرتد ہیں۔ (معاذ اللہ)

سب سے پہلے یہ بات ذہن نشین رہے کہ تمام صحابۂ کرام نہ صرف مومن ہیں بلکہ صحابی ہونے کی وجہ سے ولایت کے اول درجہ پر فائز ہیں اور جنتی ہیں۔ جیسا کہ ان کی شان میں قرآن مجید و احادیث کریمہ وارد ہیں:۔

قرآن مجید میں ہے:۔﴿وکلا وعد اللہ الحسنی﴾ (ترجمہ) سب سے اللہ جنت کا وعدہ فرما چکا۔
(پارہ:۲۷،سورۂ حدید، آیت:۱۰)

اسی آیت کے تحت تفسیر کبیر میں ہے:۔''ای المثوبۃ الحسنی وھی الجنۃ جعل علماء التوحید ھذہ الایۃ دالۃ علی فضل من سبق الی الاسلام وانفق وجاھد مع الرسول ﷺ قبل الفتح'' (ملتقطا) (ترجمہ) علمائے کرام نے اس آیت مبارکہ کو ان حضرات کی فضیلت پر دلالت کرنے والی بتائی ہے جو فتح مکہ سے پہلے اسلام کے دامن سے وابستہ ہو گئے اور راہ خدا میں خرچ کیا اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد میں شریک رہے۔ (تفسیر کبیر: ج:۱۰،ص:۴۵۲،۴۵۳)

حدیث میں ہے:۔''اصحابی کالنجوم فبایھم اقتدیتم اھتدیتم'' (ترجمہ) میرے صحابہ (آسمان رشد وہدایت کے) ستارے ہیں ان میں سے جس کی بھی پیروی کرو گے ہدایت یافتہ ہو جاؤ گے۔ (مشکوۃ شریف:ص:۵۵۴)

اور یہ ارشاد بھی وارد ہے:۔ لا یدخل النار احد ممن بایع تحت الشجرۃ۔ (ترجمہ) وہ جہنم میں نہیں جائے گا جو بیعت رضوان میں شامل ہوا۔ (ترمذی شریف: ج:۲،ص:۲۲۶)

اور یہ فرمان بھی منقول ہے:۔ابو بکر فی الجنۃ وعمر فی الجنۃ وعثمان فی الجنۃ وعلی فی الجنۃ۔۔ (ترجمہ) ابوبکر جنتی ہیں، عمر جنتی ہیں، عثمان جنتی ہیں، علی جنتی ہیں۔ (مشکوۃ شریف:ص:۵۶۶)

شرح عقائد میں ہے:۔''وافضل البشر بعد نبینا (ای بعد الانبیاء) ابو بکر الصدیق، ثم عمر الفاروق، ثم عثمان ذوالنورین، ثم علی المرتضی'' (ملتقطا) (ترجمہ) بعد انبیا و مرسلین، تمام مخلوقات الٰہی انس و جن و ملک سے افضل صدیق اکبر ہیں پھر عمر فاروق اعظم، پھر عثمان غنی، پھر مولیٰ علی رضی اللہ عنہم۔

سنی عقیدہ:۔ کسی صحابی کے ساتھ سوءِ عقیدت بدمذہبی وگمراہی واستحقاق جہنم ہے۔

دار قطنی اپنی سنن میں روایت کرتے ہیں:۔ جناب امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں:۔"لا اجد احدا فضلنی علی ابی بکر وعمر الا جلدته حد المفتری" (ترجمہ) جسے میں پاؤں گا کہ شیخین سے مجھے افضل بتاتا ہے اسے مفتری کی حد (اسی کوڑے) ماروں گا۔ (الصواعق المحرقۃ:ص:۶۰۔ بحوالہ: حاشیۂ بہارشریعت:ج:۱،ص:۲۴۵)۔

ان تمام دلائل سے معلوم ہوا کہ تمام صحابۂ کرام ایمان کے کامل درجہ پر فائز ہیں اور جنتی ہیں۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف گستاخوں نے غلط قول کی نسبت کردی۔

کفریہ عقیدہ(۳)

شیعوں کی مایہ ناز کتاب ''اصول کافی''میں ہے:۔ ہشام بن سالم بیان کرتے ہیں کہ ''ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا بے شک جس قرآن کو جبرائیل علیہ السلام محمد ﷺ کی طرف لے آئے وہ سترہ ہزار آیتوں پر (مشتمل) ہے'' (معاذ اللہ)
(اصول کافی،ج:۲،ص:۶۳۴۔ بحوالہ: حاشیۂ بہارشریعت،ج:۱،ص:۲۱۱)

اس سے معلوم ہوا کہ یہ لوگ قرآن مجید کو ناقص بتاتے ہیں اسی طرح ان میں کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ ''کچھ سورتیں امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا دیگر صحابہ یا اہل سنت رضی اللہ عنہم نے گھٹا دیں'' اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ''کچھ لفظ بدل دیے'' اور بعض کہتے ہیں کہ نقص وتبدیل اگر چہ یقیناً ثابت نہیں مگر اس کا احتمال ضرور ہے۔

قرآن مجید میں ہے:۔﴿انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحفظون﴾ (ترجمہ) بے شک ہم نے اتارا یہ قرآن اور بے شک بالیقین ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔ (پارہ:۱۴،سورۂ حجر،آیت:۹)

بیضاوی شریف میں ہے:۔"ای من التحریف والزیادۃ والنقص" (ترجمہ) تبدیل وتحریف اور کمی بیشی سے حفاظت کرنے والے ہیں۔ (تفسیر بیضاوی:ج:۳،ص:۲۰۷)

کشف الاسرار میں ہے:۔" قال بعض الرافضة ان فی القرٰان کانت اٰیات فی امامة علی وفی فضائل اهل البیت فکتمها الصحابة فلم تبق باندراس زمانهم والدلیل علی بطلان هذا القول قوله تعالی انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحفظون"۔(ملتقطا) (ترجمہ) رافضی بکتے ہیں کہ قرآن میں کچھ آیتیں امامت مولیٰ علی اور فضائل اہل بیت میں تھیں کہ صحابہ نے چھپا ڈالیں جب وہ زمانہ مٹ گیا باقی نہ رہیں اور اس قول کے بطلان پر دلیل خود قرآن عظیم کا ارشاد ہے کہ بے شک ہم نے اتارا یہ قرآن اور ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔ (کشف الاسرار،ج:۳،ص:۲۸۱)

الاتقان میں ہے:۔"عن ابن عباس قال جمیع آی القرآن ستة الاف اية وست مائة اية وست عشرة اية" (ترجمہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ قرآن مجید میں ۶۶۱۶/ آیات ہیں۔ (الاتقان، ج:۱،ص:۹۵۔ بحوالہ: بہار شریعت: ج:۱،ص:۲۱۱)

سنی عقیدہ: " وكذلك من انكر القرآن او حرفا منه او غير شيئا منه او زاد فيه" (ترجمہ) اسی طرح وہ بھی قطعاً اجماعاً کافر ہے جو قرآن عظیم یا اس کے کسی حرف کا انکار کرے یا اس میں سے کچھ بدلے یا موجودہ قرآن میں کچھ زیادہ بتائے۔ (شفا شریف، ج:۲،ص:۲۸۹)

ان دلائل سے پتہ چلا کہ قرآن مجید میں زیادت یا نقص یا تبدیل یا کسی طرح تصرف بشری کا دخل نہیں اور جو ایسا مانے یا احتمال جانے بالاجماع کافر و مرتد ہے۔

کفریہ عقیدہ (۴)

"ائمہ اطہار رضی اللہ عنہم انبیا علیہم السلام سے **افضل** ہیں" (معاذ اللہ) (تحفۂ اثنا عشریہ (مترجم) باب:۶، عقیدہ نمبر:۲،ص:۳۰۹)

حالانکہ یہ بالاجماع کفر ہے کہ غیر نبی کو نبی سے **افضل** کہنا ہے۔

قرآن مجید میں ہے:۔﴿وكلا فضلنا على العلمين﴾ (ترجمہ) اور ہم نے ہر ایک کو اس کے وقت میں سب پر فضیلت دی۔ (پارہ:۷، سورۂ انعام، آیت:۸۶)

تفسیر خازن میں اسی آیت کے تحت ہے:۔"يعني على عالمي زمانهم ويستدل بهذه الاية من يقول ان الانبياء افضل من الملائكة" (ترجمہ) یعنی ان کے زمانہ کے لوگوں پر اور اسی آیت سے استدلال کرتے ہیں وہ جو انبیا کو ملائکہ سے **افضل** مانتے ہیں۔

شفا شریف میں ہے:۔" وكذلك نقطع بتكفير غلاة الرافضة فى قولهم ان الائمة افضل من الانبياء" (ترجمہ) اور اسی طرح ہم یقینی کافر جانتے ہیں ان غالی رافضیوں کو جو ائمہ کو انبیا سے **افضل** بتاتے ہیں۔ (شفا شریف، ج:۲،ص:۲۹۰)

سنی عقیدہ: ۔تمام انبیائے کرام علیہم السلام کو خدا عزوجل کی بارگاہ میں بڑی عزت و وجاہت حاصل ہے انبیائے کرام علیہم السلام تمام مخلوق سے **افضل** و اعلیٰ اور بلند و بالا ہوتے ہیں۔

فرقۂ شیعہ کی مشہور گمراہ کن کتابیں

(۱) اصول کافی (۲) فروع کافی (۳) کشف الاسرار

(۴) ناسخ التواریخ (۵) الروضۃ من الکافی (۶) احتجاج طبری

(۷) مناقب آل ابی طالب (۸) شرح نہج البدایۃ (۹) جلاء العیون
(۱۰) حق الیقن (۱۱) حیاۃ القلوب (۱۲) رجال الکش
(۱۳) انوار نعمانیہ (۱۴) عمدۃ المطالب
(۱۵) تہذیب المتین فی تاریخ امیر المؤمنین

فرقۂ شیعہ کی چند گستاخانہ عبارتیں بلا تبصرہ پیش خدمت ہیں:۔

(۱) شیعوں کا ایک فرقہ ایسا ہے جو حضرت علی کو خدا کہتا ہے۔ (معاذ اللہ) (تذکرۃ الائمہ، ص ۷۷، بحوالہ آئینۂ شیعہ نما، ص ۳۲)

(۲) شیعہ کے نزدیک اسلام نے عورتوں کو زمین کا وارث قرار نہیں دیا (معاذ اللہ)
(الاستبصار، ج ۳، ص ۲۷۷، بحوالہ آئینۂ شیعہ نما، ص ۳۶)

(۳) اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کو حضرت علی کے پاس بھیجا لیکن وہ غلطی کر کے حضرت محمد (ﷺ) کے یہاں چلے گئے اس لیے کہ حضرت علی اور محمد (ﷺ) ہم شکل تھے۔ جیسے کہ ایک دوسرے کوے کے ہم شکل ہوتا ہے (معاذ اللہ)
(تذکرۃ الائمہ، ص ۸۷، بحوالہ آئینۂ شیعہ نما، ص ۳۰)

(۴) حضرت علی ہر خطا سے معصوم۔ (معاذ اللہ) (آثار حیدری، ص ۱۲۴، بحوالہ آئینۂ شیعہ نما، ص ۱۶)

(۵) اللہ عز و جل پر اصلح واجب ہے۔ (معاذ اللہ) (جو کام بندہ کے حق میں نافع ہو اللہ عز و جل پر واجب ہے کہ وہ کرے) (تحفۂ اثنا عشریہ: (مترجم) ص: ۲۹۳، ۲۹۷۔ بحوالہ: بہار شریعت: ج: ۱، ص: ۲۱۰)

(۶) نیکیوں کا خالق اللہ ہے اور برائیوں کے خالق یہ خود ہیں۔ (معاذ اللہ) (بحوالہ: حاشیۂ بہار شریعت: ج: ۱، ص: ۲۱۳)

(۷) حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرے اور سوائے اولاد علی کے کسی کے لیے جائز نہیں کہ میری مسجد میں عورتوں سے مقاربت کرے یا جب حالت میں شب باش ہو۔ (معاذ اللہ) (ترجمہ مقبول، ص ۴۲۴، بحوالہ آئینۂ شیعہ نما، ص ۵)

(۸) حضرت آدم علیہ السلام میں کفر کے اصول پائے گئے۔ (معاذ اللہ) (اصول کافی، ص ۴۴۷، بحوالہ آئینۂ شیعہ نما، ص ۱۴)

(۹) محبان علی ملائکہ سے بہتر۔ (معاذ اللہ) (آثار حیدری، ص ۱۰۴، بحوالہ آئینۂ شیعہ نما، ص ۱۷)

(۱۰) حضرت آدم علیہ السلام وحوا، بی بی فاطمہ اور حضرت علی پر حسد کرنے کی وجہ بہشت سے نکالے گئے۔
(معاذ اللہ) (حیات القلوب، ج ۱، ص ۵۰، بحوالہ آئینۂ شیعہ نما، ص ۲۱)

فرقۂ شیعہ کے متعلق حکم شرع

”رافضی تبرائی علی العموم کافر مرتد ہیں“ (فتاوی رضویہ: ج: ۸، ص: ۲۲۹)

☆☆☆☆☆

چھٹواں باب

نیچری

از:- محمد رضا قادری

(طالب دورۂ حدیث)

نیچری کا مختصر تعارف

(NATURE) ''نیچر'' ایک انگریزی لفظ ہے جو فطرت اور خلقت کے معنی میں بولا جاتا ہے اور اسی سے ''نیچری'' لفظ بنا ہے۔ عام طور پر نیچری اس کو کہتے ہیں جو سر سید احمد خان کی کتابوں اور ان کے عقائد ونظریات کو قبول کرتا ہو۔ مولوی عبدالحی رائے بریلوی نے اپنی تالیف ''اسلامی علوم وفنون ہندوستان میں'' اس بات کی تصدیق کی ہے کہ ''نیچری جماعت سے مراد سر سید احمد دہلوی بن محمد متقی متوفی ۱۳۱۵ھ کے ماننے والے ہیں''۔
(ماخوذ از: امتیاز حق وباطل ص ۱۶۳، ۱۶۴)

ان کے ماننے والوں میں اکثر لوگ نئی تہذیب کو پسند کرتے ہیں اور پرانے اخلاق وتمدن کو مکروہ جانتے اور دیگر مذاہب کے پیروکاروں کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور ہر چیز کو مذہب سے ہٹا کر اپنی عقل کے ترازو پر رکھ کر تولتے ہیں پہلے اس قسم کی فکر بالخصوص یورپ اور انگریزی ملکوں میں پائی جاتی تھی اور اب برصغیر ہندوپاک کا ایک مخصوص طبقہ بھی اسی فکر کا حامل ہے۔

نیچری جماعت کا بانی

سر سید احمد خان (۱۸۱۷ء، ۱۸۹۸ء) ابتدا میں مولوی مخصوص اللہ، نبیرۂ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی خدمت میں حاضر ہو کر کسی قدر صَرف ونحو سے آشنا ہوا اور تعویذ گنڈے بھی سیکھے لیکن جب یہ نسخہ نہ چلا تو برٹش گورنمنٹ کی طرف رجوع کیا اور بیس سال کی عمر میں انگریزی ملازمت حاصل کر لی، مختلف جگہوں میں ملازمت کرتے ہوئے اخیر میں خفیہ جج کے عہدہ پر فائز ہو کر علی گڑھ آ گیا اور یہیں کا ہو کر رہ گیا۔ اس کی زندگی کی کافی توجہ لوگوں میں انگریزی تعلیم کو عام کرنے کی تھی اور چونکہ ہر چیز کو عقل پر، پرکھنے کی عادت تھی جس کے سبب بہت سارے نظریات بلکہ عقائد میں بھی بگاڑ پیدا ہو گیا تھا۔ ان باتوں کو مولوی ثناء اللہ امرتسری نے اپنی کتاب ''خطاب بہ مودودی'' میں یوں ذکر کیا ہے ''یہ تحریک (جس کو سر سید احمد خان نے چلایا تھا) انگریزی تعلیم کی ترقی کے لیے تھی اس لیے مسلمان اس کے حامی کار رہے مگر جب سر سید احمد خان مرحوم نے مسلمانوں کے عقائد میں دخل دینا شروع کیا تو بگاڑ شروع ہوا'' (ماخوذ از: امتیاز حق وباطل ص ۱۶۳)

سر سید احمد کی زندگی کا ایک بہت بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی بنیاد رکھی جو اُن کے جدوجہد اور خوابوں کی تعبیر تھی مگر انہوں نے ایسے عقائد فاسدہ کو رواج دیا جو حد کفر تک پہنچے ہوئے تھے بالفاظ دیگر نیچریت کے نام پر انہوں نے ہر چیز کو عقل وفہم سے سمجھنے کی کوشش کرتے ہوئے ایک نئے فرقہ

کی بنیاد رکھ دی جس میں فرشتوں اور جنات کے وجود کا انکار، اسی طرح جنت و دوزخ اور معجزہ وغیرہ کا انکار کیا اوران چیزوں کے ثبوت میں قرآن وحدیث میں جو ارشادات آئے ہیں ان کی ایسی تشریح کر دی کہ دورِ صحابہ سے آج تک کسی مفسر و عالم یا صوفی بلکہ کسی صحابی نے بھی نہیں کی اور قرآن حدیث کے حقیقی معنیٰ و مفہوم ہی کو بگاڑ کر رکھ دیا اسی سبب سے ان کے مذہب کو عام مسلمانوں میں قبولیت کا درجہ نصیب نہ ہوا، یہاں تک کہ وہ اساتذہ وطلبہ جو علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے متعلق ہیں وہ بھی ان عقائد سے اتفاق نہیں رکھتے ، ہاں وہ لوگ ضرور متفق ہیں جو دہریہ ہیں اور زمانہ ہی کو سب کچھ سمجھ بیٹھے ہیں۔

اب ہم اس تعارف کے بعد اُس کے مذہب کے عقائد باطلہ کو ان کے جوابات کے ساتھ بیان کریں گے۔

نیچری جماعت کے عقائدِ باطلہ اور اہل سنت کے عقائد حقہ

کفریہ عقیدہ (۱)

جنات و ملائکہ کا کوئی وجود نہیں: سرسید نے جنات اور فرشتوں کے وجود کا انکار کیا اور جن وفرشتہ کے نام پر ایسی مخلوق کو ثابت کرنے کی کوشش کی جو عام مسلمانوں کی فکر سے بالکل الگ ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

''جن فرشتوں کا قرآن میں ذکر ہے ان کا کوئی اصل وجود نہیں ہوسکتا'' (تفسیر القرآن، ج۱، ص۴۲،)

''جس طرح جنوں کی مخلوق کو مسلمان نے تسلیم کیا ہے ایسی مخلوق کا وجود قرآن سے ثابت نہیں'' (مقالات سرسید احمد، ح۲، ص۱۸۰)

ان دونوں عبارتوں سے یہ مفہوم نکلتا ہے کہ فرشتوں اور جنوں کا حقیقت میں کوئی وجود نہیں بلکہ یہ ایک خیالی چیز ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن حکیم میں ان کی پیدائش کے متعلق ارشاد فرماتا ہے ﴿والجان خلقنه من قبل من نار السموم﴾ (ترجمہ) اور جن کو اس سے پہلے بنایا بے دھوئیں کی آگ سے۔ (پارہ۱۴، سورۂ حجر، آیت ۲۷)

قرآن کریم میں فرشتوں کے متعلق فرمایا گیا کہ ﴿فالمدبرات امرا﴾ (ترجمہ) پھر کام کی تدبیر کریں۔
(پارہ۳۰، سورۂ نازعات، آیت ۵)

اس آیت کی تفسیر میں امام فخر الدین رازی اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں "قال مقاتل یعنی جبرئیل و میکائیل واسرافیل وعزرائیل علیھم السلام یدبرون امر اللہ تعالٰی فی اھل الارض، وھم المقسمات امرا، اما جبریل فوکل بالریاح والجنود، واما میکائیل فوکل بالقطر والنبات واما ملك الموت فبقبض الانفس، واما اسرافیل فھو ینزل بالامر علیھم "(ترجمہ) امام مقاتل نے فرمایا کہ یہ تدبیر کرنے والے جبرئیل و میکائیل و اسرافیل اور عزرائیل علیہم السلام ہیں جو زمین پر اللہ کے احکام میں تدبیر کرتے

ہیں اور انہیں کو معاملے تقسیم کیے گئے ہیں۔ جیسے حضرت جبرئیل علیہ السلام ہواؤں اور لشکروں پر مامور ہیں اور میکائیل علیہ السلام جو بارش اور سبزہ پر مامور ہیں اور ملک الموت روحوں کے نکالنے پر مامور ہیں اور اسرافیل علیہ السلام عذاب نازل کرتے ہیں۔ (تفسیر کبیر، ج۱۱، ص۲۹)

قرآن کریم جن اور اس کی ذریت کے متعلق ارشاد فرماتا ہے ﴿کان من الجن ففسق عن امر ربه افتتخذونه وذريته اولياء﴾ (ترجمہ) ''ابلیس'' قوم جن سے تھا تو اپنے رب کے حکم سے نکل گیا، بھلا کیا اُسے (ابلیس کو) اور اُس کی اولاد کو میرے سوا دوست بناتے ہو؟ (پارہ۱۵، سورۂ کہف، آیت۵۰)۔

اس آیت کی تفسیر علامہ نسفی نے یوں فرمائی ہے "ومن ذريته "لاقيس" موسوس الصلاة، و"الاعور" صاحب الزنا، و" بتر" صاحب المصائب و"مطوس" صاحب الاراجيف و"داسم" يدخل ويأكل مع من لم يسم الله تعالىٰ"۔ (ترجمہ) جنات کی اولاد سے ''لاقیس'' ہے جو نماز میں وسوسہ ڈالتا ہے اور ''اعور'' ہے جو زنا کرنے پر ابھارتا ہے اور ''بتر'' ہے جو پریشانیاں لاتا ہے اور ''مطوس'' ہے جو گڑھی ہوئی باتوں کو پھیلاتا ہے اور ''داسم'' ہے جو کھانے میں اس شخص کے ساتھ شریک ہو جاتا ہے جس نے بسم اللہ نہ پڑھی ہو۔ (مدرارک التنزیل ص۲۱)

قرآن کریم کی آیتوں اور ان کی تفاسیر سے معلوم ہوا کہ جنات اور فرشتے حقیقت میں موجود ہیں، ان کے نام بھی ہیں اور باقاعدہ قسم قسم کے امور بھی انجام دیتے ہیں۔ اب ملائکہ اور جنات کے ثبوت پر احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

فرشتے: بخاری شریف کے پہلے باب میں حدیث منقول ہے کہ جب حضور ﷺ غار حرا میں عبادت فرمایا کرتے تھے تو آپ کے پاس ایک فرشتہ آیا، جس وقت کہ آپ غار حرا ہی میں تھے اور حدیث کے اگلے حصے میں حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں چل رہا تھا کہ میں نے آسمان کی طرف سے ایک آواز سنی، جب میں نے نگاہ اٹھا کر دیکھا تو وہی فرشتہ (جبرئیل علیہ السلام) آسمان و زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا تھا جو کہ غار حرا میں آیا تھا۔ (بخاری شریف، ج۱ ص۲،۳)

جنات: بخاری شریف میں حدیث پاک ہے کہ سرکار ابد قرار ﷺ بازار عکاظ کی طرف تشریف لے جا رہے تھے تو آپ نے صحابہ کو نماز فجر پڑھائی جب جنوں نے قرآن سنا تو وہ اُس کو غور سے سننے لگے اور بولے یہ ہی وہ چیز ہے جو تمہارے اور آسمانی خبروں کے درمیان رکاوٹ بن گئی ہے، وہاں سے وہ اپنی قوم میں واپس گئے اور بولے ہم نے قرآن کو سنا ہے، وہ حیرت انگیز چیز ہے، وہ ہدایت کی طرف رہنمائی کرتا ہے، ہم اس پر

ایمان لاتے ہیں۔ (بخاری، ج ۲، ص ۳۲۷)
آخر میں ایسے شخص کے متعلق حکم ملاحظہ فرمالیں جس نے فرشتے یا جن کا انکار کیا ہو:
قاضی عیاض علیہ الرحمہ کچھ چیزوں کے متعلق حکم کفر بیان فرماتے ہوئے شفا شریف میں لکھتے ہیں "کذالك من انکر شیأ مما نص فیه القراٰن به کوجود الملئکة و مجیٔ القیامة" (ترجمہ) اگر کسی شخص نے ایسی چیز کا انکار کیا جو کہ قرآن میں صراحت کے ساتھ ذکر کی گئی ہو، جیسے فرشتوں کا وجود اور قیامت کا آنا وغیرہ تو وہ کافر ہو جائے گا۔ (شرح شفا، ج ۲، ص ۵۲۲ بحوالہ، بہار شریعت ج ۱، ص ۹۵)
علامہ ابن حجر مکی نے فتاویٰ حدیثیہ میں فرمایا "جنات کے وجود پر اہل سنت و جماعت ایمان رکھتے ہیں اور معتزلہ اس کے وجود کا انکار کرتے ہیں جب کہ یہ انکار قرآن و حدیث اور اجماع کے خلاف ہے جس کے سبب ان پر حکم کفر لازم آتا ہے" (فتاویٰ حدیثیہ، ص ۱۶۷ بحوالہ، بہار شریعت ج ۱، ص ۹۷)
قرآن و حدیث اور تفاسیر کی معتبر کتب سے ہم نے ثابت کر دیا کہ فرشتے اور جنات موجود ہیں اور جب ان کے موجود ہونے کا ذکر اللہ اور اس کے رسول کے فرامین میں واضح طور پر پایا جا رہا ہے تو پھر ان کی مخالفت کرنا اور ان کو نہ ماننا کفر ہے۔
فرشتوں سے متعلق اہل سنت کا عقیدہ: فرشتے اجسام نوری ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ طاقت دی ہے کہ جو شکل چاہیں بن جائیں، کبھی وہ انسانی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں اور کبھی دوسری شکل میں، وہی کرتے ہیں جسے کرنے کا اللہ نے حکم دیا اور خدا کے حکم کے خلاف کوئی کام نہیں کرتے، نہ وہ مرد ہیں نہ عورت ان کی تعداد اللہ اور اس کے رسول کے علاوہ کوئی نہیں جانتا، فرشتوں کے وجود کا انکار کفر ہے۔ (ماخوذ از: بہار شریعت، ج ۱، ص ۹۰ تا ۹۵)
جنات کے بارے میں اہل سنت کا عقیدہ: جن آگ سے پیدا کیے گئے ہیں ان میں بعض کو یہ طاقت دی گئی ہے کہ جو شکل چاہیں اختیار کر لیں یہ انسانوں کی طرح ذی عقل اور اجسام و ارواح والے ہیں ان میں توالد و تناسل ہوتا ہے کھاتے، پیتے، جیتے اور مرتے ہیں۔ ان کے وجود کا انکار، یا بدی کی قوت کا نام، جن یا شیطان رکھنا کفر ہے۔ (ماخوذ از: بہار شریعت، ج ۱، ص ۹۶ تا ۹۷)

کفریہ عقیدہ (۲)

جنت و دوزخ حقیقت میں موجود نہیں: سرسید کے متعلق ہم نے تعارف میں ہی یہ بات واضح کر دی کہ آں جناب اور ان کے پیروکار ہر چیز کو عقل سے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں اور اپنے اسی معیار کے سبب جا بجا انھوں نے ٹھوکر کھائی ہے اس کی ایک اور مثال ملاحظہ فرمائیں۔

''دوزخ میں سانپ بچھو اور زنجیریں اور تھوہڑ کے درخت ہیں نہ دوزخ کا وجود خارجی ہے بلکہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی جو کلفت روح کو ہوئی تھی بس اسی روحانی اذیت کا اعلیٰ درجہ پر محسوس ہونا، اسی کا نام دوزخ اور جہنم ہے۔ اور نہ جنت میں میوے ہیں، نہ باغ ہیں، نہ محل ہیں، نہ نہریں ہیں، نہ حوریں ہیں، نہ غلمان ہیں، نہ جنت کا وجود خارجی ہے بلکہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی جو راحت روح کو ہوئی تھی بس اسی راحت کا اعلیٰ درجہ پر حاصل ہونا، اسی کا نام جنت ہے'' (بحوالہ از: امتیاز حق و باطل، ص ۱۶۸ تا ۱۶۹)

بانی نیچریت کی اس کج فکری کو ملاحظہ کرنے کے بعد ان کے اس عقیدے کا جواب ملاحظہ فرمائیں۔

قرآن کریم میں جنت و دوزخ دونوں کا واضح طور پر ذکر ہے، ارشاد خداوندی ہے ﴿ھٰذہ جھنم التی یکذب بھا المجرمون﴾ (ترجمہ) یہ ہے وہ جہنم جسے مجرم جھٹلاتے ہیں، (پارہ ۲۷، سورۂ رحمٰن، آیت ۴۳) اور آگے ارشاد فرمایا ﴿ولمن خاف مقام ربہ جنتان﴾ (ترجمہ) اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لیے دو جنتیں ہیں۔ (پارہ ۲۷، سورۂ رحمٰن، آیت ۴۶)

مذکورہ آیتوں سے پتہ چلا کہ جنت و دوزخ موجود ہیں اور دوزخ کا انکار صرف مجرمین ہی کرتے ہیں۔

اور ایک جگہ ارشاد فرمایا ﴿وازلفت الجنۃ للمتقین ° و برزت الجحیم للغٰوین﴾ (ترجمہ) قریب لائی جائے گی جنت پرہیزگاروں کے لیے اور ظاہر کی جائے گی دوزخ گمراہوں کے لیے۔ (پارہ ۱۹، سورۂ شعراء، آیت ۹۰، ۹۱)

ان آیتوں کی تفسیر میں صاحب جلالین نے فرمایا کہ جنت متقیوں کے قریب کی جائے گی یہاں تک کہ وہ اس کو دیکھیں گے اور جہنم کافروں پر ظاہر ہوگی۔ (جلالین شریف ص ۳۱۳)

جنت و دوزخ کے وجود پر فرامین رسول بھی ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ''جو آدمی جنت میں داخل ہوگا اس کو نعمتیں دی جائیں گی، پھر اس کو کوئی تکلیف نہیں ہوگی، اس کے کپڑے پرانے نہیں ہوں گے، نہ اس کی جوانی ختم ہوگی'' (مسلم شریف، ج ۲، ص ۳۸۰)

اور فرمایا ''قیامت کے دن جہنم کی ستر ہزار لگامیں ہونگی، ہر لگام کو ستر ہزار فرشتے پکڑ کر کھینچ رہے ہوں گے'' (مسلم شریف، ج ۲، ص ۳۸۱)

بطور نمونہ ہم نے صرف چار آیتوں اور دو حدیثوں پر اکتفا کیا اگر شمار کروایا جائے تو اس بات کی تائید میں کئی جلدوں پر مشتمل کتاب ترتیب دی جاسکتی ہے کہ بے شک جنت و دوزخ حقیقت میں موجود ہیں اُن کا وجود صرف خیالی نہیں، اسی وجہ سے قرآن و حدیث میں جگہ جگہ جنت و دوزخ کے لیے ''بنائی گئی'' ''تیار

کی گئی'' کے الفاظ آئے ہیں اور ان میں ہمیشگی کے ساتھ رہنے کا ذکر بھی فرمایا گیا ہے اگر جنت ودوزخ صرف انتہائی خوشی اور غم کو کہا جائے جیسا کہ سرسید احمد کا عقیدہ ہے تو پھر ان الفاظ کا کیا مطلب جو کہ قرآن وحدیث میں ہیں؟ نتیجہ میں یہی کہنا پڑے گا کہ قرآن وحدیث کے مطابق جو عقیدہ ہے وہ یہی ہے کہ جنت ودوزخ فی الواقع حقیقت میں وجود خارجی کے ساتھ موجود ہیں اور یہی ہم اہل سنت وجماعت کا عقیدہ ہے۔

جنت ودوزخ کے بارے میں اہل سنت وجماعت کا عقیدہ: جنت ایک مکان ہے کہ اللہ نے ایمان والوں کے لیے بنایا ہے۔اس میں وہ نعمتیں مہیا ہیں جن کو نہ آنکھوں نے دیکھا، نہ کانوں نے سنا، نہ کسی آدمی کے دل پر ان کا خیال گذرا، جو کوئی مثال اس کی تعریف میں دی جائے سمجھانے کے لیے ہے ورنہ دنیا کی اعلیٰ سے اعلیٰ شی کو جنت کے کسی شی کے ساتھ کچھ مناسبت نہیں، جنت کتنی وسیع ہے اس کو اللہ ورسول ہی جانیں، اجمالی بیان یہ ہے کہ اس میں سو درجے ہیں، ہر دو درجہ میں وہ مسافت ہے جو زمین وآسمان کے درمیان ہے۔

(بہار شریعت، ج۱،ص ۱۵۲،۱۵۳)

دوزخ یہ بھی ایک مکان ہے جو کہ پروردگار قہار وجبار کے قہر وغضب کا مظہر ہے۔(بہار شریعت، ج۱،ص ۱۶۳)

قیامت وبعث، حشر وحساب، ثواب وعذاب، جنت ودوزخ سب کے وہی معنیٰ ہے جو مسلمانوں میں مشہور ہیں۔ جو شخص ان چیزوں کو تو حق کہے مگر ان کے نئے معنیٰ گڑھے وہ حقیقتاً ان چیزوں کا منکر ہے اور ایسا شخص کافر۔

(بہار شریعت، ج۱،ص ۱۵۱)

کفریہ عقیدہ (۳)

اللہ ورسول اور احکامِ اسلام کا منکر بھی مسلمان ہے: سر سید احمد خان کا تیسرا اور آخری عقیدہ جو ہم بیان کرنے جارہے ہیں اس میں وہ کفر کی کس منزل پر جا پہنچے ہیں اس کا اندازہ کرنا دشوار ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

''جو کسی مذہب کو نہیں مانتا نہ کسی رسول کا اقرار کرتا ہے اور نہ کوئی حکم (فرض یا واجب) مانتا ہے حتیٰ کہ اللہ کی ذات پر بھی ایمان نہیں رکھتا وہ بھی مسلمان ہے'' (بحوالہ فتنوں کا ظہور ص ۷۶)

اسلام نام ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کو، اس کے جملہ انبیا اور رسولوں کو، ساتھ ہی اس کے ان تمام احکام کو ماننے کا جو رب نے اپنے پیغمبر کے ذریعہ لوگوں کو عطا فرمایا اور سرسید احمد کی ذکر کردہ بات سے ان تمام چیزوں کا انکار ثابت ہو رہا ہے اور یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ جب اللہ اور اس کے رسولوں نیز تمام کے تمام احکام کا انکار ہو گیا تو پھر اسلام اور ایمان کے نام پر بچتا کیا ہے کہ جس کو ماننا ہر اُس شخص کے لیے ضروری ہو جو خود کو مسلمان کہلواتا ہے۔ یاد رکھیں کہ ہمارے مذہب مہذّب اسلام میں (جو کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا پسندیدہ دین ہے) ضروریات دین

میں سے کسی بھی ایک شی کا انکار کرنے سے انسان دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے اب اگر کوئی اللہ و رسول کو ہی نہ مانے اور ان کے احکام کو ہی تسلیم نہ کرے تو پھر بھلا وہ کس طرح سے مسلمان ہو سکتا ہے۔ عقل کے جس بے لگام گھوڑے پر بیٹھ کر سر سید زندگی بھر اس کو اندھا دھند دوڑاتے رہے ہیں اس سے اتنی بات صاف طور پر سمجھ میں آتی ہے ٹھوکر کھاتے کھاتے وہ جہنم کے گڑھے میں ضرور جا گریں گے کیوں کہ ذہن و دماغ کے چھوٹے سے ترازو پر دین و دنیا کی ہر چیز کو کوئی تولنے لگے تو سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہوگا کہ ترازو کے پلڑے ٹوٹ جائیں گے اور مرغ عقل جہاں تھک ہار کر رک جائے گا وہ جگہ گمراہی اور لا مذہبیت کی بھول بھلیوں کے علاوہ اور کوئی نہیں ہو سکتی کیوں کہ ہر چیز کو سر کی آنکھوں سے دیکھنے کی طاقت و قوت اگر انسان کے پاس ہو تو رب کائنات نے مومنوں کی ابتدائی صفت جو بیان فرمائی کہ ''وہ غائب پر ایمان لاتے ہیں'' اس کا مطلب ہی کیا رہ جائے گا؟ اس کے لیے ضروری ہے کہ کچھ چیزیں ایسی بھی ہوں جو ہماری دسترس سے باہر اور نظروں سے اوجھل ہو۔ یہی وہ مقام ہے جہاں سر سید ٹھوکر کھا گئے اور جو چیزیں اُن کی عقل میں نہیں آسکیں اُن کا انھوں نے انکار کر دیا اور اسی سبب سے اہل اسلام اور مسلمانوں کے نزدیک اُن کی شخصیت ساقط الاعتبار ہو گئی۔

نیچری جماعت کی چند مشہور گمراہ کن کتابیں

۱)	آثار الصنادید	۶)	اسباب بغاوت ہند
۲)	خطبات احمدیہ	۷)	تفسیر القرآن
۳)	الکلام	۸)	رسالہ نمیقہ
۴)	سفر نامہ لندن	۹)	مقالات سر سید
۵)	تاریخ ضلع بجنور	۱۰)	مضامین سر سید

نیچری جماعت کی چند گستاخانہ عبارتیں بلا تبصرہ پیش خدمت ہیں:۔

۱) جو ہمارے خدا کا مذہب ہے وہی ہمارا مذہب، خدا نہ ہندو ہے نہ عرفی مسلمان، نہ مقلد نہ لا مذہب، نہ یہودی نہ عیسائی، وہ تو پکا چھٹا ہوا نیچری ہے۔ (مقالات سر سید، ح ۱۵، ص ۱۴۷)

۲) نبوت ایک فطری چیز ہے، ہزاروں قسم کے ملکات انسانی ہیں، بعض دفعہ کوئی خاص ملکہ کسی خاص انسان میں ازروئے خلقت و فطرت کے ایسا قوی ہوتا ہے کہ وہ اس کا امام یا پیغمبر کہلاتا ہے۔ لوہار بھی اپنے فن کا امام یا پیغمبر ہو سکتا ہے، شاعر بھی اپنے فن کا امام یا پیغمبر ہو سکتا ہے، ایک طبیب بھی اپنے فن کا امام یا پیغمبر ہو سکتا ہے۔
(تفسیر قرآن ج ۱ ص ۲۳، ۲۴)

۳)اور وہ (حضرت مریم) حسب قانون فطرت انسانی اپنے شوہر یوسف سے حاملہ ہوئی۔ (تفسیر قرآن ج ۲رص ۳۰)
۴)شق القمر کا ہونا محض غلط ہے اور بانی اسلام نے کہیں اس کا دعوی نہیں کیا (تصانیف احمدیہ، ج ۱، حصہ ۱، ص ۲۱)
۵)جبرائیل نام کا کوئی فرشتہ نہیں نہ وہ وحی لیکر آتا تھا بلکہ یہ ایک قوت کا نام ہے جو نبی میں ہوتی ہے (تفسیر قرآن ج ۱، ص ۱۳۰)
۶)جتنے پیغمبر گذرے سب کے سب نیچپری تھے۔ (مقالات سرسید، ح ۱۵، ص ۱۴۷)
۷)میرے نزدیک قرآن مجید سے ان کا (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) بے باپ ہونا ثابت نہیں۔ (مکتوبات سرسید، ح ۲، ص ۱۱۶)
۸)غلط قصوں میں سے جو مسلمانوں کے یہاں مشہور ہیں، ایک قصہ امام مہدی آخرالزماں کے پیدا ہونے کا ہے اس قصے کی بہت سی حدیثیں کتب احادیث میں بھی مذکور ہیں مگر شبہ نہیں کہ سب جھوٹی اور مصنوعی ہیں۔
(مقالات سرسید، ح ۶، ص ۱۲۱)

نیچپری جماعت کے متعلق حکم شرع

امام اہل سنت پروانۂ شمع رسالت محافظ ناموس نبوت سیدی سرکار اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان ارشاد فرماتے ہیں ’’سید احمد خان علی گڑھ اور اس کے متبعین سب کفار ہیں‘‘
(امور عشرین، ص: ۳)

☆☆☆☆☆

ساتواں باب

صلح کلی

ماخوذ از

فتاویٰ حشمتیہ

(شیر بیشۂ اہل سنت حضرت علامہ حشمت علی خان رضوی علیہ الرحمہ)

صلح کلی

"صلح کلی"، حقیقت میں اسے کہتے ہیں جو ہر مذہب کو حق جانے کسی کو باطل نہ مانیں۔اور عام طور سے صلح کلی ایسے شخص کو بھی کہتے ہیں جو بد مذہبوں، بے دینوں پر ردوطرد (تردید) سے اپنی ناراضگی ظاہر کرے اور کہے کہ ہم اپنی قبر میں جائیں گے وہ اپنی قبر میں جائے گا۔ہمیں کیا ضرورت ہے کہ ہم خواہ مخواہ بد مذہبوں، بے دینوں کا رد کر کے دنیا میں برے بنیں۔اور کہے کہ جتنی دیر ہم ان کا رد کریں گے، ان کو برا بھلا کہتے رہیں گے، ان کو گالیاں دیتے رہیں گے اتنی دیر ہم درود شریف پڑھیں تو ثواب بھی ملے گا اور کوئی ہمیں بری نظر سے بھی نہیں دیکھے گا۔ (جیسا کہ علاقۂ دکن میں مولویوں کا ایک بڑا گروہ ایسے خیالات کا حامل ہے) یہ خیالات اشد بد مذہبی بلکہ الحادوارتداد کی جڑ ہیں۔اگر اسی کا نام اسلام یا خلق عظیم تھا تو اللہ تعالیٰ نے کافروں، مرتدوں اور منافقوں پر شدت وغلاظت (سختی برتنا) کی تعلیم قرآن عظیم میں کیوں دی؟

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔﴿یایھاالنبی جاھدالکفار والمنٰفقین واغلظ علیھم﴾ (ترجمہ) اے نبی جہاد کرو کافروں اور منافقوں پر اور ان پر سختی کرو۔ (پارہ ۱۰، سورۂ توبہ، آیت ۷۳)

اور فرماتا ہے جل جلالہ:۔﴿یا ایھاالذین اٰمنوا قاتلواالذین یلونکم من الکفار ولیجدوا فیکم غلظة﴾ (ترجمہ) اے ایمان والو جہاد کرو ان کافروں سے جو تمہارے قریب ہیں اور چاہیے کہ وہ تم میں سختی پائیں۔ (پارہ ۱۱، سورۂ توبہ، آیت ۱۲۳)

مذکورہ دونوں آیتوں سے پتہ چلا کہ کافروں اور منافقوں پر سختی اور شدت برتنے کا حکم خود اللہ نے عطا فرمایا ان بے دینوں کو یہ نہیں معلوم کہ ہر شخص اگر چہ اپنی قبر میں جائے گا لیکن باوجود قدرت واستطاعت اگر کوئی شخص بدمذہبوں، بے دینوں کی بدمذہبیوں، بے دینیوں پر قصداً رد وابطال نہ کرے گا اور امت مصطفویہ علی صاحبھا والہ الصلاۃ والتحیۃ کو ان کے کفریات وضلالات میں مبتلا ہوتے دیکھ کر بھی ساکت وخاموش رہے گا تو خود اس کی قبر بھی واحد قہار جل جلالہ کی لعنتوں سے بھر دی جائے گی۔یہ ان بدمذہبوں کی قبر میں تو نہ جائے گا لیکن خود اس کی قبر میں وہی عذابات وعقوبات ہوں گے جو ان بدمذہبوں کے لیے ہیں کہ اس نے اپنے سکوت اور اپنی مداہنت سے ان بدمذہبوں، بے دینوں کو اشاعت کفر وضلال میں مدد پہنچائی۔حدیث شریف میں ہے نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں:"اذاظھرت الفتن او قال البدع وسب اصحابی فلیظھر العالم علمه ومن

لم یظهر علمه فعلیه لعنة اللّٰه والملائکة والناس اجمعین لا یقبل اللّٰه منه صرفا ولا عدلا" (ترجمہ)
جب فتنے ظاہر ہوں (یا یہ فرمایا کہ بدمذہبیاں پھیلیں) اور میرے اصحاب کو برا کہا جائے تو عالم پر فرض ہے کہ اپنا علم ظاہر کرے (ان بدمذہبوں کا اور صحابہ کی شان میں توہین کرنے والوں کا رد کرے) اور جو عالم اپنا علم ظاہر نہ کرے اس پر اللہ کی لعنت، تمام فرشتوں کی لعنت اور تمام لوگوں کی لعنت۔ اللہ نہ اس کا فرض قبول کرے نہ اس کا نفل۔

جب صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی شان میں توہین کرنے والوں کا باوصف قدرت واستطاعت رد کرنے سے سکوت کرنے والا تمام انسانوں کا، تمام فرشتوں کا بلکہ خود اللہ واحد قہار جل جلالہ کا ملعون ہے تو خود حضور اکرم سید عالم ﷺ کی توہین وتنقیص بلکہ خود حضرت رب العزت جل جلالہ کی تکذیب کرنے والوں کا رد کرنے سے قدرت واستطاعت ہوتے ہوئے بھی سکوت کرنے والا کفریات وضلالات کے رد پر قادر ہوتے ہوئے بھی ان پر رواداری برتنے والا کیسا اشد ترین ملعون ہوگا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

شیخ (احمد فاروقی سرہندی) مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۰۳۴ھ) اپنے مکتوبات جلد اول کے مکتوب ۱۶۵ر میں صفحہ ۱۶۹ر پر اپنے خلیفہ ومرید سیادت پناہ جناب سید شیخ فرید علیہ الرحمہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ بات لازم ہے کہ ساری ہمت شریعت مطہرہ کے احکام بجالانے میں صرف کرنی چاہیے اور پابند شریعت علمائے دین وصالحین کی تعظیم وتوقیر کرنی چاہیے اور شریعت مطہرہ کے احکام کو رائج کرنے میں کوشش کرنی چاہیے اور مسلمان کہلانے والے بدمذہبوں اور گمراہوں کو ذلیل رکھنا چاہیے کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ جس نے کسی بدمذہب کی تعظیم کی اس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد دی اور کافروں کے ساتھ جو خدا تبارک وتعالیٰ کے دشمن اور اس کے پیارے رسول ﷺ کے دشمن ہیں دشمن رہنا چاہیے اور کسی طور پر ان کو عزت نہ دینی چاہیے اور ان بدنصیبوں کو اپنی مجلسوں میں آنے نہیں دینا چاہیے اور ان سے انس پیدا نہیں کرنا چاہیے اور ان کے ساتھ شدت وغلظت کرنا چاہیے اور جہاں تک ہو سکے کسی بات میں ان کی طرف رجوع کرنا نہیں چاہیے۔ اور اگر بالفرض کوئی ضرورت پڑ جائے تو بیت الخلا جانے کی طرح شرعی ناگواری اور مجبوری کے ساتھ ان سے اپنی حاجت پوری کرنی چاہیے۔ آپ کے نانا جان ﷺ کی بارگاہ قدس تک جو راستہ پہنچاتا ہے وہ یہی ہے' اگر اس راہ پر چلا نہ جائے گا تو حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ قدس تک پہنچنا دشوار ہے۔ یہ بات بہت دور ہے یہ امر بہت بعید ہے۔"

صلح کلیوں کے چند اعتراضات اوران کے جوابات

صلح کلی فرقے کے وہ لوگ جو مسلمانوں کے مولوی بن گئے ہیں جو حقیقتاً جاہل ہیں یا پڑھ لکھ کر بحکم "اضلہ اللہ علی علم" جاہل بن گئے ہیں، وہ اپنے وعظوں میں مسلمانوں کو یوں بہلاتے ہیں کہ (اعتراض) حضور اقدس ﷺ تو کافروں پر بھی مہربان تھے (اعتراض)، حضور ﷺ نے تو کبھی کافر کو بھی کافر نہیں کہا۔ (اعتراض) اور بھائی بات بھی یہی ہے کہ کافر کو بھی کافر نہیں کہنا چاہیے شاید وہ کسی وقت مسلمان ہو جائے۔ (اعتراض) حضور ﷺ نے تو اپنے کسی دشمن کو بھی برا نہیں کہا پھر ہم کیوں کسی کو برا کہیں؟ (اعتراض) قرآن نے تو فرمادیا ہے کہ کافروں سے کہہ دو ﴿لکم دینکم ولی دین﴾ (ترجمہ) تمہارے لیے تمہارا دین اور میرے لیے میرا دین۔ (پارہ:۳۰ سورۂ کافرون آیت:۶) اور یہ کہ ﴿لا اکراہ فی الدین﴾ (ترجمہ) دین کے معاملے میں کوئی زبردستی نہیں (پارہ:۳ سورۂ بقرہ آیت:۲۵۶) پھر ہم کسی کارد کرکے کسی کو کافر، بدمذہب کہہ کر دین کے بارے میں خواہ مخواہ اس سے کیوں جھگڑا کریں۔کسی کے ساتھ خواہ وہ کیسا ہی ہو غلظت وشدت کرنا خلق عظیم کے خلاف اور بد خلقی ہے۔

(جواب) عوام اہل سنت اگر بدمذہبوں، لامذہبوں، بددینوں، بے دینوں کی صحبتوں میں بیٹھیں گے، ان کے جلسوں میں شریک ہوں گے، ان کی تقریریں سنیں گے تو اگر معاذ اللہ ان کے ضلالات کو قبول کرلیں گے تو خود بھی بدمذہب یا مرتد ہو جائیں گے اور اگر قبول نہ کریں لیکن ان کفریات وضلالات پر ردوطرد کرنے سے خاموش رہیں گے تو اگرچہ ان جلسوں میں ان پر رد کرنا ان کی قدرت واستطاعت سے باہر ہو لیکن ان جلسوں، صحبتوں میں جانے سے پرہیز کرنا تو ان کی قدرت واستطاعت میں تھا۔ لہٰذا بحکم حدیث ملعون بنیں گے، بحکم قرآن عظیم ﴿انکم اذا مثلہم﴾ (پارہ:۵ سورۂ نساء آیت:۱۴۰) قیامت کے دن انہی کے ساتھ ایک ہی رسی میں بندھیں گے اور اگر ان کے جلسوں میں ان کے عقائد کفر وضلال پر ردوطرد کریں گے تو ان کو اشتعال ہوگا، لڑائی، جھگڑے کے واقعے، مارپیٹ، گالی گلوج، گرفتاری، سزایابی اور جرمانے کے حادثے رونما ہوں گے۔ تو دین وایمان کی حفاظت، امن وامان کی سلامت، آخرت کی نجات، فتنہ وفساد کا انسداد اسی میں منحصر کہ بحکم حدیث کریم وقرآن عظیم مسلمانان اہل سنت تمام بدمذہبوں، بددینوں، لامذہبوں، بے دینوں سے قطعاً علیحدہ اور بیزار ونفور رہیں، ان کی صحبت ومحبت سے بالکلیہ پرہیز رکھیں۔

(جواب) ان گونگے شیطانوں کو کون سمجھائے کہ مسلمانوں کو کافروں سے ﴿لکم دینکم ولی

دین ﴾ (پارہ:۳۰'سورہ کافرون'آیت:۱) کہنے کا حکم آیات قتال وشدت سے منسوخ ہو چکا اور انھیں آیات مبارکہ نے بتا دیا کہ ﴿لا اکراہ فی الدین﴾ (پارہ:۳'سورہ بقرہ'آیت:۲۵۶) کا ارشاد جس مدت کے لیے تھا وہ مدت بھی منقضی (ختم) ہوگئی اور منسوخ پر عمل کرنا جائز نہیں۔

(جواب) اسی طرح حضور اقدس ﷺ اپنے رب جل جلالہ کے عطا فرمائے ہوئے علم محیط ما کان و ما یکون سے جانتے تھے کہ فلاں کافر سے یہ نرمی کی جائے گی تو وہ مسلمان ہو جائے گا' فلاں کافر کے ساتھ یہ لینت برتی جائے گی تو وہ اسلام لے آئے گا تو حضور اقدس ﷺ اپنے علم اقدس کے مطابق بحکم الٰہی انھیں کافروں کے ساتھ لینت ورفق وملاطفت برتتے جو اس طرح مشرف بہ اسلام ہو جانے والے ہوتے۔ عامۂ علمائے اہل سنت کو تو یہ علم غیب نہیں۔ان کے لیے یہی حکم شرعی ہے کہ جن کو دیکھیں کہ شبہات میں معاذ اللہ مبتلا ہیں ان کے شبہات رفق ونرمی کے ساتھ زائل کرنے کی سعی کریں۔جن لوگوں کو غلط فہمی' یا نافہمی یا ناواقفی کے سبب مذہب اہل سنت سے بھٹکتا ہوا دیکھیں ان کو مہربانی وآشتی کے ساتھ سمجھائیں' ان کی غلط فہمی' نافہمی وناواقفی دور کرنے کی کوشش کریں اور جن بدمذہبوں' بے دینوں کو معاند وہٹ دھرم پائیں ان کے کفر وضلال پر حسب وسعت وبقدر قدرت پوری طرح شدت وغلظت کے ساتھ رد وطرد فرمائیں۔

(جواب) عام طور پر یہ کہنا بھی حضور اقدس ﷺ پر افترا (الزام) ہے کہ حضور ﷺ نے کبھی اپنے کسی دشمن کو برا نہیں کہا۔احادیث شریفہ کی تلاوت کرنے والے بخوبی جانتے ہیں کہ حضور آقائے دو عالم ﷺ نے بارہا اپنے دشمنوں کے ہلاک وخراب وبرباد ہونے کی پاک' مبارک دعائیں اپنے چاہنے والے' اپنے ناز اٹھانے والے رب بے نیاز جل جلالہ کی بارگاہ میں عرض کی ہیں اور دیکھنے والوں نے ان کے مستجاب ہونے کی قاہر (روشن) تجلیاں اپنی آنکھوں سے دیکھی ہیں۔

حضرت مجدد الف ثانی' امام ربانی شیخ احمد فاروقی قدس سرہ الرحمانی سرہند (وفات ۱۰۳۴ھ) اپنے مکتوبات جلد اول کے مکتوب نمبر ۱۹۳ر میں صفحہ ۱۹۳ر پر فرماتے ہیں۔"حضور سرور دارین ﷺ نے اپنی بعض دعاؤں میں مشرکوں پر ان الفاظ سے نفریں (دعائے ہلاکت) فرمائی ہے کہ اے اللہ! ان کے جتھے کو توڑ دے' ان کی جماعت کو منتشر کر دے' ان کی بنیاد کو ویران کر دے اور ان کو عزت وقدرت والے کی پکڑ میں گرفتار فرمالے۔"

اور اگر بالفرض ایسا ہی ہوا ہو تو ہمیں قرآن عظیم بتاتا ہے کہ اللہ واحد قہار جل جلالہ اپنے محبوب

جمیل ﷺ کے دشمنوں کو برا کہنے سے ہرگز خاموش نہ رہا۔ کہیں اپنے محبوب ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والے کو ابتر کہا ﴿ان شانئك هو الابتر﴾ (پارہ:۳۰' سورۂ کوثر' آیت:۳) کہیں اپنے محبوب ﷺ کی تکذیب کرنے والوں کو ہر وقت ہانپنے والے کتے کے ساتھ تشبیہ دی ﴿فمثله كمثل الكلب ان تحمل عليه يلهث او تتركه يلهث﴾ (پارہ۹' سورۂ اعراف' آیت:۱۷۶) کہیں اپنے محبوب ﷺ کو جھٹلانے والوں کی تمثیل' کتابیں لادنے والے گدھے کے ساتھ بیان فرمائی ﴿كمثل الحمار يحمل اسفارا﴾ (پارہ:۲۸' سورۂ جمعہ' آیت:۵) کہیں اپنے محبوب ﷺ کو معاذ اللہ "تبا لك سائر اليوم" کہنے والے کی مذمت و فضیحت بیان فرمانے کے لیے پوری سورت مبارکہ ﴿تبت يدا ابى لهب﴾ (پارہ:۳۰' سورۂ لہب' آیت:۱) نازل فرمائی' کہیں اپنے محبوب ﷺ کو معاذ اللہ مجنون کہنے والے کے دس قبائح و فضائح بیان فرمادیے۔ من جملہ ان کے، اس کو ولدالزنا بھی فرمادیا' اس کو سوٗر بھی بتادیا ﴿بعد ذلك زنيم﴾ اور ﴿سنسمه على الخرطوم﴾ (پارہ:۲۹' سورۂ قلم' آیت:۱۳،۱۶) کہیں اپنے محبوب ﷺ کے مخالفوں کو چمار، بھنگی، الو، گدھے، کتے، سوٗر سے غرض دنیا بھر کے ہر ایک ذلیل اور رذیل سے بھی رذیل تر بتایا۔ ﴿ان الذين يحادون الله ورسوله اولئك فى الاذلين﴾ (پارہ:۲۸' سورۂ مجادلہ' آیت:۲۰) کہیں اپنے محبوب ﷺ کی عزت و عظمت پر ایمان نہ لانے والوں کو کنکر' پتھر' پیشاب' لید اور گوبر سے بلکہ دنیا بھر کی ہر ایک چیز سے بھی بدتر فرمایا۔ اولئك هم شر البرية (پارہ:۳۰' سورۂ بینہ' آیت:۶)۔

توصلح کلی واعظوں کے کہنے کے مطابق سنت نبویہ تو یہ ٹھہری کہ اپنے کسی دشمن کو بھی کبھی برانہ کہیں لیکن قرآن عظیم نے سنت الٰہیہ یہ بتائی) کہ حضور اقدس ﷺ کے دشمن کی مذمت اس کی برائی بیان کرنے سے ہرگز خاموش نہ رہا جائے۔ تو اب واعظوں' مولویوں پر لازم ہوا کہ جو کسی دنیوی مخالفت یا ذاتی مخاصمت کی بنا پر خود ان کے دشمن ہوں ان کو کبھی ہرگز برانہ کہیں۔ لیکن جن خبثا کو حضور آقائے اکرم، مولائے اعظم ﷺ کا دشمن پائیں ان کی برائیاں بیان کرنے سے حتی الوسع ہرگز دریغ نہ کریں۔ ولله الحجة القاهرة

(جواب) ان صلح کلی واعظوں کو کون سوجھائے (سمجھائے) کہ یہ کہنا تو معاذ اللہ کفر تک پہنچتا ہے کہ حضور ﷺ نے کسی کافر کو بھی کافر نہ کہا۔ ہر مسلمان کا ایمان ہے حضور اکرم ﷺ وہی فرماتے ہیں جو ان کے رب جل جلالہٗ کی جانب سے ان کو وحی کی جاتی ہے۔ اور خود قرآن عظیم فرماتا ہے۔ ﴿قل يا ايها الكافرون لا اعبد ما تعبدون ولا انتم عبدون ما اعبد﴾ (ترجمہ) اے محبوب! تم فرمادو کہ اے کافرو! تمہارے معبودوں کی

پوجا میں نہیں کرتا اور نہ تم میرے معبود کی پوجا کرتے ہو (پارہ:۳۰ سورۂ کافرون آیت:۱،۲،۳)۔ یہاں اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے محبوب ﷺ کو حکم دے رہا ہے کافروں کو یہ کہہ کر پکارو کہ اے کافرو! یعنی کافروں کو کافر کہہ کر مخاطب کر کے ان کو یہ بات سنادو۔

(جواب) حق کے ان دشمنوں باطل کے ان دوستوں کو کون دکھائے یہ کہنا کہ'' کافر کو کافر مت کہو شاید وہ کبھی مسلمان ہو جائے'' شرعاً ایسا بدیہی البطلان (شریعت کی نگاہ میں کھلم کھلا باطل) ہے۔ جس کا بطلان (باطل اور غلط ہونا) ہر مسلمان پر واضح وعیاں ہے۔ کافر کو بحکم شرع اسی وقت تک کافر کہا جائے گا جب تک وہ کافر ہے۔ اور جب بتوفیق اللہ تعالیٰ وہ مسلمان ہو جائے گا تو اس وقت اس کو مسلمان ہی کہا جائے گا۔ مسلمان کو مسلمان اس وقت تک مسلمان کہیں گے جب تک کہ وہ مسلمان ہے۔ اور جس وقت کوئی مسلمان معاذ اللہ کافر ہو جائے گا اس وقت اس کو کافر و مرتد کہیں گے۔ ان صلح کلی واعظوں کے اس نجس قول کا مطلب یہ ٹھہرا کہ مسلمان کو مسلمان مت کہو شاید وہ کبھی معاذ اللہ کافر ہو جائے۔ شربت انگور کو شربت مت کہو شاید کبھی مسکر ہو کر شراب بن جائے۔ شراب کو شراب مت کہو شاید کسی وقت سرکہ ہو جائے۔ سور کو سور مت کہو شاید کسی وقت کانِ نمک میں جا کر نمک بن جائے ۔حتی کہ بیوی کو بیوی مت کہو شاید کسی وقت طلاق دے بیٹھو اور وہ تمہارے لیے بالکل اجنبیہ ہو جائے۔
ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

(اعتراض): چوں کہ درحقیقت تبلیغ و وعظ و نصیحت انبیاے کرام کا منصب تھا اور اُن کی وراثت میں علماے امت محمدیہ کو حاصل ہوا ہے اس واسطے ہم کو دیکھنا چاہئے کہ انبیاے کرام کا کیا طریقہ تھا؟

(جواب): کیا حضرات انبیا کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام معاذ اللہ دشمنان خدا کی محبت کو عین ایمان بتاتے تھے کیا اُن سے دوستی و وداد و اتفاق واتحاد مناتے تھے، کیا اُن کے کفریات و شرکیات کے رد و ابطال سے سکوت فرماتے تھے وغیرہ۔ نہیں ہر گز نہیں۔ جن حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ﴿اذ هبا الی فرعون انه طغٰی فقولا له قولا لينا لعله يتذكر او يخشی﴾ کی تعمیل فرمائی (ترجمہ) کہ تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ! بیشک اس نے سر اٹھایا تو اُس سے نرم بات کہنا اِس اُمید پر کہ وہ دھیان کرے یا کچھ ڈرے۔ انہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسی فرعون سے ﴿انی لاظنك يفرعون مثبورا﴾ بھی فرمایا (ترجمہ) یعنی میرے گمان میں تو اے فرعون! تو ضرور ہلاک ہونے والا ہے۔ ہمارے آقا و مولیٰ سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی نسبت جس طرح ﴿لو كنت فظا غليظ القلب لانفضوا من حولك﴾ ارشاد ہوا کہ (ترجمہ) اے محبوب اگر تم تند خوسخت دل

ہوتے تو وہ ضرور تمہارے گرد سے منتشر ہو جاتے۔ اسی طرح ہمارے مالک و آقا سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کو یہ حکم بھی ملا ﴿یایھاالنبی جاھد الکفار والمنفقین واغلظ علیھم﴾ (ترجمہ) اے غیب کی خبریں دینے والے جہاد فرماؤ کافروں اور منافقین پر اور اُن پر سختی کرو۔

(اعتراض) ہمارا یہ مطلب نہیں کہ موقع پر احقاق حق (حق کو ثابت کرنا) ترک کیا جائے۔ نہیں ہرگز نہیں بلکہ مقصد صرف اس قدر ہے کہ دوسرے فرقے والوں کو مخاطب نہ بنایا جائے۔ ان کے اقوال وکلمات نقل کر کے ان کا رد نہ کیا جائے۔ بس فقط اپنے عقائد ومسائل بیان کر دیے جائیں۔ اہل سنت کے عقائد ومسائل کا بیان کر دینا ہر مخالف کا رد ہے۔ اس طریقے پر عمل کرنے سے کسی فرقے کی دل آزاری بھی نہ ہوگی، کسی فرقے کو مخاطب کر کے اس کے اقوال نقل کرتے ہوئے ان کا رد کرنا یہ نہایت برا طریقہ ہے، مصلحت کے خلاف ہے۔ ایسا کرنے سے اس فرقہ کو شہرت حاصل ہوتی ہے۔ ان کو ضد بڑھ جاتی ہے۔ اور وہ شدت کے ساتھ اپنے عقیدوں کا اعلان کرنے لگتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اگر ان کو مخاطب نہ بنایا جاتا اور ان کے ردو طرد کا اعلان نہ ہوتا تو دس بیس ان کے ہم خیال ہو جاتے۔ مگر ایسا کرنے سے ہزاروں لاکھوں ان کے ہم عقیدہ بنتے چلے جاتے ہیں۔

(جواب) بدمذہبوں، گمراہوں کے اقوال کفر وضلال کا ابطال وازہاق اور مذہب حق کا اثبات واحقاق تمہاری مصلحت کے خلاف ہو مگر سنت اللہ وسنت الرسول وسنت صحابہ وسنت ائمہ وسنت علما کے مطابق ہے جل جلالہ و ﷺ۔ قرآن وحدیث واقوال ائمہ وعلمائے قدیم وحدیث (جدید) میں آج تک بدمذہبوں' گمراہوں کا ردو طرد ہی معمول رہا۔ قرآن عظیم سے تحفۂ اثنا عشریہ تک گمراہوں کو مخاطب ہی بنا کر ان کا رد ہوا ہے۔ اور ﴿جادلھم﴾ کا صیغہ خود اس کا حکم دے رہا ہے۔ نہ وہ جو صلح کلیہ کہتے ہیں کہ مخاطب نہ بنایا جائے' رد کا اعلان نہ ہو۔ اگر بدمذہبوں' بددینوں کو مخاطب بنا کر ان کے اقوال کفر وضلال کے رد وابطال کا اعلان نہ ہوتا تو وہ چھپی آگ کی طرح چپکے ہی چپکے پھونکتے رہتے۔

صلح کلی مولویو! تمہارے نزدیک دس بیس سنیوں کا گمراہ ہو جانا کچھ بات نہیں مگر اللہ ورسول جل جلالہ و ﷺ کے نزدیک بہت سخت ہے ﴿تحسبونہ ھینا وھو عند اللہ عظیم﴾۔

اس خبیث صلح کلی فرقے کے کچھ افراد وہ ہیں جو مسلمانوں کے پیر بن گئے ہیں اور وہ اپنی مسند

مشیخیت پر بیٹھ کر خرقۂ مکر پہنے ہوئے زور وفریب کے موٹے موٹے دانوں کی تسبیح کھٹا کھٹ گھماتے ہوئے اس طرح بھولے بھالے سنی مسلمان کو پھسلاتے ہیں کہ میاں یہ مولویوں کے جھگڑے ہیں کہ فلاں کافر فلاں بد مذہب فلاں گمراہ ہے۔ ہم تو پیر فقیر لوگ ہیں ہم کو اللہ اللہ کرنے سے فرصت کہاں کہ ان جھگڑوں میں پڑیں، پیر فقیر ہمیشہ ایسے جھگڑوں سے علیٰحدہ رہتے ہیں اوران میں کے بعض جو مکارانہ تواضع اور فریب کارانہ اِنکسار کے لباس کے آراستہ ہوتے ہیں وہ یوں کہتے ہیں کہ اجی!! ہم تو فقیر ہیں ہم تو اپنے آپ ہی کو سب سے برا سمجھتے ہیں پھر ہم کیوں کسی کو برا کہیں اوران میں کہ بعض مکار وعیار اپنے مریدوں کو یوں تلقین کرتے ہیں:
(دوستوں سے دوستی رکھی جائے اور دشمنوں سے رواداری)

سب پیروں کے پیر اور جملہ میروں کے میر، پیر پیراں میر میراں، حضور پُرنور، قطب الاقطاب، غوث الاغواث سیدنا الشیخ محی الدین ابو محمد عبدالقادر الحسنی والحسینی الجیلانی البغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا بہ سے بڑھ کر کونسا اللہ اللہ کرنے والا پیر فقیر ہوگا جن کا قدم باجماع تمام اولیاے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی گردنوں پر ہے، خود سرکار غوثیت مدار رضی اللہ عنہ نے کتاب مستطاب غنیۃ الطالبین شریف تصنیف فرمائی اور مسلمان کہلانے والوں میں جس قدر گمراہ بد مذہب مرتد فرقے اس وقت تک پیدا ہو چکے تھے، ان سب کے عقائد کفر وضلال نقل فرما کر ان پر صاف صاف احکامِ شرعیہ صادر فرمادیے پھر کیا ان کے اللہ اللہ کرنے میں کچھ کمی آگئی یا ان کے مراتب ولایت میں معاذ اللہ کچھ فرق پڑ گیا حاشا! بلکہ ہوا یہ کہ خود اُن کے بابا جان سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کے دین پاک نے ان سے آکر فرمادیا کہ تم نے مجھ کو زندہ کردیا تم محی الدین یعنی دین کو زندہ کرنے والے ہو، حضرت امام حجۃ الاسلام محمد محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب تصوف احیاء العلوم شریف میں بد مذہبوں بددینوں پر غلظت وشدت کے احکام شرعیہ بیان فرمائے کیا اس سے ان کی صوفیت میں کچھ نقصان آگیا حاشا! بلکہ انہیں علماے ربانی اولیاے حقانی نے حجۃ الاسلام وحکیم الامۃ المحمدیہ مان لیا۔

الحمد للہ رب العالمین کہ ٹھیک دوپہر کے آفتاب عالم تاب سے بھی زائد روشن طور پر ثابت ہوگیا کہ حق کو حضرات علماے اہل سنت کثرہم اللہ تعالیٰ ونصرہم کا مسلک بالکل حق و درست وصحیح اور صلح کلی پیر نما ٹھگوں کا ہر ایک مغالطہ فضیح وقبیح ہے۔

درحقیقت صلح کلیت ہر بد مذہبی کی جڑ، ہر بے دینی کی بنیاد اور ہر فتنے کا دروازہ ہے۔ اس کا خلاصہ

یہ ہے کہ انسان اپنے ماں باپ، اپنے بھائی بہن، اپنے بیوی بچوں کے دشمنوں اور ان کو گالیاں دینے والوں سے نفرت و بیزاری رکھے، ان سے بغض وعداوت برتے، ان کی گالیوں کے بدلے گالیاں بکے یہ سب تو جائز ہے مگر اللہ ورسول جل جلالہ و ﷺ کی رضا کے لیے جو شخص ان کے دشمنوں کی شان میں گستاخیاں کرنے والوں سے بحکم شریعت علیٰحدگی ومجانبت (دوری) بیزاری ونفرت، ایسوں کے ساتھ شرعی بغض وعداوت رکھے، ان کی ملعون گستاخیوں کا رد کرے وہ فتنہ گر ہے، جھگڑالو ہے، بدگو ہے، بے تہذیب ہے، ان سیولائزڈ غیر مہذب اور ترقی نایافتہ ہے۔ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ کون سے سچے ایمان دار کو ایسی ناپاک ملعون صلح کلیت کے کفر والحاد ہونے میں کوئی شبہ رہ سکتا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

آہ! ان بے ایمانوں نے یہ گڑھ لیا کہ اپنے دشمنوں سے تو دشمنی وعداوت، نفرت ومجانبت، ان پر رد، ان کی اہانت سب کچھ جائز وصحیح، نہ تہذیب کے خلاف، نہ اتحاد واتفاق کا مخالف، لیکن خدا اور رسول جل جلالہ و ﷺ کے دشمنوں کے ساتھ صلح واتحاد رکھنا، ان سے محبت والفت برتنا سب کچھ فرض؟ اور غضب بالائے غضب یہ کہ ان بے دین صلح کلیوں کے مکلبین ومبلغین اسی ناپاک کفر کو جا بجا ناواقف اور جاہل عوام مسلمین کے سامنے حکم اسلامی اور فرض قرآنی بتاتے پھرتے ہیں۔ ﴿بئس للظلمین بدلا﴾ ﴿الا لعنة اللّٰه علی الظّٰلمین﴾۔

☆☆☆☆☆

فہرست مراجع ومصادر

کتاب	مصنف	ناشر
تفسیر طبری	امام ابوجعفر محمد بن جریر الطبری علیہ الرحمہ	مرکز البحوث والدراسات العربیہ والاسلامیہ
تفسیر کبیر	امام فخر الدین محمد بن عمر رازی علیہ الرحمہ	دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان
مدارک التنزیل	ابوالبرکات عبداللہ بن احمد محمود النسفی علیہ الرحمہ	مجلس البرکات، مبارک پور، اعظم گڑھ
تفسیر خازن	امام علاء الدین علی بن محمد البغدادی علیہ الرحمہ	دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان
تفسیر بیضاوی	ناصر الدین عبداللہ ابوعمر بن محمد شیرازی بیضاوی علیہ الرحمہ	دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان
تفسیر جلالین	امام جلال الدین محلی وامام جلال الدین سیوطی علیہما الرحمہ	ماذن پبلیکیشنز، دیوبند
تفسیر روح البیان	علامہ اسمٰعیل حقی البروسوی علیہ الرحمہ	دار الفکر، بیروت، لبنان
تفسیر روح البیان (مترجم)	علامہ فیض احمد اویسی علیہ الرحمہ	رضوی کتاب گھر، دہلی
تفسیر فتح العزیز	شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ	المطبع المحمدی
نور العرفان	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ	فرید بک ڈپو، دہلی
صحیح بخاری	امام محمد بن اسمٰعیل البخاری علیہ الرحمہ	مجلس البرکات، مبارک پور، اعظم گڑھ
صحیح بخاری	امام محمد بن اسمٰعیل البخاری علیہ الرحمہ	مکتبہ تھانوی، دیوبند
مسلم شریف	امام ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری علیہ الرحمہ	رضا اکیڈمی، بمبئی، مجلس برکات، مبارک پور
ترمذی شریف	امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی علیہ الرحمہ	مجلس برکات، اعظم گڑھ
دار قطنی	امام علی بن عمر دار قطنی علیہ الرحمہ	مدینۃ الاولیا، ملتان
شرح السنہ	امام ابومحمد حسین بن مسعود بغوی علیہ الرحمہ	المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان
مشکوٰۃ شریف	علامہ محمد بن عبداللہ خطیب تبریزی علیہ الرحمہ	رضا اکیڈمی، بمبئی
اشعۃ اللمعات (مترجم)	علامہ سعید احمد نقشبندی	جیلانی بک ڈپو دہلی
الاتقان	امام جلال الدین بن ابوبکر سیوطی علیہ الرحمہ	دار الفکر، بیروت، لبنان
شفا شریف	قاضی ابوالفضل عیاض مالکی علیہ الرحمہ	مرکز اہل سنت برکات رضا، پوربندر، گجرات

شرح عقائد	علامہ مسعود بن عمر سعد الدین تفتازانی علیہ الرحمہ	رضا اکیڈمی، بمبئی
منح الروض الازہر	شیخ ملا علی قاری علیہ الرحمہ	باب المدینہ، کراچی
کشف الاسرار	علامہ علاء الدین عبد العزیز بن احمد البخاری علیہ الرحمہ	عباس احمد الباز، مکہ مکرمہ
جذب القلوب (مترجم)	سید حکیم عرفان علی (پیلی بھیت)	رضوی کتاب گھر، بھیونڈی
الصواعق المحرقہ	حافظ احمد بن حجر مکی ہیتمی علیہ الرحمہ	مدینۃ الاولیا، ملتان
تحفۂ اثناعشریہ	شاہ عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ	باب المدینہ، کراچی
شرح مواقف	سید شریف علی بن محمد الجرجانی علیہ الرحمہ	دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان
فتاوی حدیثیہ	احمد بن محمد بن علی بن حجر ہیتمی علیہ الرحمہ	دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان
فتاویٰ عالم گیری	مولانا سید امیر علی	حامد اینڈ کمپنی، دہلی
المعتقد المنتقد	علامہ فضل رسول بدایونی علیہ الرحمہ	المجمع الاسلامی، مبارک پور، اعظم گڑھ
انوار آفتاب صداقت	علامہ قاضی فضل احمد لدھیانوی علیہ الرحمہ	الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور
اظہار الحق الجلی	امام احمد رضا خان محدث بریلوی علیہ الرحمہ	مکتبۃ المدینہ، پاکستان
فتاوی رضویہ	امام احمد رضا خان محدث بریلوی علیہ الرحمہ	مرکز اہل سنت، برکات رضا، پور بند، گجرات
بہار شریعت	علامہ محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ	مکتبۃ المدینہ، دہلی
مذاہب الاسلام	مولوی محمد نجم الغنی خان صاحب رام پوری	نامی منشی، لکھنو
جاء الحق	مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ	خواجہ بک ڈپو، دہلی
مقالات شارح بخاری	علامہ شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ	دائرۃ البرکات، گھوسی، ضلع مئو
فیصلۂ حق و باطل	علامہ محمد اجمل شاہ علیہ الرحمہ	اشرفی کتاب گھر،
آئینۂ شیعہ نما	مفتی فیض احمد اویسی علیہ الرحمہ	جمعیت اشاعت اہل سنت، پاکستان
ازالۂ فریب	مفتی محمد اختر حسین قادری	کتب خانہ امجدیہ، دہلی

امتیاز حق و باطل	مولانا عبدالمالک مصباحی	مکتبہ نعیمیہ، دہلی
حقیقت مذہب شیعہ	حکیم فیض عالم صدیقی	مرکز اشاعت دین اسلام، لاہور، پاکستان
قادیانیت اور تحریک تحفظ ختم نبوت	مولانا فروغ احمد اعظمی مصباحی	رضا آفسیٹ، ممبئی
فتنوں کا ظہور	مولانا عبدالغفار اعظمی	المجمع الاسلامی، مبارک پور، اعظم گڑھ
المدیح النبوی	مولانا یسین اختر مصباحی	مجلس برکات، مبارک پور، اعظم گڑھ

بدمذہبوں کی کتابیں

ازالۂ اوہام	مرزا غلام احمد قادیانی	ریاض الہند، امرتسر
توضیح المرام	مرزا غلام احمد قادیانی	ریاض الہند، امرتسر
اربعین	مرزا غلام احمد قادیانی	ضیاء الاسلام، قادیان
دافع البلاء	مرزا غلام احمد قادیانی	ضیاء الاسلام، قادیان
اعجاز احمدی	مرزا غلام احمد قادیانی	ضیاء الاسلام، قادیان
انجام آتھم	مرزا غلام احمد قادیانی	ضیاء الاسلام، قادیان
رجال الکشی	محمد بن عمر کشی (القرن الرابع)	مؤسسہ الاعلمی، کربلا
اصول کافی	ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی رازی	دار الکتب الاسلامیہ، تہران
فتاویٰ رشیدیہ	رشید احمد گنگوہی	تھانوی دیوبند
ملفوظات مولانا الیاس	مولانا منظور نعمانی	ادارہ اشاعت دینیات نیو دہلی
براہین قاطعہ	خلیل احمد انبیٹھوی	کتب خانہ امدادیہ دیوبند
تقویت الایمان، مع تذکیر الاخوان	اسماعیل دہلوی	دار الکتاب دیوبند
حفظ الایمان	اشرف علی تھانوی	فیصل پبلکیشنز دیوبند
تحذیر الناس	قاسم نانوتوی	مکتبہ تھانوی دیوبند

بسط البنان	اشرف علی تھانوی	فیصل پبلکیشنز دیوبند
سیرۃ الحبیب الشفیع	عبدالشکور لکھنوی	المکتبۃ العربیہ، لاہور
برأۃ الابرار	عبدالرؤف جگن پوری	مدینہ برقی پریس بجنور
الجہد المقل	محمود الحسن	بلاواقع ساڈھورہ
تفہیمات	ابوالاعلیٰ مودودی	مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز دہلی
تجدید واحیاے دین	ابوالاعلیٰ مودودی	مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز دہلی
رسائل ومسائل	ابوالاعلیٰ مودودی	مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز دہلی
تفہیم القرآن	ابوالاعلیٰ مودودی	مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز دہلی
پردہ	ابوالاعلیٰ مودودی	مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز دہلی
سیاسی کشمکش	ابوالاعلیٰ مودودی	مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز دہلی
ترجمان القرآن	ابوالاعلیٰ مودودی	مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز دہلی

☆☆☆☆☆

تمت بالخير

”جامعہ ہذا“ صوبہ کرناٹک میں اہل سنت و جماعت کی عظیم دینی درسگاہ، علاقہ دکن میں دینی علوم وفنون کا مرکز اور مسلک اعلیٰ حضرت کا ترجمان ہے۔ جس میں ناظرہ، حفظ وقرأت اور درس نظامی کے ہمراہ عصری تقاضوں کے تحت کمپیوٹر، ٹیلرنگ نیز انگریزی اور کنڑ وغیرہا کی تعلیم وتربیت کا خاصہ نظم ہے۔ ساتھ ہی بڑی عمر کے حفاظ اور دینی ذوق رکھنے والے طلبہ کے لیے تین سالہ مختصر نصاب (اُردو مولوی کورس) بھی زیر تدریس ہے۔

اسی طرح قلبِ شہر میں شعبۂ نسواں بنام ”مدرسۃ البنات گلشن زہرا“ قائم ہے۔ جس میں ناظرہ، اُردو مولویت اور درس نظامی کی تعلیم کے ہمراہ عصری علوم وفنون (انگریزی و کنڑ نیز ٹیلرنگ وغیرہ) کی باقاعدہ تعلیم وتربیت جاری ہے۔ جہاں ملک کے مختلف علاقوں کی طالبات اس گلشن زہرا (مدرسۃ البنات) میں پہنچ کر علم وادب کی موتیاں سمیٹ رہی ہیں۔ بفضلہٖ تعالیٰ طلبہ وطالبات کے لئے علیحدہ علیحدہ پُرسکون درسگاہیں، رہائش گاہیں، کتب ورسائل، علاج ومعالجہ، اعزازی انعامات، ماہانہ وظائف اور دیگر کئی ایک جدید سہولیات دستیاب ہیں۔

خداوند قدوس کا لاکھ لاکھ احسان ہے کہ اکثر فارغین وفارغات درس وتدریس، دعوت وارشاد میں مصروف ہیں۔ اُمید کہ آپ اپنے اس محبوب ادارہ کا ہر طرح تعاون فرماتے ہوئے اس کی ترقی واستحکام کا سبب بن کر دارین کی سعادتوں سے سرفراز ہوں گے۔

Jamia Raza-e-Mustafa

GULSHAN-E-RAZVI Raichur

Opp .U.A.S. Lingasugur Road, Raichur-584101
Ph: 08532-221361
A/C No. IDBI Bank 0296104000063461 IFSC:
IBKL0000296 Raichur Branch
www.gulshanerazvi.com email : gulshanerazvi@gmail.com